جنّات کے پُراسرار حالات

196

شبّیر حسن چشتی نظامی

Marfat.com

قیمت مجلد ...
(تین روپے آٹھ آنے)

جملہ حقوق اشاعت بحقِ الیاس احمد صدیقی محفوظ ہیں

ناشر

ایوانِ اشاعت۔ اخبار منزل۔ میکلوڈ روڈ۔ کراچی

کتابت: ـــــــــــــ انوری بیگم دہلوی

طباعت:۔ انٹرنیشنل پرنٹنگ پریس۔ میکلوڈ روڈ۔ کراچی

...لات ۴۳ اور ان کا علاج

66157
DATA ENTERED
DATA ENTERED

فہرست مضامین

...انسان ملائکہ اور جنات کس کو کہتے ہیں ۱۵
...ت کی اپا لاکھ سالہ زندگی کی روئداد ۱۸
...ات کی آگ سے پیدائش ۱۸
...ات انسان کی ہوائی روح کی طرح ۲۱
...لف ہیں۔
...م سے پہلے زمین پر جنات کی آبادکاری ۲۲
...ات کا خبث باطن اور زمین پر ۲۳
...و فساد
...بن ملت کی آمد اور ان کا قتل ۲۴
...ت پر خدا کا قہر و غضب ۲۷
...ں فرشتوں کی صف میں ۲۹
...پھر جنات کا عمل دخل ۳۰
...ن ہدایت کیلئے ابلیس کی آمد ۳۰
...ے قاصدوں کا قتل ۳۰
...لی آمد اور جنات کا قتل عام ۳۰
...ل کی تحریر اور فرشتوں کا بیخ ... ۳۱
...کے دماغ میں تاکہ ... ۳۱

حضرت آدمؑ کا خمیر اور زمین کی زیادہ ۳۳
حضرت آدمؑ عالم وجود میں ۳۴
حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے ۳۴
ابلیس کا انکار
شیطان عزازیل سے ابلیس بن گیا ۳۶
درازی عمر اور بنی آدم پر کامل تسلط ۳۶
کی درخواست
بنی آدمؑ کی حفاظت کا غیبی نظام ۳۸
حضرت آدمؑ جنت میں ۳۹
عیش و عشرت کی زندگی ۳۹
آدمؑ سے بدلہ لینے کے لئے شیطان ۴۰
کی تیاریاں
ابلیس کا جنت میں داخلہ اور آدمؑ و ۴۱
حوا کو بہکانے کی کوشش
حضرت آدمؑ کا جنت سے اخراج ۴۲
اولاد آدمؑ کا فسق و فجور میں مبتلا ۴۵

Marfat.com

ابلیس نے آدم کا مجسمہ تیار کیا ۴۶

ابلیس کا صالح اور متقی لوگوں کی مورتیاں بنانا اور بت پرستی کا آغاز ۴۷

ابلیس لعین اور حضرت نوح علیہ السلام ۴۹

ابلیس لعین نمرود کے روپ میں ۵۱

نمرود خدا سے لڑنے چلا ۵۱

ابلیس اور قوم لوطؑ ۵۴

حضرت ایوبؑ پر ابلیس کا حسد اور اُن کا ابتلا ۵۶

ابلیس اور فرعون

ابلیس اور بنی اسرائیل ۶۱

ابلیس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۶۴

حضرت عیسیٰؑ سے ابلیس کی ملاقات ۶۵

ابلیس اور حضرت یوسف علیہ السلام ۶۷

ابلیس اور قارون ۶۸

ابلیس لعین حضرت یحییٰؑ کی خدمت میں ۶۹

ابلیس اور حضرت زکریا علیہ السلام ۷۱

ابلیس اور قوم صالح علیہ السلام ۷۲

شیطان کے پرائیویٹ حالات ۷۳

شیطان تمام جنات کا باپ ہے ۷۳

شیطان کے بیوی بچوں کا نام ۷۴

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان کی پیدائش ۷۴

شیطان کے لشکر اور دل میں داخل ہونے کے چور دروازے ۷۷

شیطان لعین کے مکر و فریب کے جال ۲۶

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے خدا کی پناہ حاصل کرنا کیوں ضروری ہے ۳۵

شیطان کے شر سے بچنے کیلئے خدا سے پناہ مانگنے کے طریقے ۴۸

قوم جنات کے دلچسپ حالات ۱

حضورؐ کی بعثت کے وقت آسمان پر جنات کا داخلہ بند ۹

بعثت نبویؐ کے وقت جنات کی غیبی آوازیں

جنات کا قبول اسلام اور بعض صحابی جنات کا تذکرہ

سحر اور جن کے اثرات کا بیان اور اُن کا علاج

تعارف

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ انسان جس طریقہ سے دشمنوں سے محصور ہے اگر خدا کی طرف سے اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر نہ ہوں تو جنات۔ سباع۔ بہائم۔ طیور۔ و وحوش اور حشرات الارض اس کو کھا جائیں مگر بنی نوعِ انسان پر خدا کا یہ خاص کرم و احسان ہے کہ اس نے بلا لحاظ مذہب و ملت ہر انسان کی حفاظت کے لیے فرشتوں کی ایک بڑی بھاری جماعت مقرر فرما دی ہے جو سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے غرض ہر حالت میں جنات سباع بہائم حشرات الارض وغیرہ سے اس کی حفاظت کرتی ہے اس محافظ دستہ کی موجودگی میں کسی دشمن کی مجال نہیں کہ انسان کو ستا سکے یہ بات دوسری ہے کہ کسی عارض کی بنا پر ان دشمنوں کے ہتھے چڑھ جائے۔

ان تمام دشمنوں میں ماسوا جنات کے سب نظروں سے دیکھے جا سکتے ہیں ان کا حملہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے مگر جن ایسا خطرناک اور قوی دشمن ہے کہ نہ وہ کسی انسان کی نظر میں آسکتا ہے اور نہ اس کے حملوں اور شرارتوں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ جن کا مادہ تخلیق چونکہ آگ و ہوا ہے اس لیے وہ اپنی لطافت کے اعتبار سے اتنا سریع السیر اور قوی القدرت ہے کہ نہ اس کا تعاقب ہو سکتا ہے اور نہ اس کے حملہ کی مدافعت ہی کی جا سکتی ہے۔

ان ہی جنات میں ایک قوی ترین جن ابلیس بھی ہے جو خصوصیت سے

Marfat.com

بنی آدم کا دشمن ہے۔ اسی کی شرارتوں سے بنی آدم ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل، خانہ برباد بے آبرو ہوتے ہیں۔ نہ اس کی ایذا رسانی کی کوئی انتہا ہے نہ اس کی دشمنی کا کوئی ٹھکانہ ہے نہ کوئی اس کو گرفتار کر سکتا ہے نہ کوئی اس کو بس میں کر سکتا ہے نہ اس کا قتل کرنا ہی ممکن ہے کہ اس کے ناپاک وجود سے دنیا پاک ہو جائے اور دنیا کو امن چین کا سانس لینا نصیب ہو اس کو تو خدا کے ہاں سے قیامت تک کے لئے کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے عمر پٹہ لے رکھا ہے دندناتا پھرتا ہے کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ نہ انسانوں کی کثرت تعداد ہی اسے مرعوب کر سکتی ہے کیونکہ اس کی ذریت اور سوار پیادوں کی تعداد انسانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے نہ اٹیم بم ہی اس کی ہلاکت کے لئے کافی ہو سکتا ہے

یہ دشمن ان پڑھ یا جاہل بھی نہیں کہ عالموں کی رنگین بیانیوں سے مرعوب ہو جائے۔ اس کا علم بھی دنیا کے عالموں سے کہیں زیادہ ہے یہ بڑا پکا ملا بڑا پکا عالم بڑا زبردست سیاست داں بہت بڑا سائنس داں بڑا زبردست مدبر و مفکر اور زبردست فن کار ہے یہ دشمن مان سنگھ ڈاکو کی طرح گروہ بند نہیں کہ پولیس کی جمعیت اس کو محاصرہ کر کے گولی کا نشانہ بنا سکے۔ یہ دنیائے کفر و سلطنت کا شہنشاہ اعظم اور بے پناہ قوت و طاقت کا مالک ہے۔ ابلیس کی یہ حکومت اور فرماں روائی کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے ورنہ خدا کی خدائی میں کسی کی کیا مجال کہ امور قدرت میں دخل انداز ہو سکے۔

دنیا انسان کے لئے امتحان گاہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ یا جنت کی صورت میں ظہور میں آئے گا۔ امتحان گاہ میں آنے کے بعد انسان کے لئے ایک ایسی

کا وجود لازمی تھا جو اس کو بُرائی کی طرف راغب کرتی۔ اگر انسان کی تائید و حمایت کے لیے صرف قوتِ خیر ہی ہوتی اور قیامت کے بعد کچھ لوگ جنت میں اور کچھ دوزخ میں بھیج دیے جاتے تو یہ فعل سراسر عدالت کے خلاف ہوتا قدرت نے جہاں شر انگیزی کے لئے ابلیس کو مقرر کیا اور اس کا اثر قبول کرنے کے لیے ہر انسان میں نفس کو پیدا کیا وہاں خیر کی ترغیب دینے کے لیے ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ بھی موکل کر دیا جو اس کو خیر اور نیکی کی ترغیب دیتا ہے۔ قدرت کے اس غیبی نظام سے شقاوت و سعادت کے لیے دو راہیں کھل گئیں۔ آگے انسان کا کام ہے کہ وہ ان دونوں میں سے جو راہ چاہے اختیار کرے۔

دنیا میں شاید ہی کوئی بدبخت ہو جو اپنے حال و مستقبل کی بہبودی کا خواہشمند نہ ہو اس لیے عامۃ المسلمین بلکہ تمام بنی آدم کے معلومات اور ان کے حال و استقبال کی اصلاح کے لئے اس کتاب میں جن و ابلیس کی شرارتوں کا وہ کچا چٹھا بیان کیا گیا ہے جس کو پڑھ کر آپ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اس دشمن انسانیت کو زیر کرنے کے لئے کون سا حربہ استعمال میں لایا جائے۔ اس کتاب کے آخر میں اس مخفی دشمن کو زیر کرنے کے لئے ان مخفی اور تباہ کن ہتھیاروں کا تذکرہ بھی ہے جن کے حملہ کا جن یا ابلیس تاب نہیں لاسکتا اور اس کو راہ فرار کے سوا اور کوئی ذریعہ نجات نظر نہیں آتا۔ وما توفیقی الا باللہ

انسان بہرحال سہو و خطا کا پتلا ہے۔ ناظرین کرام اگر کسی جگہ سہو یا غلطی پائیں درست فرما کر مطلع فرمائیں۔

والعفو عند کرام الناس مامول

شبیر حسن چشتی نظامی

اس کتاب کی تالیف وتسوید میں مندرجہ ذیل کتب سے امداد لی گئی ہے

(۱) عجائب القصص (علامہ عبدالواحد بن محمد المفتی الحسینی)
(۲) الیواقیت والجواہر (شیخ عبدالوہاب الشعرانی)
(۳) تہذیب الایمان (علامہ ابن قیم)
(۴) البصائر (مولانا عبدالحیٔ سورتی)
(۵) مطالب رشیدی (حضرت مولانا تراب علی شاہ قلندری کاکوروی)
(۶) تفسیر خازن
(۷) تفسیر کبیر (امام رازی)
(۸) تفسیر مظہر العجائب
(۹) تفسیر فتح العزیز (حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی)
(۱۰) الخصائص الکبریٰ (علامہ سیوطی)
(۱۱) دلائل النبوت (علامہ ابو نعیم)
(۱۲) سیرت حلبیہ
(۱۳) اسرار شریعت
(۱۴) بدائع الزہور (شیخ محمد بن احمد بن ایاس الحنفی)
(۱۵) الانس الجلیل (قاضی مجیدالدین حنبلی)
(۱۶) الترغیب والترہیب (نواب صدیق حسن خاں مرحوم)
(۱۷) روض الریاحین (علامہ یافعی)

(۱۸) حیوٰۃ الحیوان (علامہ دمیری)

(۱۹) قرۃ العیون شرح سرور المحزون

(۲۰) الاستعاذۃ باللہ من الشیطان الرجیم

(۲۱) الجواہر الفرید فی اسرار التوحید (علامہ نخعی)

(۲۲) شموس الانوار وکنوز الاسرار (علامہ تلمسانی مغربی)

Marfat.com

باب ۱

جنّات اور فرشتے

مادہ پرست اور ملاحدہ فرشتے اور جنات کے وجود کے قائل نہیں۔ کیونکہ جو چیز محسوس اور مشاہدہ میں نہ آسکے اس کا وجود فرضی وغلطی ہے اسلامی تعلیم کی رو سے یقین واعتقاد کے درجہ میں جنات اور فرشتوں کے وجود اور ان کو مستقل مخلوق الٰہی سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن واحادیث میں ملائکہ اور جنات کا ذکر قرآن کریم میں ۱۱۸ جگہ حسب تفصیل ذیل موجود ہے۔

ملائکہ کا ذکر

سورۂ بقرہ	۱۰	آیتوں میں
آل عمران	۸	"
نساء	۴	"
انعام	۵	"
اعراف	۲	"
انفال	۳	"

جنّات کا ذکر

انعام	۴	آیتوں میں
اعراف	۲	"
ہود	۱	آیت میں
حجر	۱	"
اسراء	۱	"
کہف	۱	"

ہود	۲	آیتوں میں	نمل	۲	آیتوں میں
یوسف	۱	آیت میں	سجدہ	۱	آیت میں
رعد	۲	آیتوں میں	سبا	۳	آیتوں میں
حجر	۴	〃	صافات	۱	آیت میں
نحل	۵	〃	فصلت	۲	〃
اسراء	۴	〃	احقاف	۲	〃
کہف	۱	آیت میں	ذاریات	۱	〃
طٰہٰ	۱	〃	رحمٰن	۵	〃
انبیاء	۱	〃	جن	۶	〃
حج	۱	〃	ناس	۱	آیت میں
مومنون	۱	〃			
فرقان	۴	آیتوں میں	فصلت	۱	آیت میں
سجدہ	۱	آیت میں	شوریٰ	۱	〃
احزاب	۲	آیتوں میں	زخرف	۲	〃
سبا	۱	آیت میں	محمد	۱	〃
فاطر	۱	〃	نجم	۲	آیتوں میں
صافات	۱	〃	تحریم	۱	آیت میں
ص	۲	آیتوں میں	الحاقہ	۱	〃
زمر	۱	آیت میں	المعارج	۱	〃

Marfat.com

مدثر	۱	آیت میں	الفجر	۱	آیت میں
النباء	۱	ر	القدر	۱	ر

ملائکہ اور جن اگرچہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلاشبہ مستقل مخلوق ہیں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ مشاہدہ میں بسا اوقات غلطی کا امکان رہتا ہے بلکہ بارہا ہوتا ہے لیکن وحی الٰہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں۔

عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملائکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے کہ کسی چیز کا محسوس یا مشاہدہ نہ ہونا اس کے عدم کو مستلزم نہیں۔ بجلی۔ روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجودہ مادی دنیا میں کون بے وقوف انکار کرسکتا ہے ان چیزوں کے وجود کا علم آثار و علامات کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے بجلی مقناطیس یا روشنی کی اصل حقیقت سے کون واقف ہے۔

Marfat.com

انسان، ملائکہ اور جنّات میں فرق

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارضی وسماوی مخلوق کو پانچ مختلف قوتوں عقل وہم۔ خیال۔ شہوت وغضب سے ترکیب دے کر پیدا کیا ہے۔ ترکیب اجزا اور کیفیت کی نسبت سے مخلوقات عالم کی چار قسمیں ہیں۔

(پہلی قسم) تو وہ ہے جن کی عقلی قوت وہم وخیال) اور شہوت وغضب پر غالب ہے اور یہ چاروں اس کے محکوم ہیں۔ عقلی قوت کے سامنے ان چیزوں کا حکم بے حقیقت ہے۔ جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھوں ہر طرح سے مطیع وفرماں بردار ہوتا ہے اسی طرح یہ چاروں قوتیں عقلی قوت کی مطیع ومنقاد ہیں۔ اس مخلوق کا نام فرشتہ یا روحانیات ہے اصطلاح شرع میں اس مخلوق کو ملائکہ ارواح یا ملکوت اور فارسی میں سروش اور ہندی میں دیوتا کہتے ہیں۔ مخلوقاتِ عالم کی یہ نوع ہر قسم کے خطا وگناہ سے معصوم اور پاک ہے اور کھانے پینے عورت کی خواہش اور اس قسم کی خسیس چیزوں کی بھی محتاج نہیں۔ قوتِ عقلیہ کے غلبہ کے باعث وہ جس صورت میں چاہیں متشکل ہوسکتے ہیں

(دوسری قسم) وہ جاندار ہیں جن کی عقل۔ شہوت۔ وغضب پر وہم خیال اس درجہ غالب ہے کہ ان کا ہر فعل اختیاری عقل۔ شہوت اور غضب توت وہم وخیال کے تابع ہے۔ اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے۔ مادہ کی لطافت کی وجہ سے یہ مخلوق بھی تغیر وتبدل صورت وشکل پر قادر ہے

Marfat.com

وہم وخیال کی قوت سے یہ مخلوق اپنے لئے جسم کثیف وثقیل ترتیب دے کر مختلف خوف ناک سے خوفناک صورت میں متشکل ہو سکتی ہے اس قسم میں سے جو مخلوق خلق اللہ کو ستاتی ہے اس کو عربی زبان میں شیطان اور غیر مضر افراد کو جن کہتے ہیں اس مخلوق میں بعض باتیں صنف اول کی (یعنی بُرائی بھلائی کو سمجھنا وغیرہ) اور بعض باتیں قسم ثالث کی (مثلاً کھانا پینا عورتوں کی خواہش اور دیگر حیوانی خصائص)، پائی جاتی ہیں اس لیے مخلوقات کی یہ قسم بھی شرعاً احکام الٰہی کی مکلف ہے۔

(تیسری قسم) وہ جاندار ہیں جن کے عقل، وہم وخیال پر شہوت اور غضب غالب ہے عقل کا تو گویا نام ہی نہیں ایسے جان داروں کا نام حیوان ہے جن جن حیوانات میں شہوت کا غلبہ ہے ان کا نام بہائم ہے اور جن پر غضب غالب ہے اس کا نام سباع یا درندہ ہے۔

تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام

پہلی قسم کی مخلوق چونکہ ہر قسم کی خطاء اور نافرمانی سے پاک تھی۔ اس لئے اُن کے رہنے کا مقام آسمان مقرر کیا گیا عالم کا انتظام اور اس کی آرائش کی تدبیریں ان کے سپرد کی گئیں اور دوسری قسم یعنی جنات کو زمین پر آباد کیا گیا۔ نباتات و معاون یعنی اُگنے اور بڑھنے والی چیزیں جیسے درخت اور گھاس اور زمین سے خود بخود پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً سونا چاندی لوہا پتھر وغیرہ اور تمام حیوانات چرند وپرند ان کے تصرف واختیار میں دیئے گئے۔

جنات کے جسم اور ارواح چونکہ طبیعت کے اعتبار سے ملائکہ کی ارواح

Marfat.com

ابدان کے قریب ہیں اس لئے اس قسم کے واسطے قدرتی طور پر یہ بات ممکن ثابت ہوئی کہ وہ عالم ملکوت یعنی فرشتوں سے بعض غیب کی باتیں معلوم کر سکیں یا ان کی محفلوں اور مجلسوں میں شریک ہوسکیں۔

ان تینوں قسموں کی پیدائش کے بعد حق تعالے نے چوتھی قسم پیدا فرمائی۔ (چوتھی قسم) یعنی انسان کو خلعت وجود پہنایا اور یہ قسم ان تینوں قسموں سے مرکب ہو کر معجون کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اس مخلوق کو عقل، وہم وخیال، شہوت وغضب اعتدال کے ساتھ عطا کیا گیا اسی سبب سے اس کو زمین کی خلافت عطا ہوئی۔ غیب کے علوم ملائکہ کے واسطہ سے اس قسم پر نازل فرمائے گئے اور تمام حیوانات نباتات اور معادن اس کے تابع فرمان بنادیئے گئے۔

Marfat.com

جنّات کی پیدائش

اور

اُن کی اٹھارہ لاکھ سالہ زندگی کی رُوئداد

جن اہلِ عرب از روئے لغت جن ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو نظر نہ آسکے۔ فرشتے بھی ہمیں نظر نہیں آتے اس لئے اہل عرب فرشتوں کو جن کہتے ہیں۔۔ بہشت بھی ہماری نظر سے پوشیدہ ہے، اس لئے لغت عرب میں بہشت کا نام جنت ہے۔

جن کے اصطلاحی معنیٰ لیکن جن اصطلاح کے اعتبار سے اللہ کی اس مخلوق کا نام ہے جس کو قدرت نے آگ کے شعلوں سے پیدا کیا ہے اور وہ اپنے مادہ کی لطافت کے اعتبار سے ایسی قوت و اختیار رکھتے ہیں کہ وہ حسب منشا ہر صورت میں متشکل ہو سکتے ہیں۔

جنات کی پیدائش آگ سے عبدالواحد بن مفتی نے عجائب القصص میں جنات کے متعلق لکھا ہے۔

در معارج النبوۃ آوردہ کہ بیان ایں واقعہ والجان خلقناہ من نار السموم چنیں کہ آں نار سموم آتشی عظیم بود کہ

جنات کی پیدائش کا واقعہ یہ ہے اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے ایک آگ پیدا فرمائی تھی اس آگ میں نور بھی تھا

حق تعالیٰ در وجود آورد و دراں آتش نورے بود و ظلمتے ازاں نور ملائکہ را بیافرید وازاں ظلمت دیوانرا موجود گردانید واز عین آتش جان کہ کنیت ابوالجن بود مخلوق گشت و چوں ملائکہ از نور بودند میل بطاعت نمودند واز معاصی معصوم ماندند و چوں وجود شیاطین از دود بود ناچار بے اختیار معاصی و کفر و ناسپاسی درافتادند واز نور ایمان وطاعت ایزد منان ہیچ گونہ بہرہ نیافتند و جنیان از عین آتش بودند وآں مشتمل بود ہم بر نور و ہم بر ظلمت لاجرم بعضے ایشان بنور ایمان وطاعت وعرفان مشرف گشتند وبعضے بقضائے الٰہی بکفر وگمراہی مبتلا ماندند (عجائب القصص)

اور ظلمت بھی۔ نور سے فرشتے پیدا کئے اور دھوئیں سے دیو و شیاطین، اور آگ سے جنات کو پیدا کیا۔ چونکہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے تھے۔ وہ بالطبع طاعت الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ دیو و شیاطین، چونکہ ظلمت سے پیدا ہوئے تھے اس لئے وہ اضطراری طور پر کفر۔ ناشکری تمرد اور سرکشی میں پڑ گئے۔ جنات کے مادہ میں چونکہ نور اور ظلمت دونوں چیزیں تھیں تھیں اس لئے ان میں سے بعض نور ایمان سے شرف اندوز ہوئے اور بعض حکم الٰہی سے کفر وگمراہی میں مبتلا ہو گئے

تاریخ القدس والخلیل میں قاضی مجیر الدین حنبلی نے آیت متذکرہ کی تفسیر میں حضرت وہب بن منبہ کی روایت نقل کی ہے۔

خلق اللہ نار السموم وھی دُخان لاحرلہا ولا دخان ثم خلق اللہ

اللہ تعالیٰ نے نار سموم پیدا کیا اور یہ وہ آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا اس

Marfat.com

نہا الجان فذلك قوله تعالیٰ
والجان خلقناه من نار السموم
قال وخلق الله خلقا عظيما و
سماه مارجا وخلق منه زوجته
وسماه مرجه فولدت الجان ولد
للجان ولد فسماه الجن فمنه
تفرعت قبائل الجن والانس
الجليل بتاريخ القدس والخليل)

آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا
کیا۔ اللہ کے قول والجان خلقناہ من
نارالسموم کے یہی معنے ہیں اللہ تعالیٰ
نے اس جان سے ایک عظیم مخلوق پیدا
فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ نے اس جان کا نام
مارج رکھا اور اس کے لئے ایک بیوی
مرجہ نام کی پیدا کی اس جوڑے سے
جنات کی نسل بڑھی اور ان کے
بہت سے قبیلے پیدا ہو گئے تھے ۔

روایت متذکرہ بالا سے اتنی بات اور زیادہ معلوم ہوئی کہ جنات کی پیدائش بھی اس عالم میں اسی طرح سے ہوئی تھی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے بنی نوع انسان پیدا ہوتے تھے ۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فتح العزیز میں جنات کی پیدائش کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے ۔

قسم دوم جان دارے کہ قوت وہم و
خیال او غالب است بر عقل ہم و
بر شہوت وغضب ہم بحدے کہ
عقل وشہوت وغضب آنہا در ہر
فعل اختیاری کہ تابع وہم وخیال

اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق بھی پیدا
فرمائی ہے جس کے وہم وخیال کی طاقت
عقل ۔ شہوت اور غضب پر غالب ہے
اور یہ غلبہ اس حد تک ہے کہ ان کے ہر
اختیاری فعل میں عقل شہوت

Marfat.com

آنہا می شود و بدن ایں ہا خلاصہ اجزائے ناری و ہوائی است کہ آں را در قرآن مارج من نار و نامیدہ اند و جائی نار السموم فرمودہ و ایں بدن آنہا حکم روح ہوائی آدمی دارد کہ در قلب پیدا می شود فرق در روح ہوائے آدمی و بدن ایں قسم آنست کہ روح ہوائی آدمی خلاصہ عناصر اربعہ است کہ در غذائے او بکار می روند و بدن ایں قسم محض از اجزائے ناری و ہوائی است

یا غضب ان کے وہم و خیال کے تابع ہو کر رہتی ہے۔

اور اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے مادہ کی لطافت کے اعتبار سے اس مخلوق کے جسم انسان کی روح ہوائی کے مشابہ ہیں۔ جنات کے جسم اور انسان کی روح ہوائی میں یہ فرق ہے کہ انسان کی روح ہوائی تو عناصر اربعہ کا خلاصہ ہوتی ہے اور جنات کے جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہوتے ہیں۔

جنات انسان کی ہوائی روح کی طرح لطیف ہیں

ہر سہ حوالجات مذکورہ بالا سے یہ حقیقت تو واضح ہو گئی کہ جنات آگ سے پیدا شدہ مخلوق ہے۔ رہ گئی یہ بات کہ جنات اپنی صورت و شکل حسب منشا کیوں کر تبدیل کر لیتے ہیں اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

و بدن نسیمی ایشاں کہ بمنزلہ روح ہوائی آدمی است نیز چوں از ہمیں جنس لطیف است با ایں بدن اختلاط و اتحاد بہم رسانیدہ چوں آب و شیر یک رنگ

چونکہ جنات کا ظاہری جسم انسان کی روح ہوائی کی طرح لطیف ہے روح کے ساتھ اختلاط سے اصل کی لطافت اور بھی بڑھ جاتی ہے یہی سبب ہے

می گردد ہمیں سبب قوت وہم وخیال ایشاں ایں بدن را مانند بدن نسیمی متغیرا مشکل می گرداند چنانچہ آدمی را در حالت فزع وسرور ونشاط دربدن نسیمی تغیری شود آرے ایں قسم گاہے بر ہمیں بدن خود اکتفا می کنند و بآں تصرف می نمایند و در مسام آدمی و مداخل ضیقہ می در آیند وگاہے بصورت وہم وخیال جسمے کثیفے باترتیب دادہ باشکال مختلفہ متکیف بمعانی متضادہ از حسن وہولناکی ظہور می کنند (تفسیر فتح العزیز)

کہ ان کا جسم مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔ ظاہری جسم کا تغیر خوف یا گھبراہٹ کے عالم میں یا سرور ومسرت کے موقعہ پر انسان میں بھی مشاہدہ ہے بہرحال یہ مخلوق کبھی اصلی صورت پر باقی رہ کر مسامات اور رگوں کے ذریعہ جسم انسانی میں داخل ہو کر تغیرات کا باعث ہوتی ہے اور کبھی کوئی کثیف جسم اختیار کر کے اچھی بُری یا ہولناک شکل میں ظہور میں آتی ہے۔

~~۱۲۶۰۶~~

آدمؑ سے پہلے زمین پر جنات ہی آباد تھے

حضرت آدمؑ کی پیدائش سے تقریباً سوا لاکھ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کر کے زمین پر آباد کیا تھا دنیا میں جنوں کی نسل کی بود و باش کے لئے جگہ نہ رہی تو حق تعالیٰ نے کچھ جنات کو ہوا میں رہنے کے لئے جگہ عطا فرمائی اور کچھ جنات پہلے آسمان پر رہنے لگے۔

وہب بن منبہ کی طویل روایت کا ایک حصہ یہ ہے:۔

وکان یلد من الجان الذکر والانثی و من الجن کذلک توآمین فصاروا سبعین

جنات کی افزائش نسل کا یہ عالم تھا کہ ایک حمل سے ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا

66157

Marfat.com

الفاتوالد واحتی بلغوا عدد الرمل فتنزدج ابلیس امراۃ من ولد الجان فکثراولادہ وانتشروا حتی ا امتلاء الاقطار ثم اسکن اللہ الجان فی الھواء وابلیس واولادہ فی السماء الدنیا وامرھم بالعبادۃ والطاعۃ فکانت السماء تفتخر الی الارض بان اللہ رفعھا وجعل فیھا مالم یکن فی الارض۔

(الانس الجلیل)

ہوتی تھی جب ان لوگوں کی تعداد بے شمار ہو گئی اور بیاہ شادی کا سلسلہ جاری رہا تو پھران کی اولاد کی کوئی حد وحساب نہ رہا۔ ابلیس نے بھی بنوالجان کی ایک لڑکی سے شادی کرلی اس کے بھی بہت سی اولاد پیدا ہوئی جب جن اور جان کی نسل کے لئے دنیا میں رہنے کے لئے جگہ نہ رہی تو اللہ تعالیٰ نے جان کو تو ہوا میں رہنے کے لئے مقام عطا فرمایا اور ابلیس اور اس کی اولاد کو پہلے آسمان میں رہائش کے لئے جگہ دی اور ان دونوں کو اپنی طاعت و عبادت کا حکم بھی دیا۔ اب چونکہ زمین خالی ہو چکی تھی۔ زمین پر خدا کا کوئی ذکر کرنے والا نہ رہا تھا تو آسمان اپنی بلندی اور رہنے والوں کی نسبت زمین پر مفخر کرنے لگا۔

جنات کا خبث باطن اور زمین پر شر و فساد کا آغاز

ہوا میں بستے رہتے جب شیاطین گھبرائے تو انھوں نے حق تبارک و تعالیٰ سے درخواست کی کہ ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ حق تعالیٰ نے ازراہ لطف و کرم اجازت عطا فرما دی اور ان سے عہد و میثاق لے کر تاکید مزید کی کہ زمین پر رہ کر میری عبادت سے غافل نہ ہو جانا شیاطین اپنی شرارت سے کب باز آنے والے تھے کچھ عرصہ ہلاک کر دیا اور باقی ماندہ

Marfat.com

بعد وہ طوفان بے تمیزی مچایا کہ زمین نے بھی پناہ مانگ لی۔

فاشرفت الجان علی الارض وقالت اھبطنا الی الارض فاذن اللہ لھم بذلک ان یعبدوہ ولا یعصون فاعطوہ العھود علی ذلک و نزلوا وھم الوف تعبدون اللہ دھرا طویلا ثم اخذوا فی المعاصی وسفک الدماء حتی استغاثت الارض منھم وقالت ان خلوی یارب احب لی

(الانس الجلیل)

اس کے بعد شیاطین نے حق تعالے سے زمین پر رہنے کی اجازت مانگی اللہ نے اجازت دے دی اور ان سے اپنی عبادت واطاعت کا عہد لے لیا شیاطین ایک طویل زمانہ تک خدا کی اطاعت کرتے رہے اس کے بعد گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ ناحق خونریزی شروع کر دی۔ زمین نے جنات کی شرانگیزی سے پناہ مانگتے ہوئے حق تعالیٰ سے فریاد کی الٰہ العالمین بہتر تو یہی تھا کہ آپ شیاطین کو میری پشت پر آباد نہ کرتے

اللہ کے پیغمبروں کی آمد

زمین کی فریاد اور نالہ وزاری سُن کر حق تعالیٰ نے زمین کو تسلی دی کہ میں ان شریروں کی ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجوں گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے جنات کی ہدایت کے لئے ۸۰۰ رسول بھیجے۔ مگر جنات نے کسی ایک رسول کی بھی صحیح طور پر اطاعت نہ کی۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قال کعب الاحبار واول نبی بعثہ وکان یدعی ... من الجن کذلک تو آمیر م یقال لہ عامر

کعب احبار فرماتے ہیں کہ اللہ نے جنات میں سے سب سے پہلے جس نبی کو

عمیر بن الجان فقتلوہ ثم بعث لہم من بعد عامر صاعق بن ماعق بن مارد بن الجان فقتلوہ

ہدایت کے لئے بھیجا تھا ان کا نام عامر بن عمیر بن الجان تھا جنات نے ان کو قتل کر دیا ان کے بعد صاعق بن ماعق بن مارد بن الجان کو مبعوث کیا تو وہ بھی جنات کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

جنات میں ۸۰۰ نبی مبعوث اور سب شہید ہوئے

روایت متذکرہ بالا میں حضرت احبار نے فرمایا ہے۔

حتیٰ بعث اللہ الیہم ثمانمائۃ نبی فی ثمانمائۃ سنۃ فی کل سنۃ نبیا وھم یقتلونہم (الانس الجلیل)

جنوں کی سرکشی اور بدکرداری کو دیکھتے ہوئے حق تعالیٰ نے ۸۰۰ نبی ۸۰۰ سال میں بھیجے ہر سال ایک نبی آتا رہا اور جنات اس کو قتل کرتے رہے۔

عجائب القصص میں جنات میں انبیاء کی بعثت اور جنات کی کفر و سرکشی کا حال اس طرح لکھا ہے:۔

چوں اولاد ابرالجان برزمین از توالد و تناسل بسیار شدند حق تعالیٰ ایشاں را بالشیر یعنی تکلیف نمودہ و بطاعت و عبادت خود فرمود ایشاں قبول نمودند و خوش حال درجہان فانی زندگانی می کردند تا آنکہ یک دورہ ثوابت کہ نزد بعضے حکماء عبارت از سی و شش ہزار

جس وقت زمین پر جنات کی آبادی بڑھ گئی حق تعالیٰ نے ان کو اپنی عبادت کا حکم دیا جنات حکم الٰہی میں کمربستہ رہے جس وقت جنات کو دنیا میں آباد ہوئے ۲۶ ہزار سال گذر گئے تو کفر اختیار کر کے مورد عذاب الٰہی بنے حق تعالیٰ نے تمام متکبروں کو ہلاک کر دیا اور باقی ماندہ

Marfat.com

سال است انتہا رسید اما چوں خلقت
از نار بود و نار مظہر تجلی قہر است بعد از
مدتے در تمرد و عصیان افتادند و براہ عناد
و تکبر و فساد پیش نہادند حق تعالیٰ بعد
از اتمام حجت ہمہ متکبران ایشاں را بانواع
عذاب و عقاب ہلاک گردانید و بعضے
از ایشاں بر جادۂ شریعت مستقیم بودند
سالم ماندند بعد ازاں خدا تعالیٰ ہم ازاں
بنی الجان شخصے را بر ایشاں والی گردانید
و شریعت جدید ایشاں را عطا فرمود
چوں دورہ دیگر کہ عبارت ازاں مقدار
زمان است گذشت بعضے از ایشاں
بحکم کل شیئ یرجع الی اصلہ طریق نافرمانی
پیش گرفتند لاجرم حکم الٰہی بافناد اعدام
ایشاں صدور گشت و از نسل بقیہ آں
طبقہ کہ بواسطہ استقامت بر جادۂ طاعت
سلامت ماندہ بودند شخصے حاکم ایشاں
گشت و چوں دورہ سوم نیز منتہی شد
باز آغاز فساد از نہاد ایں طائفہ سر زد

نیک بخت افراد میں سے ایک شخص
کو حاکم بنا کر نئی شریعت عطا فرمائی
دوسرا دور یعنی مزید ۳۶ ہزار سال پورے
ہونے کے بعد پھر گمراہی اور نافرمانی
اختیار کی اس بار بھی عذاب الٰہی نے ان
کو ٹھکانے لگا دیا جو لوگ بچ رہے ان میں
سے پھر ایک شخص کو حق تعالیٰ نے ایک
صاحب کو حاکم بنایا تیسرا دور ختم ہوتے
ہی پھر فتنہ فساد کا دور شروع ہو گیا حق
تعالیٰ کا غضب نازل ہوا نافرمان لوگ
ہلاک کر دیئے گئے باقی ماندہ نیک
لوگوں میں سے پھر حق تعالےٰ نے
ان کی اصلاح کے لئے ایک شخص کو
مقرر کیا جب تک یہ شخص زندہ رہا
جنات کو دعوت و تبلیغ کرتا رہا اس
شخص کی وفات کے بعد جب جنات
میں کوئی نیک شخص باقی نہ رہا زمین
پر شریر جنات کے سوا کسی نیک جن
کا وجود نہ رہا تو حق تعالیٰ نے فرشتوں

Marfat.com

ضب حضرت جبار تعالےٰ سبحانہ
رفتار شدند واز صلحائے ایشاں
فوج قلیل بازپس ماندہ بودند برو
ام خلقے کثیر پیدا آمدند لیکن ازایشاں
بزیور فضل و دانش آراستند بصلاح
صلاح پیراستہ بودند والی گشتہ مدتے
امر معروف ونہی منکر وبیان احکام شرع
ی نمود تا آنکہ ازانجہاں رحلت نمود
بعد ازاں چوں بدترین بن الجان کفران
نعمت وعصیان ورزیدند باری تعالیٰ
شانہ رسولاں فرستاد وازنصائح
و واعظ ایشان اصلاً آگاہ نہ شدند
و دورہ چہارم نیز تمام گشت باقتضائے
الٰہی جماعت ملائکہ بحرب ایں طائفہ
نامزد گشت واز آسمان نزول کردہ
با بنی الجان جنگ نمودند

کی فوج بھیج کر اشرار جنات کا قتل عام کر دیا بے شمار ہلاک ہو گئے جو بچ گئے وہ پہاڑوں اور غاروں میں جا چھپے۔

یہ ہے جنات کی ایک لاکھ ۴۴ ہزار سال کی تاریخ اور ان کی سیاہ کاری کے کارنامے۔

جنات پر خدا تعالیٰ کا قہر و غضب

حلم اور تحمل کی بھی حد ہوتی ہے جب ...۰ سال کی طویل جدوجہد کے باعث جنات بدکاری سے باز نہ آئے تو حق تعالیٰ نے آسمان اول پر رہنے والے

جنات کو زمین پر رہنے والے جنات کے قتل عام کے لئے بھیجا اس فوج کا سالار ابلیس تھا۔ ابلیس نے زمین پر آتے ہی جنات کو ٹھکانے لگا دیا۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں:۔

فلما کثر بو الرسل وحی اللہ الی اولاد الجن فی السماء ان انزلوا الی الارض وقاتلوا من فیہا اولاد الجان وامر علیہم الابلیس اللعین ومن کان معہ حتی ادخلھم الی بقعۃ من الارض فاجتمعوا فیہا فارسل اللہ علیہم نارا فاحرقتھم وسکن ابلیس الارض مع الجن وعبد اللہ حق عبادتہ فکانت عبادتہ اکثر من عبادتھم
(دلائل الجلیل)

غرض جنات نے جب رسولوں کے احکام کی خلاف ورزی کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنات کو حکم دیا کہ تم زمین پر جا کر جنات کو قتل کر دو اور ابلیس کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا ابلیس کی فوج نے زمین پر آتے ہی قتل عام شروع کر دیا۔ جنات بھاگ پڑے ایک مقام پر پناہ گزین ہوئے تو وہاں آگ آ کر اُن کو جلا گئی زمین پر ابلیس اور اُس کی فوج آباد ہو گئی ابلیس نے اس مرتبہ اس قدر عبادت کی کہ باید و شاید۔

Marfat.com

ابلیس کی روحانی ترقی اور فرشتوں میں شمولیت

ابلیس فرشتوں کی صف میں

ابلیس چونکہ عبادت الٰہی کا دلدادہ تھا اس کا کل وقت عبادت میں گذرتا تھا خداتعالے نے اس کو آسمان پر بلالیا۔ فرشتے اُس کی عبادت دیکھکر ششدر رہ گئے فرشتوں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایسا عبادت گذار اور فرماں بردار بندہ فرشتوں میں شامل کئے جانے کے لائق ہے۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کی درخواست منظور فرما کر ابلیس کو فرشتوں کی جماعت میں شامل کرلیا۔ ابلیس ایک ہزار سال تک پہلے آسمان پر رہا عبادت کا ذوق وشوق چونکہ روز افزوں تھا۔ حق تبارک وتعالیٰ نے اس کو ترقی عطا فرما کر دوسرے آسمان پر اٹھا لیا۔ یہاں بھی عبادت کرتا رہا پھر وہاں سے اسے تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ غرض اسی طرح عبادت کرتے کرتے اور ترقی حاصل کرتے کرتے ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔ رضوان علیہ السلام کی سفارش پر ابلیس کو جنت میں داخلہ کی اجازت مل گئی اور شیطان بصد اعزاز و احترام جنت میں رہنے لگا۔ ابلیس جنت میں پہنچ کر بھی عبادت کرتا رہا فرشتوں کی تعلیم وارشادات کے فرائض انجام دیتا رہا۔ ابلیس کے درس وخطابت کی یہ شان تھی کہ عرش کے نیچے یاقوت کا منبر بچھایا جاتا تھا۔ سر پر نور کا پھریرا فضا میں لہراتا تھا۔

Marfat.com

زمین پر پھر جنات کا عمل دخل

ابلیس کے ہاتھوں قتل عام سے بچ تھوڑے بہت پہاڑوں میں روپوش ہو کر بچ گئے تھے اس واقعہ کے ایک طویل عرصہ کے بعد پھر زمین پر آکر آباد ہو گئے۔ کچھ دنوں تک تو وہ راہِ راست پر قائم رہے۔ خدا کی اطاعت کرتے رہے مگر چونکہ ان کی فطرت میں کفر و تمرد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا وہ پھر خدا کے باغی ہو گئے اور زمین پر فتنہ و فساد برپا کرنے لگے۔

جنات کی ہدایت کیلئے ابلیس کی آمد

فرشتے دنیا والوں کے حالات سے باخبر تھے۔ ابلیس بارگاہ الوہیت میں عرض گذار ہوا کہ مجھے شریر اجنہ کی ہدایت کے لئے زمین پر جانے کی اجازت عطا کی جائے۔ ابلیس فرشتوں کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ زمین پر آگیا۔

ابلیس کے قاصدوں کا قتل

ابلیس نے زمین پر آکر ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص کو اپنا ایلچی بنا کر جنوں کے پاس بھیجا جنات نے اسے قتل کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوسرا قاصد بھیجا وہ بھی قتل کر دیا گیا۔ ابلیس کے متعدد قاصد قتل ہو گئے۔ ایک قاصد کسی طرح جان بچانے میں کامیاب ہو سکا اس نے اس شریر قوم کے پورے حالات بیان کئے۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی۔ فرشتوں کی ایک بھاری جمعیت اس کی مدد کے لئے آگئی۔ فرشتوں کی فوج نے جنات کا اس قدر قتل عام کیا کہ ساری زمین خالی ہو گئی۔ بہت تھوڑے سے پہاڑوں میں چھپ کر جان بچانے میں کامیاب ہو سکے جنات سے زمین پاک ہو جانے کے بعد

Marfat.com

حق تعالےٰ نے ابلیس کو زمین کی خلافت عطا فرمائی۔ اب تو اس کی یہ حالت تھی کہ وہ کبھی زمین پر عبادت کرتا نظر آتا۔ کبھی ساتویں آسمان پر کبھی جنت میں۔

لوح محفوظ کی تحریر اور فرشتوں کا غم

اسی دوران میں فرشتوں کی ایک جماعت کی نظر لوح محفوظ پر پڑی تو لکھا نظر آیا کہ عنقریب اللہ کا ایک مقرب بندہ ابدی لعنت میں گرفتار ہونے والا ہے فرشتے اس تحریر کو پڑھ کر گھبرا گئے۔ گھومتے پھرتے ابلیس کے پاس پہنچے چہروں پر غم و فکر کے آثار نمایاں تھے ابلیس نے پوچھا کیا بات ہے کیوں غمگین ہو؟ فرشتوں نے لوح محفوظ کی تحریر کا مضمون سُنا کر ابلیس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے دعا کیجیے۔ آپ کی دعا کی برکت سے یہ بلا ہم پر نازل نہ ہو۔ ابلیس نے جواب دیا کہ یہ تحریر تمھارے متعلق نہیں ہے یہ تحریر بہت عرصہ ہوا میری نظر سے بھی گذر چکی ہے۔

عجائب القصص میں ہے کہ ایک روز ابلیس کو لوح محفوظ پر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لکھا نظر آیا تو اس نے حیرت و استعجاب سے حق تعالیٰ سے دریافت کیا شیطان رجیم کون ہے؟ حکم ہوا وہ بھی ہمارا ایک بندہ ہے۔ جس کو میں نے ہر طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے مگر غرور و تکبر کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو جائے گا۔ ابلیس نے کہا یاالٰہی مجھے اس بندہ کی صورت دکھا دے میں اسے قتل کر ڈالوں گا حکم ہوا ہاں تو بھی اسے دیکھ لے گا۔ اس کے بعد شیطان کی یہ حالت تھی کہ وہ سجدہ میں خود شیطان پر لعنت بھیجا کرتا تھا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد

جنات کے وجود سے زمین کا پاک ہو جانا کوئی معمولی

کارنامہ نہ تھا جس پر فخر نہ کیا جا سکتا۔ ابلیس بھی اس کارنامہ سے مغرور ہو گیا اور وہ اپنی ہستی کو مافوق الفطرت ہستی تصور کرنے لگا۔ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اس سے کوئی ظاہر اور مخفی بات پوشیدہ نہیں۔ ادھر ابلیس کے دماغ میں انانیت کا تصور آیا ادھر فرشتوں کو حکم ہوا۔

انی خالق بشرا من طین فاذا سویت فان فنفخو فیہ من روحی فقعوالہ ساجدین
میں مٹی سے ایک آدمی پیدا کرنے والا ہوں جب اس میں روح پڑ جائے تو اس کو سجدہ کرنا

فرشتوں کو جب ارادہ الٰہی کا علم ہوا۔ انھوں نے جنات پر آدم کو قیاس کرتے ہوئے جواب دیا۔

اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك
فرشتوں کو چونکہ معصیت اور شر و فساد پسند نہ تھا اس لئے انھوں نے یہ بھی کہا۔ ہم تیری تسبیح و تحمید و تقدیس کرتے ہیں۔

فرشتوں کو مصلحت الٰہی کا علم نہ تھا خدا تعالےٰ نے اسی مصلحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرشتوں سے کہا انی اعلم مالا تعلمون (جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ تم نہیں جانتے) فرشتے اس بات سے بے خبر تھے۔ کہ ابلیس غرور و نخوت سے لبریز ہو چکا ہے اور اب وہ عزازیل پہلا سا عزازیل...

ابلیس کی خلافتِ ارضی کا خاتمہ
اور
حضرتِ آدمؑ کو خلیفہ بنائے جانے کی تیاریاں

حضرت آدمؑ کا خمیر اور زمین کا واویلا

معارج النبوت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے اس گفتگو کے بعد زمین کو وحی بھیجی

اے زمین باتو خلقے موجود می سازم
کہ بعضے ازایشان اطاعت فرمان
کنند و بعض عصیان ورزند
مطیعاں را در بہشت و عاصیاں را
بہ آتش دوزخ سپارم

اے زمین تجھ سے ایک مخلوق پیدا کر رہا ہوں اس میں سے بعض میرے فرماں بردار اطاعت شعار ہوں گے اور بعض میرے احکام کی نافرمانی کریں گے۔ اطاعت شعاروں کو بہشت میں جگہ دوں گا اور گنہ گاروں کو دوزخ کے حوالے کر دوں گا۔

زمین فرمانِ الٰہی سنتے ہی تھرا گئی اور عرض گذار ہوئی الٰہی مجھ میں تیری دوزخ کی آگ برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا جاؤ ہر قسم کی زمین کی ایک مشت خاک لے آؤ حضرت جبرئیلؑ زمین پر آئے زمین نے خداوند وحدہٗ کی قسم دے کر حضرت جبرئیلؑ کو مشت خاک لینے سے منع کر دیا۔ پھر حضرت اسرافیلؑ آئے ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھیجا گیا انھوں نے

Marfat.com

زمین کے نالہ وشیون کی کوئی پروانہ کی اور حکم الہٰی کی تعمیل کرکے واپس چلے گئے اس کے بعد حق تعالےٰ نے اپنے یدِ قدرت سے آدم کا پُتلا تیار کیا۔

حضرت آدمؑ عالم وجود میں

جس وقت آدمؑ کے جسم میں حکم الہٰی سے روح داخل ہوئی اور آنکھوں میں قوت بینائی پیدا ہوئی تو عرش پر لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا نظر آیا۔ آدمؑ محمد رسول اللہ کا نام دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گئے۔ دریافت کیا الٰہی محمد رسول اللہ کس کا نام ہے۔ حکم ہوا یہ میرے ایک پیغمبر کا نام ہے تیری اولاد میں سے پیدا ہوگا۔ اگر کبھی تم سے کوئی خطا سرزد ہوگی اسی کے وسیلہ سے تمھاری خطا و لغزش کو معاف کردوں گا اور تم سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ سُن کر آدمؑ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مناسب تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے حق میں شفیع اور وسیلہ ہو مگر یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ آدمؑ کے دل میں یہ خیال آتے ہی جبرئیلؑ کو حکم ہوا جاؤ آدم کے دل سے اس خیال کے مادے کو نکال دو ورنہ یہ چیز آدمؑ کی تباہی کی باعث ہوگی۔ جبرئیلؑ نے آدم علیہ السلام کا سینہ شق کرکے اس خیال کا نصف مادہ نکال کر جنت میں دفن کردیا نصف باقی رہ گیا، مدفون مادہ سے وہی شجرۃ الخلد پیدا ہوا جو جنت سے آدمؑ کے اخراج کا سبب بنا اور بقیہ نصف سے نفس امارہ کی تخلیق ہوئی۔

شیطان کا تکبر اور حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار

فرشتے سمجھتے تھے کہ طاعت وعبادت کی وجہ سے ہم ہی خدا کی ساری مخلوق سے افضل ہیں اور ان کا ایسا سمجھنا

Marfat.com

ایک حد تک حق بجانب بھی تھا کیونکہ اولاً ان کی تخلیق نور سے ہوئی تھی دویم مادہ کی لطافت کی وجہ سے ان میں خدا کی نافرمانی کی استعداد معدوم تھی مگر قدرت کو تو اور کچھ ہی منظور تھا آدمؑ کو پیدا کر کے حق تعالیٰ نے اُن کو وہ علم عطا فرمایا جس سے وہ سراسر محروم تھے۔

وعلم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صٰدقین

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام تعلیم فرما دیئے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے پوچھا "بتاؤ ان چیزوں کے کیا نام ہیں"؟

فرشتوں کو ان چیزوں کے اسماء کا کیا علم تھا وہ صرف اسی حد تک عالم تھے جس حد تک حق تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا تھا فرشتوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور انھوں نے ازراہ معذرت عرض کی۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا

پاک ہے تیری ذات ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں تعلیم دیا ہے۔

فرشتوں پر آدم کی فضیلت واضح کرنے کے بعد حق تعالیٰ کا تمام فرشتوں کو حکم ہوا۔

اسجدوا لآدم

آدم کو سجدہ کرو۔

حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے تمام فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا ابلیس لعین غرور و تکبر سے کھڑا رہا۔ عبدالواحد بن محمد منقی نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ فرشتے ۱۰۰ سال یا ۵۰۰ سال تک (باختلاف روایت) سجدہ میں پڑے رہے

فرشتوں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو ابلیس کو کھڑا پایا۔ اس کی صورت مسخ ہو چکی تھی ۔نورانی لباس اُس کے جسم سے اُتر چکا تھا۔

سجدہ سے فراغت کے بعد حق تعالےٰ نے ابلیس سے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو اس نے جواب دیا۔خلقتنی من نار و خلقتہ من طین مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں بھلا فضل بھی کہیں مفضول کو سجدہ کیا کرتا ہے ۔

شیطان دنیا میں پہلا شخص تھا جس نے حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی تھی اس جرم کی پاداش میں اُس کے ملکوتی مراتب سلب کر لئے گئے ۔لعنت و حقارت کا مرجع بنا دیا گیا ۔خدا کی لعنت کے بعد سب سے پہلے حضرت جبرئیلؑ نے اس پر لعنت کی پھر حضرت اسرافیلؑ نے پھر حضرت میکائیلؑ نے پھر حضرت عزرائیلؑ نے ان چاروں مقرب فرشتوں کی لعنت کے بعد ساتوں آسمان کے فرشتوں نے ابلیس پر لعنت بھیجی ۔

شیطان عزازیل سے ابلیس بن گیا

شیطان کا اصلی نام عزازیل تھا ابدی لعنت کا سزاوار بن کر اس کا نام عزازیل سے ابلیس کر دیا گیا ۔صورت مسخ کر کے اس درجہ ہولناک بنا دی گئی کہ اگر کوئی شخص دیکھ لے تو ہیبت کے مارے مر جائے ۔جنت میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔

درازیٔ عمر اور آدم پر کامل تسلط کی درخواست

اب عزازیل عزازیل نہ ابلیس تھا اس کی تمام

کی عبادت ایک گناہ کی نحوست سے اکارت ہو چکی تھی۔ شقاوت ابدی پر مہر لگ چکی تھی۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔

انظرنی الی یوم یبعثون — خدایا میری عمر دراز کردی جائے قیامت تک مجھے موت نہ آئے۔ حق تعالےٰ نے درخواست منظور فرمالی۔

شیطان پر یہ آفت آدمؑ پر حسد کرنے کی وجہ سے آئی تھی شیطان نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔

فبعزتک لاغوینھم اجمعین — تیری عزت کی قسم میں آدم کی تمام اولاد کو گمراہ کرکے چھوڑوں گا۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔

ان عبادی لیس لک علیھم السلطان الا من اتبعک من الغاوین۔ — میرے اطاعت شعار اور معصوم بندوں پر تیرا وار نہ چل سکے گا تیرے دام فریب میں تیرے متبع اور گمراہ لوگ ہی پھنسیں گے۔

آخر اس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔

یارب اخرجتنی عن الجنتہ من اجل آدم وانی لا استطیعہ الا بسلطانک قال فانک مسلط قال یارب زدنی قال لا یولد ولد الا ولدلک مثلہ قال یارب زدنی قال صدورھم مساکن — اے اللہ میں آدم کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا ہوں مگر تیری عطا کے بغیر میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اللہ نے فرمایا جا ہم نے تجھے آدم پر مسلط کیا شیطان نے کہا کچھ اور بھی حکم ہوا آدم کے ہر بچہ کے ساتھ تیرا بھی ایک بچہ پیدا ہو گا شیطان

Marfat.com

لکم و نجرون مجری الدم قال
یارب زدنی قال اجلب علیھم
بخیلک ورجلک وشارکھم
فی الاموال والاولاد

نے کہا یا اللہ کچھ اور بھی۔ حکم ہوا بنی آدم کے دل تمھارے مسکن بنا دیئے شیطان نے اس پر بھی زیادتی چاہی حکم ہوا تجھے اختیار ہے تو اپنی پیادہ او سوار فوج سے ان پر چڑھ دوڑ اور ان کے مال واولاد میں شریک بن جا۔

(عن عبید بن عمیر)

ابلیس کے کامل تسلط کے بعد بنی آدم کی حفاظت کا غیبی انتظام

ایسی حالت میں جب کہ ابلیس کو بنی آدم پر پورا پورا تسلط اور اختیار عطا فرمایا گیا حضرت آدمؑ کا اضطراب حق بجانب تھا حضرت آدم علیہ السلام نے بھی حق تعالیٰ سے درخواست کی۔

یارب قد سلطتہ علی وانی لا
امتنع منہ الا بک قال لا
یولد لک ولد الا وکلت
بہ من یحفظہ من قرناء السوء
قال یارب زدنی قال فان
الحسنۃ عشر او ازید والسیئۃ
واحدۃ او امحوھا قال یارب
زدنی قال باب التوبۃ مفتوح
ما کان الروح فی الجسد قال

یا اللہ تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا مگر تیری امداد کے بغیر میں اپنی حفاظت سے قاصر ہوں حکم ہوا کہ تیری ہر اولاد کے ساتھ ایک فرشتہ پیدا کروں گا جو شیطان کے شر سے بچاتا رہے گا حضرت آدمؑ نے کہا یا اللہ اعانت میں مزید اضافہ ہو، حکم ہوا ایک نیکی کا بدلہ دس گنا یا زیادہ دوں گا اور گناہ صرف ایک گناہ ہی شمار ہوگا حضرت آدمؑ نے کہا الٰہی اس

یارب زدنی قال یاعبادی الذین اسرفوا علے انفسھم لا تقنطوا من رحمتہ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ سے بھی زیادہ تیری اعانت کہکر ابلیس زار حکم ہوا روح قبض ہونے تک توبہ قبول کی جائے گی۔ حضرت آدمؑ نے کہا یا الٰہی کچھ اور بھی عنایت ہو۔ حکم ہوا کہ گنہ گار بندوں کو میری رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیئے ان کے سب گناہ معاف کردوں گا۔

حضرت آدمؑ کا جنت میں داخلہ اور ابلیس کی حسرتناک مایوسی

آدمؑ کو مسجود ملائکہ بنانے کے بعد حق تعالےٰ نے بصد اعزاز و احترام جنت میں بھیج دیا اور ان سے اس بات کا عہد لے لیا کہ جنت میں رہتے ہوئے شجر ممنوعہ کے قریب نہ جانا اور نہ شیطان کے دھوکہ میں آنا جنت میں آدم کے داخلہ سے ابلیس پر حسرت و یاس کا عالم طاری ہوگیا اور آدمؑ سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچنے لگا۔

حوا کی پیدائش اور حضرت آدمؑ کی عیش و عشرت کی زندگی

حضرت آدمؑ جنت میں تنہا تھے کوئی ان کا مونس اور رفیق حیات نہ تھا حق تعالےٰ نے اُن کی رفاقت کے لئے اُن کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا۔ انسانوں کا پہلا جوڑا جنت میں عیش و عشرت کے ساتھ رہنے لگا۔ جنت میں ہر قسم کی عیش و راحت کے سامان مہیا تھے۔

Marfat.com

ابلیس لعین کی آدمؑ دشمنی

آدم سے بدلہ لینے کے لئے سانپ اور مور سے شیطان کی خفیہ سازش

آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کے بعد اگرچہ ابلیس کو جنت سے نکال دیا گیا تھا مگر اس کو آسمان پر رہنے کی اجازت تھی۔ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابلیس لعین ایک زمانہ میں معلم الملکوت (فرشتوں کا اُستاد) تھا۔ وہ عرش کے نیچے خاص ممبر پر نور کے جھنڈے کے نیچے بیٹھ کر فرشتوں کو درس دیا کرتا تھا۔ جنت اُس کے رہنے کا مقام تھا تمام جنت والوں سے اُس کی یاری اور شناسائی تھی۔ شیطان کو جنت میں داخلہ کی ممانعت تھی۔ اس لئے وہ کھلم کھلا جنت میں نہیں جا سکتا تھا وہ چاہتا تھا کسی خفیہ تدبیر سے جنت میں پہنچ جاؤں تو آدم سے بدلہ لے کر اپنا دلی بغض نکالوں۔ چنانچہ ایک روز شیطان جنت کے دروازے کے باہر جا کر بیٹھ گیا اور اس انتظار میں رہا کہ کوئی پرانا دوست نظر آئے تو اُسے اپنا دلی مدعا ظاہر کروں اتنے میں مور گھومتا پھرتا نظر آیا۔ ابلیس نے مور سے اپنا مطلب ظاہر کر کے امداد کی درخواست کی مور نے انکار کرتے ہوئے کہا یہ کام میرے بس کا نہیں ہے ہاں البتہ یہ کام سانپ انجام دے سکتا ہے میں ابھی اُس کے پاس جا کر ذکر کرتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد سانپ بھی ادھر آ نکلا۔ بات چیت کے بعد سانپ شیطان کو جنت میں لے جانے پر رضامند ہو گیا۔

شیطان اماں حوّا کو بہکانے میں کامیاب ہوگیا

جنت میں پہنچ کر ابلیس زار قطار رونے لگا۔ آدمؑ نے رونے کا سبب پوچھا تو اُس نے ناصحانہ انداز میں آدم و حوا سے کہا کہ تمھارا یہ اعزاز واکرام چند روزہ ہے۔ تمھیں ہمیشہ جنت میں رہنا نہیں۔ ایک روز موت آئے گی یہ تمام اعزاز و مناصب چھن جائے گا۔ تمھارے انجام کا خیال کر کے میرا دل بھر بھر آرہا ہے۔ آدمؑ نے کہا کہ ان سے بچنے کی بھی کوئی تدبیر ہے؟ شیطان نے کہا کیوں نہیں، یہ جو سامنے درخت کھڑا ہوا ہے جس کا پھل کھانے کی تمھیں ممانعت ہے اگر تم اس کا پھل کھالو تو موت سے بچ جاؤ گے۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا کچھ بھی ہو میں خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔ شیطان نے کہا کہ اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت کا راز یہی ہے کہ حق تعالےٰ کو تمھیں جنت میں ہمیشہ رکھنا منظور نہیں۔ اگر منظور ہوتا تو اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت نہ کرتا۔ اس درخت کی خاصیت یہی ہے کہ اس کا پھل کھانے سے انسان فرشتوں کی طرح ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت آدمؑ تو اُس کی بات سُن کر اُٹھ کر چلے گئے مگر حوا وہیں بیٹھی رہیں۔ شیطان نے جھوٹی قسمیں کھا کر حوا کو یقین دلایا کہ وہ ان کا سچا خیر خواہ ہے اور خیر خواہی کی بنا پر وہ ان کو مشورہ دے رہا ہے دائمی حیات حاصل کرنے کے لئے یہ پھل کھانا تمھارے لئے ناگزیر ہے۔ عورت ناقص عقل ہوتی ہی ہے۔ اماں حوا اُس کی باتوں میں آگئیں۔ شیطان نے گندم کا ایک پھل ناخن سے دو حصّہ کر کے اماں حوا

کو دے کر کہا کہ آدھا تو تم کھا لو اور آدھا آدم کو کھلا دینا۔ کچھ دیر بعد آدم تشریف لائے تو اماں حوّا نے آدمؑ سے کہا لو یہ پھل کھاؤ۔ آدمؑ متامل ہوئے۔ اماں حوّا نے کہا اگر تمھیں اس پھل سے ڈر لگتا ہے تو میں پہلے کھائے لیتی ہوں اگر اس پھل نے مجھے نقصان نہ پہنچایا تو تم بھی کھا لینا۔ آدمؑ چُپ ہو گئے اماں حوّا نے درخت گندم کا نصف پھل کھا لیا اور کچھ دیر انتظار میں بیٹھی رہیں۔ جب ان پر کوئی مضر اثر ظاہر نہ ہوا تو آدم نے نصف پھل کھا لیا آدمؑ کے معدہ میں ابھی یہ پھل پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ان کے جسم سے جنت کی پوشاک اُتر گئی اور وہ ننگے کھڑے رہ گئے۔ مجبور ہو کر انجیر کے پتوں سے ستر چھپانا پڑا۔

آدمؑ کا جنت سے اخراج

اس واقعہ کے بعد حق تعالیٰ نے آدم حوّا کے ساتھ مور۔ سانپ کو بھی زمین پر اُتار دیا اور یہ چاروں زمین پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر زمین پر اُترے حضرت آدم و حوا کا اخراج تو اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں نے شجر ممنوعہ کھا کر حکم الٰہی کی نافرمانی کی تھی سانپ اور مور چوں کہ اس جرم میں اعانت کے مجرم تھے اس لئے وہ بھی خدا کی نافرمانی کے مجرم قرار پائے۔ قدرت نے ان چاروں کو مختلف عقوبتوں میں مبتلا کر دیا۔

(حضرت آدم) (۱) عتاب الٰہی کے مورد بنے (۲) جنت کا لباس اُتار دیا گیا اور وہ جنت میں ننگے کھڑے رہ گئے (۳) آدمؑ کا جسم جنت میں نہایت سفید اور چمکدار تھا۔ دنیا میں آنے کے بعد اس میں کمی اور تاریکی

Marfat.com

پیدا ہوگئی (۴)، آدم و حوا کے درمیان ایک روایت کے مطابق ۲۰۰ سال تک جدائی رہی (۵)، حضرت آدم اور شیطان کے درمیان عداوت کی مستحکم دیوار قیامت تک کے لئے قائم ہوگئی (۷)، آدمؑ خطا کار قرار پائے (۸)، شیطان کو ان پر اور ان کی اولاد پر مسلط کر دیا گیا (۹)، دنیا بنی آدم کے لئے جیل خانہ بنادی گئی (۱۰)، دنیا میں آدم اور اُن کی اولاد کو قسم قسم کی محنت کے کاموں میں لگایا گیا۔

(حضرت حوا مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوئیں، (۱) عورتوں کے پیٹ اور شرم گاہ کو غلاظت (خون حیض و نفاس) کا مقام بنادیا گیا (۲)، نو مہینے تک حمل کا بار اٹھانا پڑا (۳)، وضع حمل کے وقت جان لیوا تکلیف مقرر کی گئی (۴)، شوہر کے مرنے کے بعد عورتوں پر عدت لازمی قرار دی گئی (۵) عورتوں کو اُن کے شوہروں کے ماتحت اور تابع کر دیا گیا (۶)، طلاق دینے کے حق سے عورت محروم کر دی گئی (۷)، دو عورتیں گواہی میں ایک مرد کے قائم مقام تجویز کی گئیں (۸)، عورت کو مال میراث میں بہت ہی کم حصہ دیا گیا (۹)، عورتیں ناقص العقل قرار دے دی گئیں (۱۰)، عورتوں کو سلام کرنے کی مردوں کو ممانعت کر دی گئی (۱۱)، جمعہ کی نماز اور جماعت سے محروم کر دی گئیں (۱۲)، مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا دین بھی ناقص قرار پایا۔ (۱۳)، عورت نبوت سے محروم قرار پائی (۱۴)، عورتوں کا حکم شرعاً غیر نافذ قرار دیا گیا۔

ابلیس لعین مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوا (۱)، ابلیس تمام روئے زمین

اور آسمان اول کی بادشاہت کے علاوہ جنت کے افسر خزانہ کے عہدہ سے محروم کردیا گیا (۲) صورت مسخ کردی گئی (۳) حق تعالیٰ کے قرب سے محروم ہوا (۴) عزازیل نام تبدیل کرکے ابلیس نام تجویز کیا گیا (۵) بدبخت لوگوں اور کفار کا پیشوا بنادیا گیا (۶) ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملعون و مردود بنادیا گیا (۷) معرفت الٰہی کی دولت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا (۸) توبہ کا دروازہ اس کے لئے بند کردیا گیا (۹) نیکی سے ہمیشہ کے لئے محروم کردیا گیا (۱۰) تمام دوزخیوں کا خطیب مقرر ہوا۔

جسم۔ سطور بالا میں حضرت آدمؑ کے ساتھ شیطان کی عداوت کا ہلکا سا نقشہ پیش کیا گیا ہے اب آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ ابلیس لعین کی عداوت کا حال ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

ابلیسِ لعین بنی آدم کے تعاقب میں

اولاد آدم کو فسق وفجور میں مبتلا کرنے کی کوشش

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میدان میں بھی آباد تھی اور پہاڑوں میں بھی۔ جو لوگ میدان اور شہروں میں آباد تھے وہ بنو قابیل کے نام سے مشہور تھے اور جو لوگ پہاڑوں میں آباد تھے۔ وہ بنو شیث کہلاتے تھے۔ نبی شیث خود تو صاحب جمال تھے مگر ان کی عورتیں بدصورت تھیں اور بنو قابیل بدصورت تھے مگر ان کی عورتیں خوبصورت تھیں۔ ابلیس لعین بنو قابیل کے پاس حسین وجمیل صورت میں متشکل ہو کر ملازم ہو گیا اور اُن کی خدمت کرنے لگا۔ ابلیس نے دوران ملازمت میں ایک مزمار تیار کیا ابلیس اس انداز سے اسے بجایا کرتا تھا کہ سننے والے بے تاب اور مسحور ہو جاتے تھے بنو آدم نے چونکہ اس سے پہلے کبھی ایسی خوش آواز نہ سُنی تھی اس لئے مزمار سننے کے لئے ابلیس کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ابلیس کے مزمار کی عام شہرت ہو گئی۔ لوگ دور دور سے اس کو سننے کے لئے آنے لگے۔

عید کے موقعہ پر بنو قابیل کے ہاں ایک میلہ لگتا تھا۔ عورتیں اور مرد جمع ہوتے تھے ابلیس اس عظیم اجتماع میں مزمار بجایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ بنو شیث عید کے موقعہ پر بنو قابیل کے ہاں آئے اور ان کی عورتوں کے حسن وجمال کو اس اجتماع میں بے پردہ دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ بنو شیث نے بھی واپس جا کر اسی قسم کا میلہ

پہاڑوں پر لگایا۔ بدمعاش مرد اور عورتوں کے اختلاط سے اس میلہ میں خوب حرام کاری ہوئی۔ اس کے بعد اولادِ آدم میں بے حیائی اور بدکاری کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

ابلیس نے اولادِ آدم کو گمراہ کرنے کے لئے آدمؑ کا مجسمہ بنایا!

عجائب القصص میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام وفات پا گئے۔ تو مسلمانوں نے کفار کو آدمؑ کی زیارت سے منع کر دیا موقعہ بہت اچھا تھا شیطان نے فوراً اُن لوگوں سے جا کر کہا غم کرنے کی کوئی بات نہیں۔ میں آدمؑ کی شبیہہ تیار کئے دیتا ہوں تم بھی اس کی طواف و زیارت کیا کرو۔ ابلیس نے آدم کی شبیہ تیار کر دی لوگ اس کی تعظیم و تکریم کرتے۔

حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیانی زمانہ میں پانچ بزرگ متقی پرہیزگار گذرے تھے۔ ان لوگوں کے متبعین و مقلدین کثیر تعداد میں تھے ان بزرگوں کی وفات سے متبعین کو جس قدر صدمہ ہوا ہو گا ظاہر ہے۔ ابلیس نے ان بزرگوں کی یادگار کے نام سے ان بزرگوں کے بُت بنا دیئے شروع شروع میں تو لوگ ان بتوں کی تعظیم و تکریم کرتے رہے جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے اُن کی اولاد سے کہا کہ تمھارے باپ ان بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے تم بھی ان کی پوجا کیا کرو۔

حضرت نوح کے زمانے میں ان بتوں کی پرستش کا اس قدر زور ہوا کہ وہاں ہی بُتوں کو خدا سمجھنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان کو سمجھاتے رہے گمراہ نہ ماننے والے تھے نہ مانے۔ انجام کار طوفان کے عذاب میں ہلاک کر دیئے گئے۔

قال محمد بن کعب القرظی فی قولہ تعالٰی ولا تذرن ودا ولا سواعا

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام کے

ولا یغوث ولیعوق ونسرا الآیۃ
ھٰذہ کانت اسماء قوم صالحین
کانوا بین آدم ونوح فلما ماتوا
کان اتباعھم یتلددبھم ویا
خذون بعدھم باخذھم فی
العبادۃ فجاءھم ابلیس وقال
لھم لو صورتم صورتھم کان
ذلک النسب ولکم واسوق الی العبادۃ
ففعلوا ذلک ثم نشا قوم بعدھم
فقال لھم ابلیس ان الذین من
قبلکم کانوا یعبدونھم ان اللہ
لقد اعطاھم اللہ الالوھیۃ فا
ستحقوا العبادۃ من ما خلق اللہ
کما ان ملک الملوک یخدمہ
عبدہ فیحسن خدمتہ
تبطہ خلعۃ الملک ویفوض الیہ
تدبیر بلاد من بلادہ فتستحق السمع
والطاعۃ من اھل تلک العبادۃ
فلانہ لا اقبل عبادۃ اللہ ولا

درمیان میں ود سواع یغوث یعوق
لغوق پانچ حضرات مقتدائے دین
گذرے ہیں ان حضرات کے بڑی تعداد
میں لوگ معتقد اور مقلد تھے ان حضرات
کی وفات کا قوم نے سخت صدمہ محسوس
کیا ابلیس لعین نے انسانی شکل میں
آکر ان حضرات کے متبعین سے کہا کہ اگر
تم حضرات ان کی تصویر بنا کر رکھ لو تو
ان حضرات کی جدائی کا صدمہ کبھی فی الجملہ
کم ہو جائے اور ان حضرات کی عدم
موجودگی سے عبادت میں بے کیفی بھی
جاتی رہے ان لوگوں نے شیطان کے
مشورہ پر عمل کیا اور ان حضرات کی
مورتیاں بنا کر رکھ لیں۔ ان لوگوں
کے مرنے کے بعد ابلیس نے ان کی اولاد
سے کہا کہ تمہارے باپ دادا تو ان ہی
مورتیوں کی پوجا کیا کرتے تھے تم بھی
ان کی پوجا کیا کرو ان بتوں کو حق تعالیٰ
نے اپنے ملک کے انتظام و انصرام

Marfat.com

مصنوعة بعبادهم لان الحق
فی غایة التعالی فلا نعبد عبادة
تقربا منه بل لابد من عبادة
هولاء لیقولوا الی الله زلفی و
قال هولاء یسمعون ویبصرون
ویشفعون لعبادهم ویدبرون
امورهم وینصرونهم فخلف من
بعدهم خلف فلم یطعهم الفرق
بین الاصنام وبین من هی علی
صورة فظنوا باعیانها ولذلك
ردالله تعالیٰ علیهم
علی ان الحکم والملك لله تعالیٰ
خالصة وتارة ببیان انها جمادات
الهم ارجل یمشون بها ام لهم
اید یبطشون بها ام لهم اعین
یبصرون بها ام لهم اذان
یسمعون بها (الابصار ص۲۱)

(مولانا عبدالحق سورتی)

کے لئے خلعت سلطنت عطا فرمایا ہے۔
اس لئے ان بتوں کی اطاعت ہم پر واجب
ہے جب تک ان بتوں کی پوجا نہیں کی
جائے گی خدا کی عبادت بھی قبول نہ ہوگی
ان بتوں کو خدا کے ہاں ایک خاص
درجہ اور مرتبہ حاصل ہے ان بتوں
کی سفارش بارگاہ الوہیت میں مقبول
ہے شیطان کی باتوں میں آکر لوگ
ان بتوں کی پوجا کرنے لگے اس کے بعد
تیسرے دور میں یہی بت معبود حقیقی
بن گئے۔ بت اور خدا میں کوئی تمیز
باقی نہ رہی۔

یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان
عقائد فاسدہ کی تردید کہیں اس
طور سے کی کہ حکومت اور شہنشاہیت خدا
تعالیٰ کے لئے ہی ہے اور کہیں اس
طور پر کہ یہ بت تو جمادات ہیں
ہیں کیا یہ اپنے منہ سے بول سکتے ہیں
یا ہاتھوں سے پکڑ سکتے ہیں یا اپنے کانوں سے سُن سکتے ہیں۔

ابلیس اور حضرت نوح علیہ السلام

روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر جاکر رُکی تو ابلیس نے پانی ہٹ کر حضرت نوح سے کہا۔ اے نوح! تم نے بددعا کر کے دنیا کو پانی میں غرق کر دیا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نوح نے جواب دیا اب تمہارا کام یہ ہے خدا سے توبہ کرو اور خدا کے فرماں بردا بندے بن جاؤ۔ ابلیس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ .... اگر قبول ہونے کی اُمید ہے تو آپ میرے حق میں سفارش فرما دیجئے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے مناجات میں حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ ابلیس توبہ کی درخواست کر رہا ہے کیا حکم ہے؟ حکم ہوا شیطان سے کہہ دو کہ اگر وہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو توبہ قبول کر لی جائے گی۔ حضرت نوح نے خدا کا حکم ابلیس کو سنایا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے زندہ آدم کو تو سجدہ کیا نہیں تھا اب مرنے کے بعد ان کو کب سجدہ کرنے والا ہوں" ابلیس نے کہا چونکہ آپ نے خدا کی جناب میں میری سفارش کی تھی اس لئے شکریہ کے طور پر آپ سے تین باتیں عرض کرتا ہوں (۱) جس وقت غصہ آئے مجھے یاد کر لیا کرو غصہ کے وقت میں انسان کا چہرہ منہ ناک بن جاتا ہوں اور خون کی طرح رگ رگ میں دوڑتا پھرتا ہوں (۲) لڑائی کے وقت بھی مجھے

یاد کرلیا کرو اس موقعہ پر میں لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کا خیال ڈال دیتا ہوں (۳) کسی نامحرم عورت کے ساتھ کبھی تخلیہ میں نہ بیٹھنا میں ایسے وقت نہ معلوم کیا کر گذرتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ ابلیس نے حضرت نوح سے کہا تھا کہ حسد حرص نہ کرنا حسد کی وجہ سے میں اور حرص کی وجہ سے آدم جنت سے نکال دیئے گئے۔

حضرت موسیٰ کی مناجات میں مداخلت

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے مناجات میں مشغول تھے ... ہزار فرشتوں کا مجمع آپ کے ارد گرد تھا۔ ابلیس نے مداخلت کرنی چاہی مگر ناکام رہا آخر آپ کے قدم مبارک کے نیچے آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔ موسیٰ! کس سے کلام کر رہے ہو۔ حضرت نے فرمایا جا دور ہو تو جس مقصد سے یہاں آیا ہے تیرا مقصد پورا نہ ہوگا۔ ابلیس نے کہا کہ میرا مقصد تو پورا ہو گیا۔ ابھی آپ خدا سے کلام کر رہے تھے ابھی مجھ سے بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ابلیس لعین حضرت نوحؑ کی خدمت میں

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ طوفان کے بعد جب حضرت نوحؑ کی قوم زمین پر آباد ہو گئی تو ابلیس لعین نے حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے مجھ پر احسان عظیم فرمایا ہے آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں اس احسان کے بدلے میں آپ جو بات مجھ سے دریافت فرمائیں گے اُس کا صحیح صحیح جواب دوں گا جھوٹ نہ بولوں گا۔

حضرت نوحؑ نے شیطان کی بات سُن کر منہ پھیر لیا۔ وحی آئی کہ اگر تمھیں کچھ پوچھنا ہو ابلیس سے پوچھ لو وہ تمھیں صحیح صحیح جواب دے گا۔ نوح علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا یہ بتا دنیا میں تیرا یار و مددگار کون ہے؟ ابلیس نے جواب دیا۔ میرے یار و مددگار وہ لوگ ہیں جو بخل اور تکبر کرتے ہیں اور ہر کام میں عجلت کے عادی ہیں۔

حضرت نوحؑ نے فرمایا تو میرا کس بات پر شکریہ ادا کرنے آیا تھا میں نے تجھ پر احسان کیا ہے؟ تو شیطان نے جواب دیا کہ آپ نے بددعا کر کے ساری قوم غرق کرا دی۔ مجھے اُن کی گمراہی کے فکر سے نجات مل گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام یہ سُن کر بہت پشیمان ہوئے اور عُزلت پسندی سے ۴ برس تک بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے رہے۔

ابلیس لعین نمرود کے روپ میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود بن کنعان کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے۔ یہ کافر روئے زمین کا بادشاہ تھا۔ بڑی شان و شوکت اور دبدبہ کا حکم تھا۔ اسی مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا عجائب القصص میں ہے کہ جب نمرود کو ابلیس کی خلافت عظمیٰ ملی تو نے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنے بُت بنوا کر تمام قلمرو میں لئے بھیجے تھے۔

نمرود خدا سے لڑنے چلا

نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں اس لئے ڈالا تھا کہ ان کے مر جانے سے یہ

میں کوئی روڑا اٹکانے والا نہ رہے گا۔ حضرت ابراہیم کو آگ نہ جلا سکی وہ آگ میں سے صحیح و سالم نکل آئے۔ نمرود سمجھ گیا کہ ابراہیمؑ کا خدا بڑی طاقت والا ہے۔ نمرود نے ارکان دولت کے مشورہ سے ایک نہایت بلند مینارہ خدا سے لڑنے کے لئے بنایا تین سال کے عرصہ میں ۲ کوس اونچا مینارہ تیار ہوا۔ نمرود جب اس مینار کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں سے بھی اُسے آسمان اتنا ہی اونچا نظر آیا جتنا زمین سے نظر آتا تھا۔ مایوس ہو کر اُتر آیا اور یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔

قدرت خدا سے وہ مینار بیخ و بنیاد سے اُکھڑ کر گر پڑا اور ہزاروں مکانات اور بے شمار آدمی ہلاک ہو گئے اس مینار کی تباہی سے نمرود کا غصہ تیز ہو گیا اور اُس نے کہا کہ اب میرے لئے ابراہیمؑ کے خدا سے جنگ ناگزیر ہے۔

شیطان نے نمرود کو آسمان پر پہنچنے کی یہ تدبیر بتائی کہ چار کرگس پالو اور ایک لکڑی کا بکس اتنا بڑا بناؤ جس میں دو آدمی بیٹھ سکیں۔ یہ بکس اس قسم کا ہونا چاہیے کہ اس کے چاروں سرے ڈنڈے کی شکل میں باہر نکلے رہیں اس کے بعد ایک دن رات کامل ان کرگسوں کو بھوکا رکھو اور اس کے چاروں ڈنڈے ان کے بسم سے باندھ دو اور اس بکس میں سوار ہو کر چاروں کرگسوں کے سروں پر گوشت کا ٹکڑا لٹکا دو۔ کرگس بھوکا ہونے کی وجہ سے اس گوشت کو کھانے کے ارادہ سے اوپر کو پرواز کرنے لگیں گے۔

نمرود نے شیطان کے مشورہ پر عمل کیا اور اپنے بڑے وزیر کو اپنے ساتھ اس سواری میں بٹھا کر سوار ہو کر ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ یہ ہو

گاڑی جب سطح زمین سے اس قدر بلند ہو گئی کہ زمین نظر سے اوجھل ہو گئی تو نمرود نے کمان میں چلہ چڑھا کر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا۔ قدرت خدا سے وہ تیر خون میں آلودہ واپس آیا۔ نمرود نے سمجھ لیا کہ میں ابراہیمؑ کے خدا کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گیا اب نمرود نے وہ گوشت کے پارچے گرگسوں کے پیروں کے نیچے کی طرف باندھ دیئے گرگس زمین پر اُتر آئے۔

نمرود نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا لو اب میں نے تمہارے خدا کا قصہ پاک کر دیا؛ اب تو تمھیں مجھے خدا تسلیم کرنے میں تامل نہ ہوگا؛ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا تو تو پاگل ہے بھلا کوئی انسان خدا کو بھی مار سکتا ہے؟ نمرود نے کہا۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو مجھے خدا کی فوج کی تعداد بتا۔ خدا کے پاس کتنی فوج ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ خدا کی فوج کی تعداد کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ اس پر نمرود نے کہا تو اپنے خدا سے کہہ دے کہ وہ مجھ سے آخری جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔ میں بھی اپنی فوج جمع کرتا ہوں وہ بھی اپنی فوج لے کر مقابلے کے لئے آجائے۔ نمرود نے خدا سے جنگ کرنے کے لئے فوج جمع کر لی۔ حق تعالیٰ نے کوہ قاف کی طرف سے مچھروں کی فوج بھیج دی۔ ان مچھروں نے نمرود کے سپاہیوں کا مغز کھا لیا اور وہ وہیں فنا ہو گئے ایک لنگڑا مچھر نمرود کے مغز میں گھس گیا بس پھر کیا تھا خدائی کا دعویٰ بھول گیا۔ سر پہ جوتوں کی بارش ہوتی رہتی تو کون لگتا ورنہ وہ مچھر مغز میں کاٹ کر نمرود کو بے تاب کر دیتا تھا آخر اسی طرح

Marfat.com

جوتوں سے پٹتے پٹتے نمرود جہنم رسید ہو گیا۔

شیطان اور قوم لوطؑ

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم بُت پرستی کے علاوہ لڑکوں سے فعل حرام کرتی تھی۔ اور اس قوم میں اس فعل کا رواج شیطان نے دیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ابلیس ایک حسین لڑکے کے روپ میں ایک باغ میں آتا تھا اور پھول پھل کا نقصان کر جاتا تھا جب باغ کا مالک پکڑنے کو جاتا تو بھاگ جاتا۔ جب اس کے باغ میں بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اس کے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا تو ابلیس نے کہا کہ میں ایک شرط پر باغ میں آنا جانا بند کروں گا۔ جب تم مجھے اپنے تصرف میں لا کر یہ کام کرو۔ باغ کا مالک راضی ہو گیا۔ شدہ شدہ یہ فعل شنیع ہر ایک باغ میں ہونے لگا اور آہستہ آہستہ ساری قوم اس مرض میں مبتلا ہو گئی۔ پھر تو یہ حالت ہوئی۔

ان قری قوم لوط کانت مخصبۃ ذات زروع و ثمار لم یکن فی الارض مثلھا وکانوا اھل کفر یرتکبون الفاحشۃ فوقع بارضھم الغلاء فکانوا ایدخرون الغلال ولیطلبون بذلک الغلاء وکان الناس یقصدونھم من سائر الاقطار

حضرت لوطؑ کی قوم ایسے مواضعات میں آباد تھی جہاں باغات اور زراعت کی فراوانی تھی۔ بہت ہی زرخیز علاقہ تھا لیکن یہ لوگ پرلے درجے بدکار تھے۔ ایک سال قحط پڑا تو ان لوگوں نے اجناس خوردنی کو ذخیرہ کر لیا لوگ دور دور سے غلہ خریداری کے لئے ان لوگوں کے

فجاء الیهم ابلیس فی صفة شیخ کبیر فقال لهم انی رجل خبیر باحوال الزمان فان کان عندکم شیئ من الغلال فما مسکوا الی یکم فی بیعها فسوف یاتی علی الناس مدة لا تنبت فیها حبة ولا تمطر السماء قطرة واذا جاء کم الناس لیشتروا منکم فلا تبیعوهم حتی تاطوا بهم فکانوا یجلسون علی الطریق ینتظرون من یمر بهم من المسافرین فیصبحونهم ویلوطون بهم

(البصائر)

آنے لگے۔ شیطان نے ایک بوڑھے آدمی کی شکل میں متشکل ہو کر ان لوگوں سے آکر کہا کہ عنقریب ایسا وقت آرہا ہے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسے گا نہ زمین سے ایک دانہ پیدا ہو گا۔ تمھارے پاس جو شخص غلہ کی خریداری کے لئے آئے لواطت کئے بغیر اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کرنا۔ لوطؑ کی قوم نے ایسا ہی کیا پھر تو یہ حالت ہو گئی کہ لوگ راستہ پر بیٹھ جاتے اور ہر آنے جانے والے کے ساتھ اپنا منہ کالا کرتے تھے۔

بہر حال جب لوطؑ کی قوم کی بدکاری اس حد کو پہنچ گئی تو حق تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کو اُن کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ لوگ اپنی بدی سے باز نہ آئے آخر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیئے گئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے زمین کے ساتویں طبق تک پر پھیلا کر ان پانچوں شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر اور آسمان کے قریب لے جا کر اوندھا گرادیا فرشتوں

Marfat.com

نے پتھروں کی بارش برسادی آن کی آن میں یہ سب کفار دنیا سے نیست ونابود ہو گئے۔

حضرت ایوبؑ علیہ السلام پر ابلیس کا حسد

حضرت ایوب علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ صاحبِ ثروت تھے۔ حق تعالےٰ کی دی ہوئی دنیاوی دولت بھی کافی تھی۔ آپ کی طاعت وعبادت کا آسمانوں میں چرچا تھا۔ ابلیس آسمان پر جاتا تو فرشتوں کی زبانی حضرت ایوبؑ کی تعریف سُن کرتا وکھاتا۔ آخرایک روز ابلیس نے کہا کہ ایوبؑ مال ودولت کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتے ہیں اگر فقیر ہوتے تو خدا کی عبادت کبھی نہ کرتے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر خدا مجھے ان کی اولاد اور مال پر مسلط کردے تو وہ عبادت کرنا چھوڑ دیں۔ اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو حضرت ایوبؑ کی مال ودولت پر مسلط کردیا۔ ابلیس اپنی فوج لے کر حضرت ایوبؑ کی زراعت اور مویشی پر چڑھ دوڑا۔ زمین کے نیچے سے آگ برآمد ہوئی تمام کھیتی جلا گئی اور تمام مویشی ہلاک ہو گئے۔ حضرت ایوبؑ محراب میں کھڑے ہوئے نمازمیں مشغول تھے۔ ابلیس نے آکر کہا تمھیں کچھ خبر بھی ہے جس خدا کی تم عبادت کررہے ہو اس خدا نے تمھاری تمام زراعت اور مویشی ہلاک کردیئے۔ حضرت ایوبؑ نے فرمایا الحمد للہ الذی اعطانی واخذ منی ما کان وھبنی (الٰہی) تیرا شکر ہے تو نے ہی مجھے عطا فرمایا اور تو نے ہی واپس لے لیا۔ حضرت ایوبؑ کی زبان سے کلمات شکر سن کر ابلیس مایوس ہوکر واپس ہو گیا۔

Marfat.com

اس کے بعد جب شیطان آسمان پر گیا تو فرشتوں کی زبان سے یہ سن کر کہ حضرت ایوبؑ بڑے صابر و شاکر ہیں بارگاہِ الٰہی میں عرض گذار ہوا اب مجھے حضرت ایوبؑ کی اولاد پر مسلط کر دیا جاتے۔ اولاد کی موت پر یقیناً ایوب کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ جائے گا اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو ان کی اولاد پر تسلط فرما دیا ابلیس نے حضرت ایوبؑ کے مکان کو ہلا کر گرا دیا اور اس کے نیچے دب کر ان کی تمام اولاد ہلاک ہو گئی۔ اس موقعہ پر ابلیس ان کی خادمہ کی شکل میں آکر رونے لگا۔ حضرت ایوبؑ نے پوچھا کیوں رو رہی ہے کیا بات ہے۔ خادمہ نے عرض کیا کہ آپ کا مکان گر پڑا اور آپ کے سارے بچے دب کر مر گئے۔ حضرت ایوبؑ نے یہ سُن کر صابرانہ انداز میں خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اُن کے نوکر کی صورت میں آکر کہنے لگا ذرا گھر کی تو خبر لو وہ تو منہدم ہو گیا۔ آپ کے بچوں کا خون بہہ رہا ہے پیٹ پھٹ گئے ہیں آنتیں باہر نکل پڑی ہیں یہ کہہ کر بُری طرح سے رونے لگا حضرت ایوبؑ اس صدمہ عظیم سے رو پڑے اور کہنے لگے۔ اگر میں پیدا نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ ابلیس یہ الفاظ سُن کر خوش ہوا اور سمجھا بس اب میرا داؤ کامیاب ہو گیا مگر اس کے فوراً بعد ہی حضرت ایوب استغفار پڑھنے لگے اور شیطان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔

اس واقعہ کے بعد ابلیس نے آسمان پر جا کر حضرت ایوبؑ کے بارے میں پوچھا کہو ایوبؑ کے بارے میں تمہارا اب کیا خیال ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ خدا کا سچا بندہ اور انتہائی صابر و شاکر ہے اب ابلیس نے

حضرت حق سبحانہ سے عرض کیا کہ مجھے ایوبؑ کے جسم میں تصرف کرنے کا اختیار دیا جائے۔ ابلیس کی درخواست منظور ہوگئی۔ ابلیس ہنسی خوشی ایوبؑ کے پاس آیا۔ حضرت ایوبؑ اس وقت نماز میں مشغول تھے شیطان نے آپ کی ناک میں پھونک ماری جس کے اثر سے تمام جسم میں آگ سی مشتعل ہوگئی اور اس قسم کی خارش پیدا ہوگئی کہ کھجلانے سے گوشت کٹ کٹ کر گرنے لگا۔ ہاتھوں پیروں کے ناخون جھڑ گئے جسم پر ہڈیاں ہی رہ گئیں۔ جسم پر جو کچھ گوشت رہ گیا اس میں کیڑے پڑ گئے اور تمام جسم میں سخت درد اور تکلیف پیدا ہوگئی۔

حضرت ایوبؑ کو اس مصیبت میں مبتلا پاکر اُن کی دو بیویاں تو رخصت ہوگئیں مگر تیسری بی بی نے جس کا نام رحمت تھا اپنے شوہر کی رفاقت نہ چھوڑی۔

ابلیس نے شہر والوں سے آکر کہا کہ ایوبؑ ایک متعدی بیماری میں مبتلا ہیں ان کو آبادی سے باہر نکال دو ورنہ گاؤں کے سارے لوگ اس بیماری میں مبتلا ہوجائیں گے گاؤں والوں نے حضرت ایوبؑ کو بستی سے باہر نکال دیا۔ بی بی رحمت آپ کو کندھے پر اٹھا کر بستی سے باہر لے آئیں اور ایک جگہ زمین ملائم کرکے آپ کو لٹا دیا۔

بی بی رحمت شہر میں محنت مزدوری کرکے روٹی ٹکڑا لا کر حضرت ایوبؑ کو کھلا دیا کرتی تھیں ابلیس لعین نے شہر والوں سے کہہ کر بی بی رحمت کا شہر میں داخلہ بند کرادیا اور ان لوگوں سے کہلوایا کہ تو اپنے

کو ہماری بستی کے آس پاس سے اٹھا کر کہیں دور چلی جا۔ بی بی رحمت حضرت ایوبؑ کو اٹھا کر شہر سے بہت دور ایک مقام پر لے گئیں اس موقعہ پر بی بی رحمت نے کہا آپ تو خدا کے نبی ہیں اپنی صحت کے لئے کیوں دعا نہیں کرتے۔ ایوبؑ نے فرمایا پہلے اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمتوں سے ہمیں نوازا تھا اب ہمیں اس کی بھیجی ہوئی تکلیف پر بھی صبر کرنا چاہیے۔

اب بستی والوں کی یہ حالت تھی کہ بی بی رحمت کو اپنے گھروں میں نہ گھسنے دیتے تھے۔ بے چاری بی بی رحمت دروازوں پر کھڑی ہو کر خالی ہاتھ واپس چلی آئیں۔ غرض فاقہ کرتے کرتے جب کتنے ہی دن گذر گئے اور بھوک برداشت کرنے کی طاقت نہ رہی تو ایک روز بی بی رحمت اپنا گیسو کاٹ کر ایک روٹی کے عوض فروخت کر کے حضرت ایوبؑ کے پاس روٹی لے کر آئیں (بی بی رحمت کے گیسو نہایت حسین اور خوب صورت تھے) ایوبؑ نے پوچھا روٹی کہاں سے لائی تو انھوں نے سارا قصہ سنایا حضرت ایوبؑ بہت دیر رو کر صبر کر کے خاموش ہو گئے۔

اس دوران میں ابلیس لعین ایک روز طبیب کے بھیس میں بی بی رحمت سے ملا اور کہنے لگا کیا ایوبؑ کی بیوی تم ہی ہو۔ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ ابلیس نے کہا میں ان کا علاج کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ وہ بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیں اور شراب پینے لگیں۔ بی بی رحمت نے اپنے شوہر سے اس طبیب سے ملاقات کا حال ذکر کیا حضرت ایوبؑ

Marfat.com

بہت غصہ ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ اگر میں اچھا ہو گیا تو تیرے سَو کوڑے ماروں گا تجھ سے اس ابلیس لعین سے یہ نہ کہا گیا کہ اللہ اسے شفا عطا فرمائے گا۔

حضرت ایوبؑ کے سارے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے زبان محفوظ تھی۔ جب زبان کا نمبر آیا اور انھیں خطرہ محسوس ہوا کہ اس تکلیف کی وجہ سے ذکر الٰہی سے محروم ہو جاؤں گا تو انھوں نے سخت رنج و قلق کے ساتھ خدا سے فریاد کی انی مسنی الشیطان بنصب وعذاب حضرت ایوبؑ کی فریاد سنتے ہی حق تعالےٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو جنت کا سیب دے کر بھیجا سیب کھاتے ہی اُن کے جسم کی ساری تکلیف دور ہو گئی حضرت جبریل نے کہا ایوبؑ کھڑے ہو جاؤ! حضرت ایوبؑ نے فرمایا مجھ میں کھڑے ہونے کی طاقت کہاں ہے ۔ حضرت جبرئیلؑ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور انگلی پکڑ کر دس بارہ قدم چلایا اور فرمایا زمین پر ایڑی مارو۔ ایوبؑ نے بائیں پیر کی ایڑی زمین پر ماری فوراً گرم پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا۔ پھر دوبارہ کہا زمین پر ایڑی مارو۔ سرد ٹھنڈا پانی پیو غسل کر کے پانی پیتے ہی آپ کا جسم مبارک چاندی کی طرح چمکنے لگا اور اس کی سابقہ آب و تاب واپس آگئی اس کے بعد جبرئیلؑ نے جنت کا حلہ پہنا کر تاج زرین سر پر رکھا۔ حضرت ایوبؑ نے مصیبت سے نجات پانے کے شکریہ میں دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی۔

• حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت حضرت ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے تو آپ کے

Marfat.com

جسم پر سونے کی ٹڈیاں آکر گریں۔ حضرت ایوبؑ نے ان کو جمع کرکے کپڑے میں رکھ لیں۔ غیبی ندا آئی ایوبؑ! ہم نے تمھیں کافی مال و دولت عطا کیا ہے۔ عرض کیا یا الٰہی تیرے فضل و کرم کا تو میں محتاج ہی ہوں۔

جس وقت حضرت جبریلؑ حضرت ایوبؑ کے پاس آئے تھے بی بی رحمت کہیں گئی ہوئی تھیں کچھ دیر کے بعد واپس آئیں تو بیمار شوہر کو نہ دیکھکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں۔ حضرت ایوبؑ نے فرمایا بی بی تمھیں کس کی تلاش ہے۔ بی بی رحمت نے کہا کہ میں ابھی کچھ دیر ہوئی اپنے بیمار شوہر کو یہاں چھوڑ کر گئی تھی خدا جانے وہ کہاں چلا گیا (بی بی رحمت حضرت ایوبؑ کو شاہانہ لباس میں پہچان نہ سکی تھیں) حضرت نے فرمایا کہ تمھارے شوہر کی کیا علامت اور کیا حلیہ تھا۔ بی بی رحمت نے کہا کہ آپ بالکل میرے شوہر کے ہم شبیہہ معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا ہاں ایوبؑ میں ہی ہوں حق تعالیٰ نے اس مصیبت سے نجات عطا فرما دی ہے۔ اس کے بعد حضرت جبریل نے منہدم مکان کی طرف اشارہ کیا وہ اسی سابقہ صورت میں قائم ہو گیا اللہ تعالےٰ نے ان کے بچے بھی زندہ کر دیئے کھیت اور باغات بھی سرسبز ہو گئے اور ابتلا کا یہ سات سالہ دور ختم ہو گیا۔

ابلیس اور فرعون

نمرود کی طرح سے فرعون نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ فرعون کی خدائی کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑا۔ مخلوق پریشان ہو کر فرعون کے پاس آئی۔ عرض کیا آپ کیسے خدا ہیں۔ آپ کی خدائی میں

اس قدر قحط؟ بارش برسایئے تاکہ قحط رفع ہو جائے۔ ابلیس لعین اس زمانہ میں فرعون کا خلیفہ اعظم بنا ہوا تھا۔ فرعون نے ابلیس سے کہا کہ قحط کی وجہ سے دنیا بھوکی مر رہی ہے بارش کا انتظام کیا جائے۔ ابلیس نے کہا کیا بڑی بات ہے۔ لوگوں سے کہہ دو آج رات کو بارش ہو جائے گی۔ لوگ مطمئن ہو کر چلے گئے۔

ابلیس نے رات کو اپنے تمام لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ رات بھر تم سب لوگ شہر پر پیشاب کی بارش کرو۔ صبح کو جب لوگ خواب سے بیدار ہوئے مکانات دیواروں اور زمین پر تری دیکھی تو بہت خوش ہوئے مگر جب باہر نکلے اور ہوا کے ساتھ بدبو پھوٹنے لگی تو پریشان ہو گئے۔ دوڑے ہوئے فرعون کے پاس آئے اور شکایت کی یہ کیسی بارش تھی بدبو کے سبب دماغ پھٹا جا رہا ہے۔

فرعون نے ابلیس کو بلا کر پوچھا۔ رات کیسی بارش ہوئی تھی؟ ابلیس نے جواب دیا کہ جس زمین کا تجھ جیسا خدا اور مجھ جیسا وزیر ہو گا وہاں ایسی بارش نہ ہو گی تو اور کیسی ہو گی۔

ابلیس اور بنی اسرائیل

مواہب علیہ میں ہے کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر کوہ طور پر تشریف لے گئے تو سامری نے ان کی عدم موجودگی میں بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے پرستش شروع کرا دی۔

سامری بنی اسرائیل کے ایک معزز گھرانے کا ایک فرد تھا یہ شخص حضرت

بریل کو پہچانتا تھا جس وقت فرعون گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت موسیٰ
لیہ السلام کے تعاقب میں دریا کے کنارے پہنچا تو اس کا گھوڑا پانی کو دیکھکر
ٹھک گیا اتنے میں حضرت جبریلؑ گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے
سامنے آئے فرعون نے بھی ان کو دیکھکر اپنا گھوڑا پانی میں ڈال دیا۔ اس
وقعہ پر سامری نے دیکھا تھا کہ حضرت جبریل کے گھوڑے کا سم زمین پر جس
جگہ پڑتا تھا وہاں سبز گھاس اُگ آتی تھی ۔ سامری نے حضرت جبریلؑ کے
گھوڑے کے سم کے نیچے کی مٹی اٹھا کر رکھ لی تھی ۔ جس وقت حضرت موسیٰ
علیہ السلام توریت لانے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو سامری نے حضرت
ہارون سے عرض کیا کہ میں نے قبطیوں سے سونے چاندی کے زیورات
ستعار لئے تھے ۔ مجھے ان میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت ہارون
نے فرمایا کہ تم ان زیورات کو امانت کے طور پر اپنے پاس رکھو حضرت موسیٰ
تشریف لے آئیں تو اس مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے گا سامری نے حضرت
ہارون کی اجازت سے وہ تمام زیورات ایک گڑھے میں ڈال کر آگ روشن
کردی اور اس کے بعد اس مرکب کا ایک بت بچھڑے کی صورت
شکل کا بنا کر حضرت جبریلؑ کے گھوڑے کے سُم کے نیچے کی خاک اس کے
منہ میں ڈال دی ۔ اس مٹی کی تاثیر سے وہ بچھڑا بولنے لگا۔ سامری نے اعلان
کرادیا جو شخص موسیٰ کے خدا کی زیارت کرنا چاہے آجائے۔ لوگ جمع ہو گئے
اور سامری کے کہنے کے موافق اس بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔

حضرت ہارونؑ نے ان لوگوں کو ہر چند گوسالہ پرستی سے روکا مگر یہ لوگ

Marfat.com

کب باز آنے والے تھے باز نہ آئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دھوکا دینے کی کوشش

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگا کہ تمھیں مُردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھیوں کو بینا اور تندرست کر دینے کی قوت حاصل ہے خدائی کا دعویٰ کیوں نہیں کرتے؟ میرا لشکر آپ کی امداد کے لئے تیار ہے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ معجزات میرے اختیاری افعال نہیں خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں جا دور ہو تو مجھے گمراہ کرنے آیا ہے۔ ابلیس نے کہا خیر اگر آپ نہیں پھنستے تو کیا ہے آپ کے سبب آپ کی امت کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دوں گا۔ ان لوگوں سے تمھیں خدا کا بیٹا اور تمھاری والدہ خدا کی جورو کہلاؤں گا اور تمھیں صلیب پر کھچوا دوں گا۔

ابلیس نے نصاریٰ کو کیوں کر گمراہ کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیئے جانے کا واقعہ زبان زد ہے ابلیس نے نصاریٰ کو کس طرح گمراہ کیا البصائر کے الفاظ میں سنئے۔

واضل النصاریٰ بان عیسیٰ	ابلیس نے نصاریٰ کے دل میں
خلق من غیر اب فلیصدر	بات ڈالی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
منہ آثار ھم تعھد من البشر	بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور ان سے
مثل احیاء الاموات وخلق	بہت سے امور خرق عادات مثلاً
الطیر وغیر ذلک من الامور	مُردوں کو زندہ کرنا یا چڑیوں

Marfat.com

الخارقة للعادات البشرية فينبغي ان يقال له ابن الله واله ثالث ثلاثة فرد الله عليهم تارة ان هذه الامور قد صدر عنه باذن الله و تارة ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون فلو كان عيسى الٰها لكونه مخلوقا غير اب لكان آدم اولٰى ان يكون الٰها لانه قد خلق من دون اب وام

(البصائر)

پیدا کرنا وقوع میں آئے اس مافوق الفطرت قوت کے پیش نظر وہ واقعی اس لائق ہیں کہ ان کو خدا کا بیٹا یا تین خداؤں میں سے ایک خدا کہا جائے اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اس عقیدہ کی تردید کہیں تو اس طرح کی کہ کہا گیا کہ یہ معجزات ان کے ذاتی افعال نہ تھے بلکہ خدا کے حکم سے ظہور میں آئے تھے اور کہیں اس طور تردید کی گئی کہ حضرت عیسیٰ بھی تو آدمؑ کی طرح مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ بس اگر بے باپ کے پیدا ہونا خدا ہونے کی دلیل ہے تو حضرت آدم کی خدائی میں تو کوئی کلام نہیں ہونا چاہیے آدمؑ تو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شیطان کی ملاقات

روایت یہ ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات شیطان سے ہوئی حضرت نے فرمایا مجھے سچ سچ بتا تیری کمر کن کن باتوں سے ٹوٹتی ہے۔ ابلیس نے جواب دیا۔ آپ نے مجھے خدا کی قسم دی ہے اس لئے میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے

اور گھر میں نفل نماز پڑھنے سے میری کمر ٹوٹ جاتی ہے۔

مکحول ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز میں مشغول تھے ابلیس نے آکر کہا آپ قضا و قدر پر کیوں ایمان نہیں رکھتے۔ حضرت نے جواب دیا کیوں نہیں۔ ابلیس نے کہا۔ اگر یہ بات ہے تو آپ اس پہاڑ کی چوٹی سے زمین پر گر پڑیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ امتحان و آزمائش لینے کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے بندوں کا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک مقام پر شیطان کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی حضرت مسیح نے فرمایا مردود ملعون یہ بتا تو میری اُمت کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ ابلیس نے جواب دیا کہ میں آپ کی اُمت کو آپ کی پوجا کرنے کی تعلیم دوں گا۔ حضرت مسیح نے فرمایا۔ اچھا امت محمدی کے ساتھ تیرا کیا سلوک ہوگا تو اُس نے جواب دیا میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا البتہ روپیہ پیسہ کی محبت اُن کے دل میں اس درجے پیدا کردوں گا کہ وہ مال و زر کو لا الٰہ الا اللہ پر ترجیح دینے لگیں گے۔

Marfat.com

ابلیس اور حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا کہ مجھے چاند سورج
ر گیارہ ستارے سجدہ کررہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس
اب کی یہ تعبیر فرمائی کہ تمھارے ماں باپ اور گیارہ بھائی ایک زمانہ میں
مارے سامنے عاجزی کی پیشانی جھکائیں گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے
رت یوسف سے فرمایا کہ اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا ورنہ
تمھارے دشمن ہوکر درپے آزار ہوجائیں گے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت یوسفؑ کے بھائی اس خواب پر مطلع ہوئے
مارے حسد کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ سب سے بڑے
تیلے بھائی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ
و تفریح کے لئے بھیج دو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف
ی دل بستگی کا سامان ہے ایسا نہ ہو کہ تم جنگل میں اس کی طرف سے
ل ہوجاؤ اور اس کو بھیڑیا اٹھا کرلے جائے۔ حضرت یوسفؑ کے
تیلے بھائی مایوس ہوکر بیٹھ گئے۔

اس دوران میں ابلیس لعین نے ایک پیر مرد کا روپ بھر کر برادران
ف سے کہا کیا بات ہے کس فکر میں ہو۔ برادران یوسف نے اس کو
ی سمجھ کر حال بیان کیا ابلیس نے رائے دی کہ ایام بہار میں جب تمام

درخت پھولوں سے لدجائیں تو اول یوسف کو راضی کر کے اور اس کو اپ
ساتھ لے جاکر باپ سے اجازت حاصل کرنا برادران یوسفؑ نے ایسا ہی
کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دے دی۔

برادران یوسف سیر و تفریح کے بہانہ سے حضرت یوسفؑ کو جنگل
میں لے گئے اور ان کو ایک کنوئیں میں دھکا دے کر اور ان کی قمیص کو بکر
کے خون میں رنگ کے حضرت یعقوب علیہ السلام کو لاکر دکھلادی کہ یوسف
کو تو بھیڑیا کھا گیا۔ اس کے بعد حضرت یوسف پر کیا گذری اس کی پوری
تفصیل سورہ یوسف میں مذکور ہے۔

قارون یا شیطان الانس

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد
بھائی تھا اس قدر صاحب دولت
مال دار تھا کہ اس کے خزانے کی کنجیاں ۷۰ اونٹوں پر صندوقوں میں
ہوتی تھیں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو زکوٰۃ ادا کرنے کا
حکم دیا تو اس نے بنی اسرائیل کے جہلاء کو جمع کر کے کہا کہ لو اب موسیٰ
تمھارے مال پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے۔ موسیٰ زکوٰۃ کے بہانے
تمھارا مال لے کر تمھیں فقیر اور تنگ دست بنانا چاہتا ہے تم لوگ خاموش
بیٹھے ہو جواب کیوں نہیں دیتے۔ بنی اسرائیل نے کہا تو ہمارا سردار ہے
ہو تعمیل کے لئے حاضر ہیں۔

قارون نے ایک بدکار عورت کو ایک طباق زرد جواہر کا دے کر
اس بات پر تیار کیا کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام مجلس وعظ میں بیٹھیں

تو بنی اسرائیل کے سامنے زور زور سے یہ بات کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہفتہ میں ایک بار وعظ کہا کرتے تھے۔ چنانچہ وعظ کے دن جب سب لوگ مجلس وعظ میں جمع ہوئے تو قارون نے بصد شان وشوکت مجلس میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اُڑانا شروع کیا۔ وہ فاحشہ عورت بھی مجلس کے ایک گوشہ میں بیٹھی ہوئی تھی اس عورت نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دامن عصمت کو تہمت سے آلودہ کرے مگر خدا تعالےٰ نے اس کی زبان پھیر دی اس عورت نے بہ آواز بلند کہا۔

اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن ہے۔ کل مجھ کو اپنے گھر لے جا کر ایک طباق زر وجواہر کا دے کر کہا تھا کہ مجلس وعظ میں پہنچ کر موسیٰ علیہ السلام پر زنا کی تہمت لگانا۔ کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ موسیٰ خدا کے پیغمبر اور نبی برحق ہیں اور جو برائیاں میں نے کی تھیں ان سے توبہ کرتی ہوں بنی اسرائیل نے یہ سن کر قارون کو ملامت کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام غصہ کے مارے منبر سے اُتر آئے اور سجدہ میں سر رکھ کر خدائے عزوجل سے عرض کیا اگر میں تیرا رسول ہوں تو اس مردود پر غضب نازل کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے قارون مال واسباب سمیت زمین میں دھنس گیا۔

حضرت یحییٰ بن زکریا سے شیطان کی ملاقات

وہب بن منبہ کہتے ہیں ایک

روز شیطان یحیٰی بن زکریا کے پاس نصیحت کرنے آیا اور کہا میں آپ کو نصیحت کرنے آیا ہوں حضرت یحیٰی نے کہا جھوٹے کہیں کے جا بھاگ تو مجھے کیا نصیحت کرے گا ہاں آدمیوں کی بابت کچھ بات بتلا شیطان نے کہا۔

ایک قسم لوگوں کی وہ ہے جو ہمارے لئے بہت سخت ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو کسی فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں تو وہ فوراً ہی استغفار میں مصروف ہوجاتے ہیں ایسے آدمی ہمارے لئے وبال جان ہیں۔

دوسری قسم وہ لوگ ہیں جو آپ جیسے معصوم ہیں آپ جیسے بزرگوں پر ہمارا کوئی داؤ نہیں چل سکتا۔ حضرت یحیٰی نے پوچھا آخر کبھی تیرا داؤں مجھ پر چلا ہے یا نہیں تو ابلیس نے جواب دیا ہاں ایک روز رات کو آپ نے شکم سیر ہوکر کھانا کھایا تھا میٹھی نیند کے مزے میں رات کی نماز فوت ہوگئی تھی۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام نے اسی روز سے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا اس پر شیطان نے کہا تھا کہ میں آج کے بعد کسی بنی آدم کو نصیحت نہ کروں گا۔

تیسری قسم شیطان نے یہ بیان کی کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ مجھے ان کی طرف سے کوئی فکر ہی نہیں میں ان لوگوں کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہوں جیسے بچے گیند کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں۔

Marfat.com

ابلیس اور حضرت زکریا علیہ السلام

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم جب حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس سوائے زکریا علیہ السلام کے اور کوئی شخص نہ تھا یہودیوں نے حضرت زکریا پر زنا کی تہمت لگا کر قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت زکریا کو یہ بات معلوم ہوئی تو انھوں نے بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں ایک بڑے درخت میں سے آواز آئی یا نبی اللہ میرے اندر آجاؤ درخت بیچ میں سے پھٹ گیا حضرت زکریا اس میں بیٹھ گئے اس کے بعد درخت کے دونوں حصے باہم مل گئے۔ شیطان نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ لیا تھا وہ درخت سے باہر رہ گیا۔ بنی اسرائیل آپ کو تلاش کرتے کرتے اس درخت کے پاس آئے تو ابلیس نے انسانی صورت میں متشکل ہو کر کہا کہ میں نے زکریاؑ سے بڑا جادوگر نہیں دیکھا وہ اپنے جادو کے زور سے درخت میں چھپ گیا۔ بنی اسرائیل کو اس بات پر یقین نہ آیا تو ابلیس نے حضرت زکریا کی چادر کا کونا دکھایا۔ بنی اسرائیل کہنے لگے اس درخت کو آگ لگا دینی چاہیے۔ ابلیس نے کہا نہیں بلکہ آرے سے چیر ڈالو۔ جس وقت آرا سر مبارک پر پہنچا اور آہ کرنی چاہی تو حکم ہوا اگر آہ کی تو تمہارا نام دفتر نبوت سے کاٹ دیا جائے گا لاچار اسی حالت میں حضرت زکریاؑ نے اپنی جان جان آفریں کو سپرد کی۔

Marfat.com

ابلیس اور حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم کو جس قدر نصیحت کرتے تھے وہ بُت پرستی اور بدمستی سے باز نہ آتے تھے اور حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی پیٹھ پیچھے بُرا کہا کرتے تھے۔

قوم ثمود نے اتفاق رائے سے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اگر اس پتھر میں سے ایک قد آور اونٹنی جو دس مہینے کی گابھن ہو برآمد ہو اور اسی کے ڈیل ڈول کا بچہ بھی تو ہم یہ معجزہ دیکھکر ایمان لے آئیں گے اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔

حضرت صالحؑ نے مناجات میں خدا سے عرض کیا حکم ہوا۔ تم بے خوف ہو کر کافروں سے ایمان لانے کا عہد و پیمان لے لو۔ حکم الٰہی اس پتھر میں سے آواز پیدا ہو کر اونٹنی نمودار ہوئی اور اس کے بعد ہی ایک بچہ اسی جسم و ضخامت کا پیدا ہوا۔

اس معجزہ کو دیکھ کر قوم کے چند رئیس مسلمان ہو گئے۔ دوسرے رئیسوں کا دل بھی ایمان کی طرف متوجہ ہوا مگر ابلیس لعین نے قوم کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ یہ معجزہ نبوت کا نہیں ہے بلکہ صالحؑ کی جادوگری کا نتیجہ ہے۔ ابلیس لعین کی شرارت سے یہ قوم انجام کار تباہ و خراب ہوئی

Marfat.com

شیطان کے پرائیویٹ حالات

شیطان کا اصلی نام کیا تھا رحمت الٰہی سے مطرود و ملعون ہونے سے پہلے شیطان کا نام عزازیل تھا۔ آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے اور حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس کا نام ابلیس تجویز کر دیا گیا۔ شیطان بھی اسی ابلیس کو کہتے ہیں۔

شیطان ہی تمام جنات کا باپ ہے اس کتاب کے اوائل میں تخلیق جنات کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آگ کے شعلوں سے ایک جن کو پیدا کیا تھا۔ اس کے بعد اُس کے لئے ایک بیوی پیدا کی۔ اسی جوڑے سے تمام جنات کی نسل دنیا میں پھیلی اس اجمال کی تفصیل میں صاحب حیات الحیوان نے لکھا ہے۔

واعلم ان المشهور ان جميع الجن من ذرية ابليس	یہ بات زبان زد عوام ہے کہ تمام جنات ابلیس ہی کی اولاد ہے۔
وفی الحديث لما اراد الله ان يخلق لابليس نسلاً وزوجة القى عليه الغضب فطارت منه شظية من نار فخلق منها امرائة (حیوۃ الحیوان)	حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی نسل اور اُس کی زوجہ پیدا کرنی چاہی تو شیطان پر غصہ کا القا کیا غصہ کی وجہ سے آگ کی ایک چنگاری پیدا ہوئی اس چنگاری سے

Marfat.com

حق تعالےٰ نے ابلیس کی بیوی پیدا کر دی۔

جتنے انسان پیدا ہوتے ہیں اتنے ہی جنات بھی پیدا ہوتے ہیں

روایت ہے کہ حق تعالےٰ نے ابلیس سے فرمایا تھا کہ میں جتنی اولاد آدم کی پیدا کروں گا اُتنی ہی اولاد تیری بھی پیدا کروں گا۔ چنانچہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ ہر انسان کے ساتھ حق تعالےٰ جن بھی پیدا کرتا ہے جو اس کو بُرائی پر اُکساتا رہتا ہے۔

جنات مذکر بھی ہوتے ہیں اور مؤنث بھی

گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جنات کی ایک قسم انسان جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح مذکر مؤنث ہوتے ہیں۔ آپس میں بیاہ شادی بھی کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔

شیطان ہر روز دس انڈے دیتا ہے

حیوٰۃ الحیوان میں شیطان کی افزائش نسل کے بارے میں مذکور ہے

اما ابلیس فان اللہ تعالیٰ خلق لہٗ فی فخذہ الیمنیٰ ذکرا وفی الیسریٰ فرجا فھو ینکح ھذا بھذا فیخرج لہ کل یوم عشر بیضات یخرج من کل بیضۃ سبعون شیطان وشیطانۃ

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی داہنی ران میں مرد کی شرم گاہ اور بائیں میں عورت کی شرم گاہ پیدا کی ہے جس سے ہر روز ۱۰ انڈے نکلتے ہیں۔ اور ہر انڈے سے شیطان اور شیطانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

شیطان کی بیوی بچوں کے نام

شیطان نے اپنی بعض اولاد کو بعض مخصوص

Marfat.com

کاموں پر مامور کر رکھا ہے۔ حضرت مجاہدؒ کے قول کے مطابق ان کے نام اور کام یہ ہیں۔

لاقیس۔ ولہان — یہ دونوں وضو اور نماز پر مامور ہیں لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

ہفاف — یہ لڑکا صحرا پر مامور ہے صحرا میں شیطنت پھیلاتا ہے

زلنبور — یہ بازاروں پر مامور ہے۔ جھوٹی تعریف اور جھوٹی قسموں پر لوگوں کو اُکساتا ہے۔

بثر — مصیبت زدہ لوگوں کو جہالت کے کام نوحہ۔ ماتم۔ گریبان چاک کرنا۔ چہرے کو نوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ابیض — یہ انبیاء علیہم السلام کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے پر مامور ہے۔

اعور — یہ شیطان زنا پر مامور ہے زنا کے وقت مرد و عورت کی شرم گاہوں پر سوار رہتا ہے۔

داسم — اس شیطان کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں بغیر سلام کئے یا اللہ کا نام لئے داخل ہوتا ہے تو وہ گھر والوں میں فساد کرانے کا سبب بنتا ہے

مطوس — یہ شیطان غلط اور بے بنیاد افواہیں لوگوں میں پھیلاتا ہے

(حیوۃ الحیوان)

Marfat.com

شیطان کی بیوی کا نام طرطبہ ہے

بھوت پریت کیڑے مکوڑے جنات شیطان کے انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک بار شیطان نے ۳۰ انڈے دیئے تھے دس مشرق میں دس مغرب میں اور دس وسط ارض میں ان انڈوں سے دنیا میں شیاطین کی مختلف قسمیں بھوت پریت کیڑے مکوڑے وغیرہ پیدا ہوکر دنیا میں پھیل گئے۔

جن اور شیطان میں فرق

محمد بن کعب القرضی سے روایت ہے کہ جن اور شیاطین اصل کے اعتبار سے ایک ہیں مگر ایمان دار جن کے نام سے اور کفار شیاطین کے نام سے موسوم ہیں۔

جنات سانپ کی شکل میں گھروں میں بھی رہتے ہیں

بخاری مسلم اور ابو داؤد میں ابی لبابہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کو منع فرمایا ہے مگر جس سانپ کی پشت پر دو سفید خط ہوں یا وہ سانپ جس کی دم بہت چھوٹی ہو اس کو فوراً مار ڈالنا چاہیے (یہ دونوں قسم کے سانپ بہت ہی خطرناک ہیں۔

Marfat.com

شیطان کے لشکر اور دل میں داخل ہونے کے چور دروازے

شیطان کے لشکر جن سے وہ قلب بنی آدم پر حملہ آور ہوتا ہے

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شیطان کے پانچ لڑکے پانچ مختلف بڑے بڑے کاموں پر مامور ہیں۔ ان لڑکوں کے نام یہ ہیں۔ ثبر۔ اعور۔ مبسوط۔ داسم۔ زلبنور۔

(ثبر) اس خدمت پر مامور ہے کہ لوگوں کو جاہلیت کے کاموں کی ترغیب دے۔ مصیبت میں مبتلا لوگوں کو گریبان چاک کرنے۔ منہ پر چانٹے مارنے نوحہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(اعور) زنا پر مامور ہے لوگوں کو زنا کی ترغیب دے کر زنا میں مبتلا کرتا ہے۔

(داسم) اس کام پر مامور ہے کہ وہ گھر والوں میں پھوٹ ڈلوا کر ایک کو دوسرے کا دشمن بنا دے۔

(مبسوط) لوگوں کو جھوٹ بولنے پر اکساتا ہے۔

(زلبنور) بازار پر مامور ہے۔ ناپ تول میں کمی اور دوسری برائیوں میں لوگوں کو مبتلا کرتا ہے۔

ان کے علاوہ ایک شیطان نماز پر مسلط ہے جس کا نام خنزب ہے اور

Marfat.com

دوسرا شیطان وضو پر مسلط ہے اس کا نام ولہان ہے۔ ان دونوں شیاطین کے کارناموں کا ذکر آگے آئے گا۔

دل میں داخل ہونے کے شیطان کے چور دروازے

شیطان کے لشکر چونکہ ۲۴ گھنٹے انسان کو گمراہ اور اغوا کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں اس لئے شیاطین کی مدافعت سے ایک آن غفلت بھی انتہائی مضر ہے پھر چونکہ شیطان کا حملہ انسان پر ظاہری دشمن کی طرح کھلم کھلا نہیں ہوتا۔ اس لئے سب سے پہلے ان دروازوں اور راستوں سے واقفیت ضروری ہے۔ جہاں سے وہ حملہ آور ہو کر کائنات قلب کو تاخت وتاراج کر دیتا ہے۔

یوں تو انسان کے دل میں گھسنے کے لئے شیطان کے واسطے بہت سے راستے ہیں پھر بھی ان میں چند بڑوں بڑوں کا ذکر حسب ذیل ہے۔

حسد اور حرص

حسد اور حرص میں انسان اندھا اور بہرا ہو جاتا ہے شیطان جب ان دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں کا احساس کسی قلب میں پاتا ہے تو اس کو دل کے تباہ کرنے کے لئے موقعہ مل جاتا ہے اور وہ انسان کے دل کو گناہوں کے میدان میں گیند کی طرح لڑکاتا پھرتا ہے۔

روایت ہے کہ جس وقت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو شیطان بھی موجود تھا فرمایا تو یہاں کیوں آیا۔ شیطان نے جواب دیا اس واسطے کہ یہ لوگ دل سے تو میرے ہم نوا رہیں اور ظاہر میں آپ کا کلمہ بھریں۔ حضرت نوح نے فرمایا نکل مردود کہیں کے۔ شیطان نے کہا کہ دنیا

Marfat.com

میں لوگ پانچ باتوں سے ہلاک ہوئے ہیں تین باتیں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ فوراً وحی آئی کہ شیطان سے دو باتیں پوچھ لو باقی تین باتیں آپ سے غیر متعلق ہیں شیطان نے کہا ان میں سے ایک تو حسد ہے حسد کی وجہ سے میں بارگاہ الٰہی سے مردود و ملعون ہوا دوسری چیز حرص ہے۔ اگر آدم جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص نہ کرتے تو ان کو جنت سے نہ نکالا جاتا۔

غضب اور شہوت یہ دونوں چیزیں بھی قلب بنی آدم میں شیطان کے داخلے کے اہم دروازے ہیں۔ غضب اور غصہ کی وجہ سے انسان کی عقل کمزور ہو جاتی ہے۔ شیطان غصہ کرنے والے آدمی سے اس طرح کھیلنے لگتا ہے جس طرح بچے گیند سے کھیلا کرتے ہیں۔

شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کے لئے سفارش کرائی تھی توبہ کی مقبولیت حضرت آدم کی قبر کو سجدہ پر موقوف رکھی گئی۔ شیطان نے غضب ناک ہو کر جواب دیا تھا ... زندہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا مردہ کو تو کیا کروں گا۔ شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے اس موقعہ پر کہا تھا کہ جب انسان غصہ ہوتا ہے میں اس کے جسم میں خون کی طرح دوڑا دوڑا پھرتا ہوں۔

بسیار خوری شکم سیر ہو کر کھانا بھی شیطانی آفتوں میں سے ایک آفت ہے کیونکہ شکم سیری سے شہوت پیدا ہوتی ہے شہوت شیطان کا ایک خاص ہتھیار ہے۔

ایک روز ابلیس حضرت یحیٰی بن زکریا کے سامنے متشکل ہو کر آیا اور اس نے

بیان کیا کہ میں شہوت کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کیا کرتا ہوں
حضرت یحییٰ نے پوچھا کبھی تو نے مجھے بھی شہوت میں مبتلا کیا ہے ابلیس
نے جواب دیا۔ بہت سے موقعوں پر ایسا ہوا کہ آپ شکم سیر ہو کر کھانا کھا کر
سو گئے نماز اور ذکر الٰہی سے رہ گئے۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا اس کے علاوہ
اور کچھ شیطان نے جواب دیا اور کچھ نہیں اسی وقت یحییٰ علیہ السلام نے قسم
کھائی کہ مدت العمر پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤں گا۔ شیطان نے یہ سنتے ہی سر
پیٹ کر کہا کہ اب میں کسی مسلمان کو کبھی نصیحت نہیں کروں گا۔

(بسیار خوری کے نقصانات) علمائے باطن نے بسیار خوری کے
نقصانات تحریر کئے ہیں (۱) دل سے خدا کا خوف نکل جاتا ہے (۲) دل میں
مخلوق پر رحمت نہیں رہتی کیونکہ وہ دوسروں کو بھی اپنی طرح شکم سیر سمجھنے
لگتا ہے (۳) شکم سیری سے نماز و عبادت گراں معلوم ہوتی ہے (۴) حکمت
کا کلام سن کر دل پر رقت طاری نہیں ہوتی (۵) ایسی حالت میں اگر وہ
کسی شخص کو نصیحت کرتا ہے تو لوگوں کے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا
(۶) بسیار خوری سے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

سامان زیب و زینت اگر شیطان کسی انسان کے دل میں مکان بنانے
اور گھر کے ساز و سامان کی محبت دیکھتا ہے
وہ انسان کے دل میں ان چیزوں کی محبت کے انڈے دے دیتا ہے
ان انڈوں سے جب بچے نکل آتے ہیں تو مکان کی تعمیر کرنے مکان کی آرائش
کی دھن میں لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اس حالت میں اسے موت آکر پکڑ لیتی

شیطان کا دل پر تسلّط اور اُس کا دفعیہ

وسوسہ اور الہام کا فرق

انسان سے نیک یا بد اعمال کی صدور کی نوعیت یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد اس کام کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ رغبت عزم اور نیت کو حرکت میں لاتی ہے۔ آخر میں نیت اعضاء کو حرکت میں لاکر اس فعل کا وقوع عمل میں لے آتی ہے۔ پھر جس طرح اعمال خیر و شر کی نوعیت مختلف ہیں اسی طرح انسان کے دل میں کسی کام کا خیال جو اولاً پیدا ہوتا ہے وہ بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ اگر وہ خیال کسی اچھے کام کا ہے تو اصطلاح شرع میں اس کا نام الہام ہے۔ اور اگر وہ خیال بُرے کام سے متعلق ہے تو اس کو وسوسہ کہا جاتا ہے

الہام یا وسوسہ کا باعث کیا ہے

انسان کے دل میں شروع شروع میں جو خطرات یا خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کے محرک قدرت نے جُدا جُدا پیدا کئے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

فی القلب لمتان لمة من الملک ایعاد بالخیر و تصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ سبحانہ ولیحمد اللہ ولمة من الشیطان ایعاد	دل میں ہر قسم کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں فرشتوں کی طرف سے بھی اور شیطان کی طرف سے بھی۔ فرشتے کے وسوسہ سے خیر کی ترغیب ہوتی ہے۔ اور

باللہ و تکن یب بالحق و نہی عن الخیر فمن وجد ذلک فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

شیطان کے وسوسہ سے برائی کی پس جب وقت شیطانی وسوسہ محسوس ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے۔

چونکہ دونوں قوتیں مساوی حیثیت سے قلب انسانی پر اثر انداز رہتی ہیں اس لئے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان قدرتی طور پر اسی کھینچا تانی میں بتلا ہے۔ حدیث شریف میں اسی کھینچا تانی کی طرف اشارہ ہے۔

قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمٰن

مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔

پھر پیدائشی طور پر چونکہ قلب انسانی میں آثار روحانی و شیطانی قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد مساوی طور پر ہے کسی ایک جانب کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے اتباع شہوات یا مخالفت کے اعتبار سے ہی کسی ایک جہت کو غالب یا مغلوب کہا جا سکتا ہے۔ پس اگر کوئی غضب و شہوت کے اقتضا سے کسی کام کا مرتکب ہوگا تو شیطان خواہش نفسانی کی راہ سے انسان پر غالب آجائے گا اس صورت میں قلب شیطان کا ملجا و مسکن بن جائے گا۔ اور اگر شہوات کو مغلوب کر کے فرشتوں کے اخلاق اختیار کرے گا تو اس صورت میں انسان کا دل فرشتوں کی منزل اور مستقر ہوگا۔ مگر چونکہ قلب میں صفات بشریہ شہوت غضب حرص طمع وغیرہ جو خواہش نفسانی کی فروعات میں سے ہیں موجود ہیں اس لئے ضروری اور لازمی طور پر قلب شیطانی وسوسہ کی گذرگاہ ضرور بنے گا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ما منکم من احد الا ولہ شیطان

حضورؐ نے فرمایا ہے ہر انسان کے ساتھ

قالوا وانت یارسول اللہ قال وانا الا ان اللہ اعانتی علیہ فلا یامرنی الا بخیر (او کما قال)

ایک شیطان ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا حضور کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ہاں لیکن وہ خدا کی مدد سے مقہور ہے۔ وہ ہمیشہ اچھی بات کی ترغیب دیتا ہے۔

شیطان اسی وقت دل میں وسوسہ ڈالتا ہے جب وہ ذکر الہٰی سے غافل ہو اگر قلب ذکر اللہ کی طرف راغب ہے تو شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ وہاں سے چل دیتا ہے۔ اس وقت فرشتہ مداخلت کرتا ہے۔ غرض شیاطین اور فرشتوں بالتٰہ لشکروں میں ہر وقت کشمکش رہتی ہے۔ قلب بہر صورت کسی نہ کسی ایک کا مطیع عمرو ہو جاتا ہے۔ یا تو فرشتے ہی اس کو مفتوح و مسخر کر لیتے ہیں یا شیاطین ہی اس کے رہی بن بیٹھتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں کا مالک شیطان بن جاتا ہے ایسے لوگوں کے دل ہر وقت وسوسوں سے پُر رہتے ہیں اس قسم کے لوگ ہمیشہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب تک شیطان کے زور کو نہ گھٹایا جائے قلب کی اصلاح دشوار ہے۔ البتہ جو لوگ شہوات کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے بلکہ اس کو مغلوب کر کے رکھتے ہیں ان لوگوں پر شیطان کا داؤ چلنا دشوار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایسے ہی بندوں کے متعلق ہے۔

ان عبادی لیس علیھم شیطان

جو میرے بندے ہیں اُن پر تیرا کوئی زور نہیں۔

وسوسہ دُور کرنے کا طریقہ

ظاہر ہے کہ دل میں شیطانی وسوسہ ہر وقت آتا ہے۔ جب اس وسوسہ کے سوا دل میں کوئی دوسری بات نہ ہو۔ کیونکہ جب ایک بات کا گذر دل میں ہوتا ہے تو اس

Marfat.com

سے پہلے کی بات دل سے نکل جایا کرتی ہے۔ اس لئے شیطانی وسوسہ دور کرنے کی ایک تدبیر یہ ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی بری بات کا گذر ہو تو وہ دل کو کسی دوسری بات کی طرف متوجہ کرے یہ ترکیب اگرچہ دفعیہ وسوسہ کے لئے سہل ہے مگر پھر بھی یہ اندیشہ ہے کہ اس دوسری بات کا بھی وہی انجام نہ ہو جو پہلی بات کا ہوا ہے۔ اس لئے یہ صورت دفعیہ وسوسہ کے لئے سو فی صدی کامیاب نہیں البتہ ذکر الہٰی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے ہوتے شیطان کی مجال نہیں کہ دل کے قلب میں قدم رکھ سکے۔ خدا تعالے نے بھی دفعیہ وسوسہ کی یہی تدبیر بتلائی ہے:

الذین اتقوا اذا مسّھم	خدا سے ڈرنے والے لوگوں کو اگر
طائف من الشیطان تذکروا	شیطان مس کرلیتا ہے۔ تو وہ خدا کا ذکر
فاذا ھم مبصرون	کرتے ہی صاحب بصیرت بن جاتے ہیں

حضرت مجاہد نے من شر الوسواس الخناس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان انسان کے دل پر چاروں طرف سے چھایا رہتا ہے۔ جب قلب ذکر الہٰی کرتا ہے تو سکڑ کر دبک جاتا ہے۔

ذکر اللہ اور وسوسہ میں دن یا رات یا روشنی اور اندھیرے کا سا تضاد ہے ذکر الہٰی کے سامنے شیطان ٹک نہیں سکتا۔ حضرت انسؓ نے روایت کی ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان الشیطان واضع خرطومہ	شیطان اپنی سونڈ انسان کے دل پر رکھے
علی قلب بنی آدم فان ھو ذکر	ہوتے ہے۔ پس اگر وہ خدا کا ذکر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اخنس وان نسی اللہ	تو ہٹ جاتا ہے اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے

Marfat.com

تعالیٰ اتقمہ علیہ — تودل کو نگل لیتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان نماز اور قرأت قرآن میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ مجھ میں اور میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے تو حضورؐ نے فرمایا۔

ذلک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ نتعوذ باللہ منہ۔

(اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں۔ جب وہ تجھ کو معلوم ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے) حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضور کی فرمودہ ہدایات پر عمل کیا وہ بات جاتی رہی۔

اسی طرح دوسری حدیث میں وارد ہے۔

ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاستعیذ و باللہ منہ

(وضو میں بہکانے والا بھی ایک شیطان ہے۔ اس کا نام ولہان ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی پناہ چاہو)

حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے۔

ان المومن ینضی شیطانہٗ کما ینضی احدکم بعیرہ فی سفرہ (رواہ احمد)	ایمان دار اپنے شیطان کو ایسا لاغر کر دیتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے اونٹ کو دبلا کر دیتا ہے۔

قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے پاس اونٹ کی طرح توانا آیا تھا۔ اب دُبلا ہوتے ہوتے چڑیا جیسا ہو گیا ہوں۔ میں نے

پوچھا کس طرح۔ جواب دیا کہ تم ذکر اللہ سے مجھے ہردم گھلاتے رہتے ہو۔

خطرات قلب انسان کے قلب پر جو خطرات گذر چکے ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) ایک وہ جو انسان کو نیکی پر آمادہ کریں۔ ایسے خطرات یقیناً الہام من جانب الٰہی ہوتے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ جو انسان کو بُرائی پر اُکسائیں۔ ایسے خطرات یقیناً وساوس شیطانی ہوتے ہیں۔

(۳) تیسری قسم کے وہ خطرات ہیں جن کے متعلق یہ معلوم نہ ہوسکے کہ وہ فرشتے کی طرف سے ہیں یا جنات کے۔ ایسے خطرات میں انسان کو بڑا دھوکہ ہوتا ہے ان خطرات میں نیک و بد کی تمیز دشوار ہے اس لئے کہ نیک بندوں کو تو صاف طور شیطان ورغلا نہیں سکتا۔ البتہ شر کو خیر کی صورت میں لاکر ان کے سامنے کردیتا ہے اور یہ شیطان کا ایک بڑا فریب ہے۔ جس سے اکثر لوگ ہلاک ہوجاتے ہیں مثلاً شیطان کسی عالم کو عوام کی غفلت وجہالت کا حال سناکر وعظ گوئی پر آمادہ کرتا ہے پھر اس کے دل میں ڈالتا ہے کہ اگر عمدہ کپڑے پہن کر اور خاص لب ولہجہ بناکر تقریر کرو گے تو عوام تمھاری تقریر سے متاثر نہ ہوں گے۔ چنانچہ عالم انھیں باتوں میں پھنس کر جاتا ہے ان باتوں میں مبتلا ہونے کے بعد اس کو اپنی تعظیم کا شوق خدام اور معتقدین کی کثرت اور اپنے علم ومرتبہ پر غرور اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض پیدا ہوجاتا ہے عالم صاحب کی تمام کری کرائی محنت ریا ونمود تکبر کی نذر ہوجاتی ہے۔ غرض علماء، عباد، زہاد کو فریب میں مبتلا کرنے کے شیطان کے ڈھنگ اور ہی ہیں

Marfat.com

شیطان کا وسوسہ کس قدر خطرناک ہوتا ہے

حدیث شریف میں بنی اسرائیل کے ایک راہب کا قصہ مذکور ہے کہ شیطان نے بنی اسرائیل کی ایک لڑکی کا گلا دبایا۔ اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس لڑکی کی بیماری کا علاج فلاں راہب کرسکتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ لڑکی کو راہب کے پاس لے گئے۔ اس نے اول تو انکار کیا مگر پیہم اصرار سے مجبور ہو کر اپنے پاس رکھنے پر راضی ہوگیا۔ شیطان نے راہب کے دل میں اس لڑکی سے مباشرت کا وسوسہ ڈالا۔ راہب بڑے عرصہ سے مجرد تھا۔ وہ فوراً یہ فعل کر بیٹھا۔ لڑکی کو حمل رہ گیا۔ اب شیطان نے اس راہب کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ لوگ لڑکی کو لینے آئیں گے۔ بڑی فضیحت ہوگی۔ اس لئے اس لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کردے۔ اگر کوئی پوچھنے آئے تو کہدینا کہ مر گئی۔ راہب نے ایسا ہی کیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر شیطان نے لڑکی کے والدین کو بتلایا کہ فلاں راہب نے اس اس طرح تمہاری لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کردیا ہے۔ وہ لوگ راہب سے پوچھنے لگے مگر وہ اطمینان بخش جواب نہ دے سکا۔ لڑکی کے ورثا نے اس راہب کو قصاص میں قتل کرنے کے لئے پکڑ لیا۔ اب شیطان نے اس راہب سے کہا کہ یہ سارے کام میرے کرائے ہوئے ہیں اب بھی اگر تو میرا کہنا مان لے تو میں تجھے موت سے بچا سکتا ہوں۔ راہب نے کہا مجھے اس مصیبت سے جس طرح ہو سکے بچا لے میں تیرے کہنے پر عمل کرونگا۔ شیطان نے کہا تو مجھے دو سجدے کرلے تو تیری جان بچ جائے گی۔ راہب نے سجدے کرلئے۔ شیطان نے کہا جا اپنا کام کر میں تیرے فکر میں دو سو برس

Marfat.com

سے لگا ہوا تھا۔ آج مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔

(رواہ ابن ابی الدنیا)

شیطان کے دفعیہ کی تدبیر کیا ہے؟

شیطان کے شر سے دل کو بچانے کی ترکیب یہی ہے کہ دل میں شیطان کے داخلہ کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اور دل کو تمام مذموم صفات سے صاف کر لیا جائے۔ اس مختصر میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان کا تذکرہ پیش کیا جائے۔ تفصیلات کے لئے حق تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے تو احیاء العلوم کی تیسری جلد مطالعہ فرمائیں۔ بہرحال اس موقعہ پر اتنا جاننا ضروری ہے کہ جب دل ان تمام مذموم صفات سے پاک صاف ہو جائے گا۔ تو پھر شیطان دل میں جم کر نہیں بیٹھ سکے گا۔ چونکہ اللہ کا ذکر شیطان کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اس لئے شیطان ہیرا پھیری کرتا ہی نظر آئے گا۔ اخلاق ذمیمہ کے دفعیہ کے بغیر اللہ کے ذکر سے شیطان دفع تو ضرور ہو جاتا ہے مگر اللہ کا ذکر دل میں اسی وقت جاگزیں ہو جاتا ہے جب تقویٰ اور صفائی قلب سے آئینہ قلب کو صاف کر لیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ذکر الٰہی بھی از قبیل خطرات ہوتا ہے۔ چونکہ اس کو دل پر پورا قابو نہیں ہوتا۔ اسی لئے وہ شیطان کو بھی دفع نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف الایتہ میں ذکر الٰہی کو دافع شیطان صرف اہل تقوے کے لئے فرمایا ہے جس دل میں غذائے شیطانی (صفات ذمیمہ) موجود نہ ہو گی وہاں شیطان ذکر الٰہی سے ہٹ

Marfat.com

جائے گا اور اگر دل پر شہوت کا غلبہ ہوگا تو ذکر الٰہی دل کے چاروں طرف پھیل کر رہ جائے گا قعر قلب پر اثر انداز ہو کر دفعیہ شیطان کے لئے مؤثر ثابت نہ ہوگا۔

بہر حال جہاں شیطان کا دفعیہ ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سے ہو جاتا ہے وہاں اور بھی دعائیں اس بارے میں منقول ہیں۔ حضرت محمد بن واسع ہر روز بعد نماز فجر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انک سلطت علینا بصیرا بعیرینا یرانا ھو وقبیلہ من حیث لا نراھم اللھم فآیسہ منا کما آیستہ من رحمتک وقنطہ منا کما قنطتہ من عفوک وباعد بیننا وبینہ کما باعدت بینہ وبین رحمتک انک علی کل شیئ قدیر ۲۶

محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ ایک روز شیطان مجھے مسجد کے راستہ میں ملا اُس نے کہا۔ تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں ۔ میں نے کہا۔ تو کون ہے تو اس نے جواب دیا میں ابلیس ہوں ۔ میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم اس دُعا کو کسی اور کو نہ بتانا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی تم سے مزاحم نہ ہوں گا ۔ میں نے کہا میں کسی شخص کو اس دعا کے پڑھنے سے منع نہ کروں گا ۔ جو تجھ سے ہو سکے کر لے۔

(امام مالک)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شیطان حضور سرور عالم کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی مشعل لے کر کھڑا ہوا کرتا تھا! وہ قرأت واستغفار سے نہ جاتا تھا۔ آپ کی خدمت میں جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا آپ یہ

دعا پڑھیے۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج بینھا ومن فتن اللیل والنھار ومن طوارق اللیل والنھار الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن

حضورؐ نے اس دعا کو پڑھا اس مردود کی شمع گل ہو گئی۔ اور اوندھے منہ گر پڑا۔

Marfat.com

ابلیسِ لعین کے شیطانی کارنامے

شیطان کے مورچے

حضرت شیخ امام تقی الدین حنبلی فرماتے ہیں۔

اعلم ان الشیطان یقف للمومنین فی سبع عقبات عقبة الکفر فان سلم منہ وقف لہ فی عقبة البدعة ثم فی عقبة فعل الصغائر فان سلم منہ وقف فی عقبة فعل المباحات فیشغلہ بہا من الطاعات فان غلبہ شغلہ بالاعمال المفضولة من الاعمال الفاضلة فان سلم من ذلك وقف لہ فی العقبة السابعة ولا یسلم منہا المومن اذ لو سلم منہا لسلم

شیطان مومنوں کو گمراہ کرنے کے لئے ۷ مورچوں پر بیٹھتا ہے۔ پہلا مورچہ کفر کا ہے۔ پس اگر مومن کفر سے محفوظ رہا تو وہ بدعت کے مورچہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے پھر کبائر کے مورچہ پر بیٹھتا ہے۔ پھر صغائر کے مورچہ پر آتا ہے۔ پس اگر مومن پر ان مورچوں سے شیطان ناکام رہتا ہے تو وہ مباحات کا مورچہ سنبھال لیتا ہے اور مومن کو اطاعت الٰہی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اگر اس مورچہ پر بھی ناکامی رہتی ہے تو مومن کو غیر

Marfat.com

منها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهی تسلیط الاعداء والفجرة بانواع الاذی (الاستعاذہ)

افضل اعمال کی ترغیب دیتا ہے اس مورچہ پر اگر اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سب سے آخری مورچہ سنبھالتا ہے اور وہ ہے بدکار دشمنوں کو ایذا رسانی پر لگا دیتا ہے

شیطان عالم کی موت سے بہت خوش ہوتا ہے

من ابن عباس ان الشیاطین قالوا لابلیس یا سیدنا انا نفرح بموت العالم ما لا نفرح بموت العابد

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ شیاطین اپنے گورو گھنٹال ابلیس سے کہا کرتے ہیں کہ ہمیں جس قدر خوشی عالم کے مرنے کی ہوتی ہے اتنی خوشی عبادت گذار کے مرنے کی نہیں ہوتی

جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں شیطان انہی کے پیچھے لگا رہتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

من یعش عن ذکر اللہ نقیض لہ شیطانا فهو لہ قرین

جو شخص خدا کے ذکر سے اعتراض کرتا ہے ہم اس کے پیچھے شیطان لگا دیتے ہیں۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے

جو شخص صبح کو دیر تک سوتا رہتا ہے شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔

قال ذکر رجل عنه النبی صلی

حضورؐ کے سامنے ایک ایسے شخص کا

اللہ علیہ وسلم نام حتیٰ اصبح فقال ذالک رجل بال الشیطان فی اذنیہ (متفق علیہ)

ذکر آیا جو طلوع آفتاب کے وقت خواب سے بیدار ہوا تھا حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا تھا۔

شیطان بھی انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے

سنن ابوداؤد و نسائی میں ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یاکل فلم یسم اللہ حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعہا الی فیہ قال بسم اللہ اولہٗ و آخرہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال مازال الشیطان یاکل معہٗ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ

حضورؐ کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تھا۔ آخری لقمہ کھاتے وقت اس نے بسم اللہ اولہٗ و آخرہ کہا حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا کہ شیطان بھی برابر اس کے ساتھ کھا رہا تھا۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے قے کر دی

شیطان ساتھ ہی کھاتا ہے اور رات کو ساتھ ہی سوتا ہے

حضرت عبداللہ بن جابرؓ کی روایت میں ہے۔

من جابر قال سمعت رسول

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل بیتہ فذکر اللہ عنہ دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال شیطان ادرکتم البیت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء

کا نام لے کر گھر میں داخل ہوتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میرا شب باشی یا کھانے میں کوئی حصہ نہیں اور جو شخص گھر میں اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے مجھے رات کو رہنے کا ٹھکانا مل گیا اور جو شخص کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کو یہیں رہوں گا یہیں کھاؤں گا۔

وقال بن مسعود لقی شیطان المومن شیطان الکافر فاذا شیطان المومن مهزول واذا شیطان الکافر سمین فقال مالک قال مالی منہ شیٔ اذا دخل بیتہ ذکر اللہ واذا طعم ذکر اللہ واذا شرب ذکر اللہ قال الآخر لکن آکل معہ واشرب معہ

ایک روز مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان کی ملاقات ہوئی مومن کا شیطان دُبلا پتلا تھا اور کافر کا شیطان موٹا تازہ تو کافر کے شیطان نے پوچھا کیا بات ہے تو اتنا دُبلا پتلا کیوں ہے مومن کے شیطان نے جواب دیا کیا کروں وہ گھر میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہے کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھاتا ہے پانی بسم اللہ پڑھ کر

پیتا ہے۔ کافر کے شیطان نے کہا کہ میں اپنے انسان کے ساتھ خوب کھاتا پیتا ہوں۔

حضرت پیران پیر کو دھوکا دینے کی شیطان کی کوشش

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں مجھ پر گرمی کی وجہ سے پیاس کا غلبہ ہوا۔ آسمان پر ایک کالے رنگ کا بادل چھا گیا ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اتنے میں آواز آئی یا عبدالقادر انا ربک تو میں نے جواب دیا انت اللہ الذی لا الہ الا ھو اس کے بعد آواز آئی یا عبدالقادر انا ربک وقد احللت لک ما حرمت علیک تو میں نے جواب دیا کذبت بل انت شیطان یہ سنتے ہی وہ بادل چھٹ گیا میرے پیچھے سے آواز آئی اے عبداللہ آج تم اپنی خداداد سمجھ سے نجات پا گئے تم سے پہلے میں ۷۰ آدمیوں کو اس طرح گمراہ کر چکا ہوں۔

شیطان کی ایک چال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغ ذلک

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے پاس آکر پوچھتا ہے اس چیز کو کس نے پیدا کیا اس چیز کو کس نے پیدا کیا یہاں تک وہ یہ بھی پوچھ بیٹھتا ہے تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا اگر

Marfat.com

فلیستعذ ولینتہ
(بخاری و مسلم)

ایسا موقعہ ہو تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیئے۔

دوسری روایت میں ہے۔
فقولوا قل ھو اللہ احد الیٰ آخرہ ثم لیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم

دوسری روایت میں ہے کہ سورہ اخلاص پڑھ کر اور ۳ دفعہ بائیں طرف تھتکار کر آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیئے۔

کن کن مواقع میں شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے

(۱) قرآت قرآن کے وقت۔
(۲) جس وقت مسلسل وسوسے آرہے ہوں۔
(۳) غصہ کے وقت۔
(۴) پیشاب پاخانہ کے وقت۔

شیطان کا رونا

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرء ابن آدم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی نیقول یا ویلہ امر ابن ادم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار (مسلم)

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب بنی آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر خدا کو

Marfat.com

سجدہ کرتا ہے تو وہ اس کے پاس روتا ہوا جدا ہوجاتا ہے۔ ہائے۔ ہائے بنی آدم کو سجدہ کو حکم ملا اس نے سجدہ کرلیا جنتی ہو گیا۔ مجھے خدا نے سجدہ کا حکم دیا تھا میں نے انکار کردیا۔ دوزخی بن گیا۔

شیطان چار مرتبہ خوب گُوکیں مار کر رویا

بقی بن مخلد نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

شیطان چار موقعوں پر دہاڑیں مار مار کر رویا تھا۔

(۱) جس وقت اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔

(۲) جس وقت زمین پر اُتارا گیا۔

(۳) جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

(۴) جس وقت سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

طبرانی میں ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اس وقت شیطان اس قدر رویا کہ اس کی فوج جمع ہوگئی۔ شیطان نے اپنی فوج سے کہا اب تم نا اُمید ہو جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مرتد نہیں ہوسکتی ہاں ان کو دین کی باتوں میں فتنوں میں ڈالو۔ شعر گوئی اور نوحہ کو رواج دو۔

کتب مغازی و سیر میں ہے کہ بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت بھی ابلیس چیخ چیخ کر رویا تھا۔

حضور سرور عالم کو قتل کے مشورے میں شیطان کی شرکت

جس وقت ... کہ۔

دار الندوہ میں قریش کا اجتماع ہوا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدبیر سوچی جانے لگی۔ تو شیطان ایک بوڑھے کے روپ میں دار الندوہ میں آیا۔ اور اس نے لوگوں کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میں نجد کا رہنے والا بوڑھا ہوں۔ اسی شیخ نجدی نے قریش کو رائے دی تھی کہ تمام قبیلوں کا ایک ایک نوجوان منتخب کر کے حضور سرور عالم پر حملہ کیا جائے۔ اس صورت میں بنی ہاشم تمام عرب قبائل سے بدلہ نہ لے سکیں گے۔

اس کے بعد جب حضورؐ کفار قریش کی آنکھوں میں دھول جھونک کر گھر سے صحیح و سالم نکل گئے تو اس شیطان نے قریش کو خبر دی تھی کہ محمدؐ تو صاف بچ کر نکل گئے۔

غزوہ احد میں شیطان نے اعلان کیا تھا کہ محمدؐ قتل ہو گئے

جس وقت غزوہ احد میں خالد بن ولید نے عقب سے حملہ کیا صحابہ کی جماعت منتشر ہو گئی۔ ۵۔۷ صحابہ حضورؐ کے پاس رہ گئے۔ شیطان نے اعلان کیا (قُتِلَ محمدٌ) محمدؐ قتل ہو گئے۔

عرفہ کی شب ابلیس کا ماتم

عن العباس بن مرداس السلمی قال دعا رسول

حضورؐ نے عرفہ کی شب اپنی امت کی مغفرت کے لئے

Marfat.com

الله صلی الله علیه وسلم
لامته عشیة عرفة بالمغفرة
والرحمة فاکثر الدعاء فاجابه
ان قد فعلت الا ظلم بعضهم
بعضا فاما بینی وبینهم فقد
غفرتها فقال یارب انك قادر
علی ان تثیب هذا المظلوم
خیرا عن مظلمته وتغفر لهذا الظالم
فلم یجب تلك العشیة فلما
کانت غداة المزدلفة اعاد الدعا
فاجابه انی قد غفرت قال
ثم تبسم رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال له بعض
اصحابه یارسول الله انك تبسمت
فی ساعة لم تکن تتبسم فیها
فقال تبسمت من عدو الله ابلیس
انه لما علم ان الله سبحانه
قد استجاب لی اخذ یدعو
بالویل والثبور ویحثی التراب

دعا فرمائی۔ متعدد دعائیں تھیں سب
قبول ہو گئیں۔ حکم ہوا تمھاری دعائیں
سب قبول ہیں۔ مگر ظالم کو
مغفرت عطا نہیں کروں گا۔
حضورؐ نے یہ دعا بھی مانگی کہ میری
اُمت کے ظالم اور مظلوم دونوں
کی مغفرت فرمائی جائے۔ حق
تعالیٰ نے ظالم کی مغفرت سے
انکار فرما دیا۔

مزدلفہ کی شب کو حضورؐ سرور
عالمؐ نے پھر یہی دعا مانگی حق
تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا
فرمادیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسنے لگے۔ صحابہ نے عرض کیا
حضور اس وقت تو آپ ہنسا
نہیں کرتے تھے آج کیا بات ہے
حضورؐ نے جواب دیا کہ مجھے ابلیس
کو دیکھ کر ہنسی آگئی ہے جب وقت
میری دعا قبول ہو جانے کی خبر ہوئی

علی راسہ (ابوداؤد) تو وہ اپنے کو کوستے پیٹتے ہوئے اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔

شیطان ہمبستری میں بھی شریک ہوتا ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان قدر بینھما ولم یضرہ الشیطان ابدا (متفق علیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرو تو بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پڑھ لیا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کو بچہ پیدا کرنا منظور ہوگا تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

شیطان اذان کی آواز سُن کر بھاگ جاتا ہے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوٰۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع الاذان فاذا قضی الاذان اقبل فاذا ثوب بھا ادبر فاذا قضی اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا وکذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی (بخاری ومسلم)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتا ہے اس کے گوز نکلتے رہتے ہیں اذان کے بعد پھر واپس آجاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے اقامت کے بعد واپس آجاتا ہے اور نمازیوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی اور کیا پڑھا۔

وانما یدبر الشیطان من الاذان لئلا یسمعہ فیضطر الی ان یشھد لہ بذلک یوم القیامۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شھد لہ یوم القیامۃ

اذان کی آواز سن کر شیطان کے بھاگنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچنا چاہتا ہے کہ اذان کی آواز سن کر قیامت کے دن گواہی نہ دینی پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن انسان اور زمین کی ہر وہ چیز جو اذان کی آواز سنے گی گواہی دے گی۔

شیطان دل میں کیونکر وسوسے ڈالتا ہے

قال عمر بن عبد العزیز

سال رجل ربہ ان یریہ موضع الشیطان من قلب ابن آدم فاما کان فی الحرل رای نیما یری النائم جسد رجل یشبہ البلور یری داخلہ من خارجہ ورای الشیطان فی صورۃ ضفدع قاعد عند منکبہ الایسر بین منکبہ واذنہ لہ خرطوم طویل دقیق قد

دخلہ من منکبہ الا یسر والی قلبہ یوسوس الیہ فاذا ذکر اللہ خنس (رواہ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان)

کسی شخص نے اللہ سے دعا کی کہ میں شیطان کو دل میں وسوسہ ڈالتے دیکھنا چاہتا ہوں اپنی رحمت سے دکھلا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے نیم بیداری کی حالت میں ایک جسم شفاف بلور جیسا دکھایا۔ شیطان مینڈک کی شکل میں اس کے بائیں مونڈھے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی لمبی سونڈ دل میں داخل کر رکھی تھی اور اس کی یہ حالت تھی کہ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا شیطان بھاگ جاتا تھا۔

شیطان کا اللہ تعالےٰ سے عہد

قال تعالےٰ حکایت عن الشیطان قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لاٰتینھم من بین ایدیھم اشکھم فی الاخرتھم وانہ لا بعث ولا جنۃ ولا نار ومن خلفھم ارغبھم فی دنیاھم وازین بھم بما فیھا من الآیات وعن ایمانھم اشبہ لھم امر دینھم وعن شمائلھم اشھر لھم المعاصی۔

شیطان نے اللہ تعالےٰ سے کہا تھا کہ بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لئے میں ان کے صراط مستقیم پر بیٹھوں گا۔ پھر ان کے سامنے سے آؤں گا اور آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک پیدا کروں گا کہ دوزخ جنت قیامت حشر و نشر سب فرضی باتیں ہیں ان باتوں کی کوئی اصلیت نہیں، اور ان کے

Marfat.com

پیچھے سے آؤں گا ، ان کے دلوں میں دنیا کی محبت پیدا کردوں گا اور آیاتِ الٰہی کی تکذیب کراؤں گا ، اور ان کے داہنی طرف سے آؤں گا دینی امور سے متعلق ان کے دلوں میں شبہات پیدا کردوں گا ، اور ان کے بائیں طرف سے آؤں گا ، ان کے دلوں میں گناہوں کی شہوت پیدا کردوں گا ،

شیطان خون کی طرح جسم انسانی میں دوڑتا ہے

عن جابر قال قال صلی اللہ علیہ وسلم لا تلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم قلنا ومنک یا رسول اللہ قال ومنی ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم

عن ثابت بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مع احدی نسائہ فمر بہ رجل فدعاہ فجاءہ فقال یا فلان ھذہ زوجتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم

حضورؐ نے فرمایا ہے غیب کی باتوں پر کھود کرید نہ کیا کرو کیونکہ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے ۔ صحابہ نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان کا یہی معاملہ ہے ۔ فرمایا کیوں نہیں اللہ میری مدد کرتا ہے میں اس کے شر سے محفوظ رہتا ہوں ۔

قال الشیخ تقی الدین انما حرم اللہ اکل الدم لانہ یقوی

Marfat.com

مجاری الشیطان فانہ یجری من ابن ادم مجری الدم

ایک دفعہ حضورؐ سرورِ عالم ام المومنین حضرت صفیہ کے ہاں تشریف رکھتے تھے اتفاقاً ادھر سے ایک آدمی گذرا۔ حضورؐ نے اس شخص کو بلاکر فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہیں۔ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

فرشتے وسواس پر مطلع ہوجاتے ہیں

قال الشیخ تقی الدین والملائکۃ والشیاطین یعلمون ما توسوس بہ نفس العبد فالملائکۃ یعلمون ذلک لاحصاء کتابتہ ما یھم بہ من الحسنات والسیأت والشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم انہ یعلم ما یھم بہ نفسہ فیوسوس لہ بہ

قال الشیخ تقی الدین الملک یعلم ما یھم بہ العبد من حسنۃ وسیئۃ ولیس ذلک من علمھم بالغیب الذی اختص اللہ بہ وقد روی عن ابن عیینہ انھم یشمون رائحۃ طیبۃ فیعلمون انہ ھم بحسنۃ ویشمون رائحۃ خبیثۃ فیعلمون انہ ھم بسیئۃ

علامہ شیخ تقی الدین نے لکھا ہے کہ انسان کے دل میں جو وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس کا علم فرشتے اور شیطان کو برابر درجہ میں رہتا ہے فرشتے چونکہ نیکی بدی لکھتے رہتے ہیں اس لئے وسواس سے مطلع رہتے ہیں۔

شیطان کا کام تو وسوسہ ڈالنے کا ہی ہے۔

علامہ نے لکھا ہے کہ فرشتوں کو وسوسہ کا علم اس طور پر نہیں ہو تا کہ ان کو علم غیب حاصل ہوتا ہے بلکہ ابن عنیبہ کے قول کے مطابق فرشتوں کو نیک وسوسہ کی اطلاع عمدہ خوشبو اور بُرے وسوسہ کی اطلاع بدبو سے ہو جاتی ہے۔

ہر انسان پر ایک شیطان منجانب الٰہی مسلط ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد الا وقد وکل بہ قرینتہ من الملائکتہ وقرینتہ من الجن قیل وانت یارسول اللہ وانا الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر

(رواہ مسلم)

ہر انسان پر ایک فرشتہ اور ایک جن موکل ہے صحابہ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساتھ بھی جن رہتا ہے۔ فرمایا ہاں مگر وہ مقہور ہے۔ مجھے بُری بات کا القا نہیں کرتا ہمیشہ اچھی بات کی تلقین کرتا ہے۔

پیدائش کے بعد بچہ کو شیطان ہاتھ لگاتا ہے

عن ابی ھریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مولود الا الشیطان یمسہ حین تولد فیستھل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنھا ثم یقول

Marfat.com

ابو ھریرہ اقرء وان شئتم انی اعیذھا وذریتھا من الشیطان الرجیم (اخرجہ البخاری ومسلم)

جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ شیطان آکر اس کو چھوتا ہے بچہ رونے لگتا ہے ۔ ہاں حضرت مریم کو شیطان نے نہیں چھوا تھا ۔ قرآن میں مذکور ہے انی اعیذھا وذریتھا من الشیطان الرجیم

شیطان نماز میں خلل انداز ہوتا ہے

عن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ حال الشیطان بینی وبین صلاتی قال ذلک خنزب فاذا احسست بہ فتعوذ باللہ منہ واتفل عن یسارک (رواہ مسلم)

عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے ۔ حضورؐ نے فرمایا یہ شیطان خنزب ہے ۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیا کرو ۔

شیطان وضو کرتے وقت وسوسے ڈالتا ہے

عن ابی کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء (ترمذی)

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ وضو پر ایک شیطان مقرر ہے اس کا نام

ولہان ہے لہذا پانی کے وسوسوں سے بچو

شیطان اولیائے واصلین کو کس طرح گمراہ کرتا ہے

قال القرطبی سمعت شیخنا الاماما با محمد عبد المعطی تنغی الاسکندریہ یقول ان شیطانا یقال لہ البینماوی تیمثل للفقراء المواصلین فاذا استحکم منھم الجوع واضر با معھم یکشف لھم عن ضیاء ونور حتی یملاء علیھم البیوت فیظنون انھم قد وصلوا انہ من اللہ ولیس کما ظنوا

ابو محمد معطی کہتے ہیں بینماوی نام کا شیطان فقرائے واصلین کو گمراہ کیا کرتا ہے وہ اس طرح کہ جب بھوک کی وجہ سے ان کی آنتیں خشک ہونے لگتی ہیں تو وہ نور اور روشنی کی صورت میں گھر کا گوشہ گوشہ منور کر دیتا ہے۔ اس نور کو دیکھکر وہ دھوکہ سے نور الٰہی سمجھ بیٹھتا ہے حالانکہ درحقیقت وہ نور شیطانی ہوتا ہے۔

وسوسہ دل میں آتے ہی استعاذہ پڑھنا چاہئیے

عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمتہ یا بن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ

Marfat.com

فلیحمد اللہ ومن وجہ اخری فلیتعوذ من الشیطان الرجیم

بنی آدم کے دل پر شیطان کی طرف سے بھی القا ہوتا ہے۔ اور فرشتے کی طرف سے بھی، پس اگر وسوسہ حق کی تکذیب یا شر سے متعلق ہو تو آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر وسوسہ فرشتے کی طرف سے حق کی اطاعت نیکی کے متعلق ہو تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

شیطان کن لوگوں سے خوش ہوتا ہے

قال حمدون القصار اذا اجتمع ابلیس وجنودہ لم یفرحوا بشیٔ کفرحھم بثلاثۃ اشیاء رجل مومن قتل مومنا ورجل یموت علی الکفر وقلب فیہ خوف الفقر۔

حمدون القصار کہتے ہیں کہ جب تمام شیاطین ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو وہ آپس میں باتیں کر کر کے تین باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں

(۱) اس مسلمان سے جس نے کسی مسلمان کو قتل کر دیا ہو۔

(۲) جس شخص کا خاتمہ کفر پر ہوا ہو۔

(۳) اس دل سے جسے فقر و افلاس کا خوف لاحق ہو۔

ہر شخص کے مکان کے دروازے پر شیطان بیٹھا رہتا ہے

من ابی ھریرۃ قال رسول اللہ علیہ وسلم ما من

Marfat.com

خارج یخرج الا ببابہ رایتہ بید ملک ورایتہ بید شیطان فان خرج لما یحب اللہ اتبعہ الملک برایتہ فلم یزل تحت رایتہ الملک حتی یرجع الی بیتہ وان خرج لما یسخط اللہ اتبعہ الشیطان برایتہ فلم یزل تحت رایتہ الشیطان حتی یرجع الی بیتہ (رواہ احمد)

جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلتا ہے تو دروازہ پر ایک فرشتہ اور شیطان جھنڈا لئے کھڑا ہوتا ہے پس جو شخص کسی نیک یا جائز کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتہ اپنے جھنڈے کے سایہ میں اس کو لے لیتا ہے اور گھر کی واپسی تک ساتھ رہتا ہے اور اگر کسی حرام یا ناجائز کام ضرورت سے گھر سے نکلا ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔

شیطان رات کو لوگوں کے ناک کے نتھنوں میں سویا کرتا ہے

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا استیقظ احدکم من لنامہ فلیتوضا ولیستنثر ثلاث مرات فان الشیطان یبیت علی خیاسیمہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بخاری)

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو وضو کرتے ہوئے تین مرتبہ ناک سنکنی چاہیے۔ کیونکہ ناک کے نتھنوں پر شیطان

رات گذارتا ہے۔

جمائی شیطانی اثرات سے آیا کرتی ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع

حضورؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ جمائی شیطان کے اثر سے آتی ہے۔ جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو روکنے کی کوشش کرو۔

سوتے وقت شیطان سے بچنے کی ہدایت

من مسلم بن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغلقوا لباب واذکر السفاء واکفؤ الاناء واطفئو المصباح فان الشیطان لایفتح بابا مغلقا ولا یحل وکاء ولا یکشف آنیتہ لان الفویسقۃ تضرم علی الناس بیوتہم

سوتے وقت گھر کا دروازہ بند کر دیا کرو۔ پانی کے برتنوں کو ڈھک دیا کرو۔ چراغ گل کر دیا کرو۔ شیطان بند دروازے اور بند برتن کو نہیں کھولتا۔ چوہے بسا اوقات جلتے چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس سے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔

Marfat.com

سوکر اٹھکر ۳ دفعہ ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ستیقظ احدکم من منامہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتیٰ یغسلھا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ

سوکر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھوں کو تین مرتبہ نہ دھولو۔ پانی میں نہ ڈالا کرو۔ پتہ نہیں نیند میں ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہوگا۔

قیل ان من مبیت یدہ ملا بستہ للشیطان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بغسل الخیشوم بملاعبۃ شیطان فقولہ لا یدری این باتت یدہ یمکن ان یراد بذلک فتکون ھذہ العلۃ

شیطان پانی پر تخت نشین ہوتا ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناھم منہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ یجئی احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا ویجئی احدکم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین اھلہ فیدنیہ

(مسلم)

ابلیس پانی پر تخت نشین ہوکر اپنی فوج کو چاروں طرف منتشر کر دیتا ہے۔ جس وقت شیطان کو اس کے لشکری اپنے اپنے کارنامے سناتے ہیں تو وہ اس کارنامہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی

Marfat.com

کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی یا گھر والوں میں تفریق کرادی۔

شیطان راستوں میں بیٹھا رہتا ہے

عن ابی سبرۃ عن ابی الفزاکہ

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان

قعد لابن آدم باطرقہ تعد لہ بطریق الاسلام فقال لہ تسلم

تترک دینک ودین ابآءک نعصاہ فاسلم ثم تعد بطریق

الھجرۃ فقال اتھاجر وتذر ارضک وسماءک وانما مثل المھاجر

کالفرس فی الطول نعصاہ وھاجر ثم تعد لہ بطریق الجھاد

وھو جھاد النفس والمال فقال تقاتل فتقتل فتنکح المرأۃ ویقسم

المال۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ شیطان بنی آدم کے تمام راستہ بیٹھا ہوتا ہے

اسلام قبول کرنے والے سے کہتا ہے تو اسلام لائے گا اپنے باپ دادا کا

دین چھوڑے گا۔ لیکن اگر اس نے شیطان کی بات نہ مان کر اسلام قبول

کرلیا تو ہجرت کے راستہ پر بیٹھکر کہتا ہے کیا اپنے زمین آسمان کو چھوڑ

کر ہجرت کرنے کا ارادہ ہے یہاں بھی ناکامی ہوتی ہے تو جہاد کے موقعہ

پر ورغلاتا ہے۔ تجھے اپنے بیوی بچوں کا خیال نہیں اگر تو مرگیا تو

وہ یتیم اور لاوارث ہو جائیں گے۔ تیری بیوی دوسرا نکاح کرے

تیرا مال لوگ تقسیم کریں گے۔

Marfat.com

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحۃ یقطع علی الصلوٰۃ وان اللہ امکننی منہ فذعتہ (بخاری)

قولہ فذعتہ ای خنقتہ (حضورؐ نے فرمایا ہے کہ ایک عفریت جن نے میرے اوپر تھوک کر نماز منقطع کرنا چاہا لیکن خدا کی امداد سے میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا)

بازار میں شیاطین کا ہجوم رہتا ہے

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل السوق قال اللھم انی اعوذ بک من شر ھذہ السوق وشر ما فیھا واعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ ویمینا فاجرۃ

حضورؐ سرور عالمؐ نے فرمایا ہے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اللھم اعوذ بک من شر ھذہ السوق وشر ما فیھا واعوذ بک ان اصیب فیھا ضعفۃ خاسرۃ ویمینا فاجرۃ

حضرت عمرؓ سے شیطان کی خوف زدگی

عن سعد بن وقاص قال استاذن عمر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش یکلمنہ یسألنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن علی صوتہ فلما استاذن عمرؓ قمن یبتدرن بالحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عمر ورسول اللہ یضحک فقال عمر اضحک اللہ

سنک یارسول اللہ بابی وامی نت ما اضحکک قال عجبت
من ھولاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب
قال عمر فانت یا رسول احق ان یھبن ثم قال عمر ای عدوات
انفسکم تھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلن
نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ
یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطان سالکا
فجا الا سلک فجا غیر فجک (بخاری ومسلم)

ایک روز حضرت عمرؓ نے بارگاہ نبوت میں حاضری کے لئے اجازت طلب کی۔ حضورؐ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی زور زور سے باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کی آواز سنتے ہی انھوں نے پردہ کے لئے دوپٹے سنبھالے۔ حضورؐ نے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت عمر داخل ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر نے پوچھا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کس بات پر ہنس رہے تھے۔ فرمایا مجھے ان عورتوں پر ہنسی آ گئی۔ تمھاری آواز سنتے ہی انھیں پردہ کی پڑی حضرت عمر نے فرمایا یارسول اللہ ان عورتوں کو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہا اے اپنے نفس کی دشمن عورتوں مجھ سے تو تمھیں اس قدر خوف معلوم ہوا۔ حضورؐ کا خوف تمھارے دل میں نہیں۔ عورتوں نے جواب دیا آپ سے ڈرنا ہمارا حق بجانب ہے۔ آپ بہت سخت آدمی ہیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اے خطاب کے بیٹے

تم جس راستہ پر چلتے ہو شیطان تمہارے ڈر سے اس راستہ پر
نہیں چلتا۔

من بریدہ ان امة سوداء اتت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقد رجع من بعض مغازیہ فقالت انی کنت نذرت ان ردک
اللہ صالحا ان اضرب علیک بالدف قال ان کنت فعلتی فافعلی
وان کنت لم تفعلی نذر فلا تفعل فضربت فدخل ابوبکر وھی تضرب
ودخل غیرہ وھی تضرب ثم دخل عمر فجعلت دفھا خلفھا وھی
مقنعة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان
لیفرق منک یا عمر انا جالس ھھنا ودخل ھولاء فلما دخلت
فعلت ما فعلت (ترمذی)

ام المومنین حضرت سودہؓ کی والدہ حضور سرور عالم کے پاس آئیں۔
حضور سرور عالم غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے انھوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ میں نے اللہ کی نذر مانی تھی۔ کہ حضور خیر و عافیت سے جہاد
سے واپس آجائیں تو اس خوشی کا اظہار دف بجا کر کروں حضور نے فرمایا تمہیں
اختیار ہے۔ ام سودہ دف بجانے لگیں اتنے میں حضرت صدیق تشریف
لائے دف بجاتی رہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر تشریف لائے تو وہ اپنے
دف کو اپنی پشت کے پیچھے چھپا کر بیٹھ گئیں۔ حضور سرور عالم نے فرمایا
اے عمر تم سے تو شیطان بھی ڈر کے مارے بھاگ جاتا ہے۔ اے عمر
میں یہیں بیٹھا ہوا تھا یہ میرے پاس تھے اور انھوں نے جو کچھ کیا تمہارے سامنے

Marfat.com

عن ابی سعید قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی و هو خلفه فقراء فالتبست علیه القراءة فلما فرغ من صلاته قال لو رأیتمونی وابلیس فاهویت بیدی فما زلت اخنقه حتی وجدت برد لعابه بین اصبعی هاتین الابهام والتی تلیها ولولا دعوة اخی سلیمان لاصبح مربوطا فی ساریة من سواری المسجد یتلاعب به صبیان المدینة

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ قرأت قرآن میں التباس معلوم ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر حضورؐ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] نے فرمایا کہ شیطان نے نماز میں خلل اندازی کی میں نے پکڑ کر اس کا گلا گھونٹا، اس کے منہ کے لعاب سے میری دونوں انگلیاں اب تک سردی محسوس کر رہی ہیں اگر مجھے حضرت سلیمانؑ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کو مسجد کے ستون سے باندھ دیتا۔ صبح کو مدینہ کے بچے اس کا خوب تماشا بناتے۔

ربیع بنت مسعود بن عفراء

کہتی ہیں میں ایک روز اندر کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اچانک چھت شق ہو گئی اس میں سے کالے رنگ کا اژدہا برآمد ہو کر میرے سامنے آ گیا اس کے پیچھے پیچھے ایک تختی بھی آئی جس پر لکھا ہوا تھا عن رب عکب الی عکب اما بعد فلا سبیل لک علی المرأة الصالحة بنت الصالحین اس کے بعد وہ فوراً ہی خدا جانے کہاں غائب ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت عمار بن یاسر کی جن سے کشتی

عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں نے حضور کے ساتھ جنات اور انسان کے ساتھ لڑائی کی ہے لوگوں نے کہا وہ کیسے تو انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضور کے ساتھ تھا۔ ایک منزل پر اُتر کر میں ڈول رسی لے کر پانی بھرنے گیا حضور نے فرمایا کہ کنویں پر تمھیں پانی بھرنے سے روکنے کوئی شخص آئے گا۔ چنانچہ جب میں کنویں پر پہنچا تو ایک شخص بالکل سیاہ فام میرے سامنے آیا۔ اور پانی بھرنے سے روکتے ہوئے مجھے پکڑ لیا۔ میں نے بھی اسے پکڑ لیا اور اسے زمین پر دے مارا۔ اور ایک پتھر سے اس کا سر کچل دیا اور پانی بھر کرلے آیا۔ حضور نے مجھ سے دریافت کیا۔ تمھیں کسی نے پانی بھرنے سے تو نہیں روکا تھا۔ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ حضور نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

شیطان لوگوں کا کھانا چرا کر کھا جاتا ہے

ومن شره ايضا انه لص سارق لاموال الناس فكل طعام او شراب لم يذكر اسم الله عليه فيه خط بالسرقة والخطف وكذلك يبيت في بيوتهم بغير اذنهم ويدخل سارقا ويخرج مغيرا ويدخل على عوراتهم فيامر العبد بالمعصية ثم يلقي في قلوب الناس يقظة ومناما انه كذا وكذا ومن هذا الفعل العبد الذنب لا يطلع عليه احد فيصبح والناس يتحدثون به وما ذلك الا ان الشيطان

Marfat.com

زینہ لہ والقاہ فی قلبہ ثم وسوس الی الناس بما فعل فالقاہ فی الذنب ثم فضحہ فالرب یستر ہ والشیطان یفضح

(ص ۱۲۷ الاستعاذہ من الشیطان الرجیم)

شیطان کی بہت سی شرارتوں میں سے ایک شرارت یہ ہے کہ شیطان پکا چور ہے لوگوں کا مال کھانے پینے کی وہ چیزیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا چرا کر کھا جاتا ہے۔ بغیر اجازت کے گھروں میں سوتا ہے۔ لوگوں کے ستر دیکھتا ہے لوگوں کو معصیت پر اکساتا ہے اور جب وہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو دوسرے لوگوں پر عیب کشائی کر کے اُس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں

عن ابی سعید الخدری

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رای احدکم رویا یحبھا فانھا من اللہ تعالےٰ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث ونی رادایۃ فلا یحدث لھا الا ان یحب واذا رای غیر ذلک مما یکرہ فانما ھی من الشیطان فلیستعذ باللہ من شرھا ولا یذکرھا لاحد فانھا لا تضرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بخاری)

حضورؐ نے فرمایا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اس کا تذکرہ بھی کرو ایک روایت میں ہے کہ اس کا ذکر اپنے خیر خواہ کے سامنے کرنا چاہیئے اور اگر مکروہ

خواب نظر آئے تو وہ خواب شیطانی ہے۔ شیطان کے شر سے خدا سے پناہ مانگو اور کسی کے سامنے اس خواب کا تذکرہ نہ کرو۔

ابلیس ایک زنانہ کے رُوپ میں

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو شیطان خواب میں نظر آیا۔ حضرت ممدوح نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو شیطان نے کہا آپ کیوں مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میرا کیا قصور ہے اگر قلم قدرت کسی شخص کے لئے شر کے بارے میں چل گیا ہے تو میں بدل نہیں سکتا۔ اور اگر خیر کے متعلق چل گیا ہے تو میں اس کو بدل نہیں سکتا۔

حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ اس وقت شیطان ایک زنانہ کی صورت بنائے ہوئے تھا۔ گفتار میں رفتار میں زنانہ بن کھا

شیطان حضور سرور عالم کا شبیہ نہیں بن سکتا

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی

(بخاری ومسلم)

فان قلت اما المشکل کیف یکون الواحد فی مکانین فی زمان واحد

اجاب الصوفیہ بانہ علیہ السلام کالشمس یری فی

حضور نے فرمایا ہے جو شخص خواب میں دیکھتا ہے وہ فی الواقع میری زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں متشکل نہیں ہو سکتا۔

شیطان انبیاء، کتب سماوی۔ فرشتے اور بادل کی صورت میں خواب میں نظر نہیں آتا

ونص الکرمانی فی کتابہ تاویل الرویا ان الرسل والکتب المنزلۃ والملائکۃ والسحب کذلک معصومۃ عن تمثیل الشیطان لمثالھا

علامہ کرمانی نے کتاب الرویا میں لکھا ہے کہ شیطان انبیاء علیہم السلام کتب آسمانی فرشتوں یا بادل کی شکل میں نہیں ہو سکتا۔

شیطان مرتے وقت بھی لوگوں کو ورغلاتا ہے

شیطان مرتے

وقت بھی انسان کو ورغلاتا ہے (ملاحظہ ہو آسمانی سفرنامہ) ۱۲

شیطان جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گذرتا ہے

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

اذا صلی احد کم الی شی یستتو من الناس نارا واحد ان یجتاز بین یدیہ فلید فع فی نحرہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان (بخاری)

حضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی دیوار یا اور کسی قسم کی چیز کی آڑ رکھکر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص نمازی اور اس حائل کے درمیان سے گذرنا چاہے تو اس کی گردن پکڑ کر ہٹا دینا چاہیئے اس پر بھی اگر نہ ہٹے تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

شیطان تین دن تک گھر میں نہیں آتا

حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیئً سنا ما وان سنا م القرآن سورۃ البقرۃ من قرا ھا فی بیتہ لیلا لم یدخل الشیطان بیتہ ثلاثہ لیال (رواہ ابن)

حضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے۔ قرآن شریف کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ جو شخص سورہ بقرہ کو رات کو پڑھے گا۔ اس گھر میں شیطان تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔

ڈراونے خواب سے بچنے کی دُعا

عن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا فزع احدکم
فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ
وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان
یحضرون فانہا لن تضرہ (رواہ ابوداؤد)

حضورؐ نے فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی شخص سوتے ہوئے چونک پڑے ڈر جائے تو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون پڑھنا چاہیے اس سے خواب سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے گھر سے باہر نکلتے وقت کی دُعا

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حسبک ھدیت وکفیت وتنحی عنہ الشیطان (ترمذی)

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے گا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

Marfat.com

مسجد میں داخل ہوتے وقت شیطان سے بچنے کی دعا

عن حیوۃ بن شریح قال لقیت شریح بن مسلم فعلت لہٗ بلغنی انک حدثتنا۔

عن عبد اللہ عمر بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم (رواہ ابوداؤد)

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم

شیطان انسان کے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیئی من شانہ حتی یحضرہٗ عند طعامہ فاذا سقطت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ثم لیا کلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ (رواہ مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تمھارے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے کھانے میں بھی شرکت کرتا ہے۔ اگر کھانا کھاتے ہوئے لقمہ گر پڑے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے شیطان کے لئے نہ چھوڑنا

ان رسو...
...کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا چاہیے یہ معلوم نہیں
کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے کی ممانعت

عن ابی عیاض عن صحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یجلس الرجل بین الفئ والظل وقال مجلس الشیطان (رواہ احمد)

حضورؐ نے کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ طریقہ شیطان کے بیٹھنے کا ہے۔

تنہا یا دو آدمیوں کا سفر کرنا منع ہے

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا قدم من سفر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صحبت قال ما صحبت احدا فقال رسول اللہ الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلثۃ رکب

ایک شخص سفر سے واپس آیا۔ حضورؐ نے پوچھا تمہارا رفیق سفر کون تھا اس نے جواب دیا کوئی بھی نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اکیلا مسافر بھی شیطان ہے دو مسافر بھی شیطان ہیں تین مسافر البتہ جماعت ہیں۔

گھنٹی اور گھونگرو کے ساتھ شیطان رہتا ہے

عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب

وفی رجلیھا اجراس فقطعھا عمر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع کل جرس شیطان۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت زبیرؓ کی ایک باندی حضرت زبیرؓ کی ایک لڑکی کو جس کے پیروں میں گھونگرو بندھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں لے کر گئی حضرت فاروقؓ نے لڑکی کے پیر میں سے گھونگرو نکال کر پھینک دیئے اور کہا حضور سرور عالمؐ نے فرمایا کہ ہر گھونگرو کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔

Marfat.com

شیطان کے مکروفریب کے جال

قرآن پاک میں حق تعالےٰ نے ابلیس کا قول نقل کیا ہے۔

فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لاٰتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمائلہم ولا تجد اکثرہم شاکرین۔

(تو جیسا تو نے مجھے بدراہ کیا ہے۔ میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر۔ پھر ان پر آؤں گا۔ آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اور نہ پاوے گا تو ان میں اکثر شکر گذار)

ان الشیطان قعد لابن آدم باطرقہ فقعد لہ بطریق الاسلام فقال اتسلم وتذر دینک ودین آبائک فعصاہ فاسلم ثم قعد لہ بطریق الھجرۃ فقال اتھاجر وتذر ارضک وسمائک فعصاہ فھاجر ثم قعد لہ بطریق الجہاد وھو جہاد النفس والمال فقال تقاتل فتقتل فتنکح المرأۃ وتقسم المال

(رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

Marfat.com

شیطان ... راہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اوّل اسلام کی ر
... رہا ہے کہ ... مسلمان ہوتا ہے اپنے باپ دادا کے دین کو چھ
... آدمی نے اس کا کہا نہ مانا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر اس کی ہجرت کی ر
... میں بیٹھ گیا اور مہاجر سے کہا تو ہجرت کر کے اپنی زمین و آسمان اور وطن
چھوڑتا ہے آدمی نے اس کا کہا نہ مانا پھر اس کے لئے جان و مال کی ...
کی راہ میں بیٹھ کر کہا کہ تو لڑے گا مارا جائے گا۔ تیری منکوحہ اور کسی
بیاہی جائے گی۔ تیرا مال لٹ جائے گا۔

اور منصور مجاہد سے راوی ہے۔

مامن رفقۃ یخرج الی مکۃ الا جھز معھم ابلیس مثـ
عل قھم (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

جو قافلہ مکہ معظمہ کو جانے کو نکلتا ہے شیطان بھی ان کے شمار کی
اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شیطان نیکی کی
راہ پر بیٹھ کر سالک کی رہزنی کرتا ہے۔

اس آیت میں من بین ایدیھم کی تفسیر میں مجاہدؒ فرماتے ہیں
کہ اس سے غرض یہ ہے کہ میں ایسی طرف سے آؤں کا جہاں سے لوگ
اسے دیکھ سکیں۔

اور من خلفھم سے حضرت ابن عباس کی تفسیر کے مطابق
شیطان کی ... [illegible]

Marfat.com

پیش کر کے ان کو رغبت دلاؤں گا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک ڈالوں گا اور ان کو آخرت سے دور کروں گا۔

اور عن ایمانھم کی تفسیر میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ ان پران کا دین مشتبہ کر دوں گا۔ اور ابو صالح کے قول کے مطابق حق بات میں ان کو شک میں ڈالوں گا۔

اور عن شمائلھم کے معنی یہ ہیں کہ باطل کی ترغیب دے کر ان میں باطل کو رائج کردوں گا۔

زمخشری کہتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں سب طرف سے آکر تم کو فریب دوں گا۔

(۱) ومن کیدہ للانسان انہ یقف الموارد والتی تخیل الیہ ان فیھا منفعۃ ثم یجد بہ المصادر التی فیھا عطبہ ویتخی عنہ فیسلمہ ویقف بیشمت بہ ویضحک منہ فیادہ بالسرقۃ والزنا وتقتل فیول علیہ ویفضحہ (تھذیب الایمان)

شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ وہ انسان کو ایسی جگہ لا کر کھڑا کر دیتا ہے جن میں اسے سمجھا دیتا ہے کہ تیرا نفع انہی میں ہے پھر انجام کار ایسے ٹھکانوں پر پہنچا دیتا ہے جہاں اس کی تباہی ہو۔ اور آپ اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور اس کو پھنسا کر کھڑا ان کے رنج سے خوش ہوتا ہے اور ان سے تمسخر کرتا

Marfat.com

ہے۔ مثلاً ان کو چوری، زنا قتل کا حکم دیتا ہے پھر ان کو رسوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

واذ زین لھم الشیطان اعمالھم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما ترأت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال انی بری منکم انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب۔

اور جس وقت سنوار دئے لگا شیطان ان کی نظر میں ان کے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا۔ تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمہارا پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور بولا میں تمہارے ساتھ نہیں۔ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جب مشرکین مکہ جنگ بدر کے لئے جمع ہوئے تو شیطان نے سراقہ بن مالک کی صورت میں آکر ان لوگوں سے کہا کہ بنی کنانہ تمہارے زن و فرزند سے کوئی تعارض نہ کریں گے۔ میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ لیکن جب شیطان نے فرشتوں کا لشکر دیکھا تو وہ ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ شکست کے بعد جب مشرکین مکہ نے سراقہ سے بازپرس کی تو اُس نے لاعلمی ظاہر کی تب معلوم ہوا کہ سارا فریب شیطان کا تھا۔

تفسیر کی کتابوں میں شیطان کے کرتوتوں کی بہت مثالیں مذکور ہیں

(۲) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان پر اس قسم کا جادو کر دیتا ہے کہ

Marfat.com

اس کو سب سے بڑی مضر چیز نافع ترین نظر آنے لگتی ہے۔ شیطان امر باطل کو اس طرح چکنا چپڑا کر کے خوبصورت شکل میں پیش کرتا ہے کہ حق بات خلاف واقعہ نظر آنے لگتی ہے۔ عقلوں کو اس درجہ مسخ کر دیتا ہے کہ حق بات سجھائی نہیں دیتی

اسی ابلیس نے آدم و حوا کو جنت سے نکلوایا اور قابیل کے ہاتھوں ہابیل کو قتل کرایا۔ حضرت نوح کی قوم کو غرق کرایا۔ قوم عاد کو تیز آندھی سے تباہ کرایا۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم چیخ سے ہلاک ہوئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو زمین میں دھنسایا اور ان پر سنگ باری کرائی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرایا یہی شیطان ملعون ان سب کا ساتھی تھا اور غزوہ بدر میں مشرکین کا یار تھا۔

(۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان کے خون میں داخل ہو کر نفس کے ساتھ مل جاتا ہے اور جس چیز کی رغبت اور محبت نفس میں پاتا ہے۔ اس کو معلوم کر کے اسی راہ سے دخل انداز ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آدم و حوا علیہم السلام کی یہ خواہش تو نہ تھی کہ جنت میں فرشتہ بن کر رہیں۔ لیکن یہ خواہش ضرور تھی کہ ان کو بادشاہی عطا ہو جائے۔ شیطان ان دونوں کے پاس اسی راستہ سے آ کر ان کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہوا۔ شیطان نے آدم و حوا سے کہا تھا ھل ادلک علی شجرۃ الخلد و ملک لا یبلی (کیا میں تمھیں بتاؤں درخت ہمیشہ زندہ رہنے کا اور بادشاہی کا جو پُرانی نہ ہو) شیطان کے اس فعل سے اس کے پیرو کاروں نے یہ سیکھا ہے کہ اُنھوں نے بعض حرام چیزوں کے ایسے نام تجویز کیے ہیں جن کے معانی نفس

Marfat.com

کو بہت ہی خوش نما معلوم ہوتے ہیں مثلاً شراب کا نام ام الافراح (خوشیوں کی جڑ) سود کا نام معاملہ محصول کا نام حقوق شاہی۔ فسق کی مجلسوں کا نام مجلس نشاط وغیرہ۔

(۴) ایک شیطان کا عجیب مکر یہ ہے کہ وہ اگر نفس کی قوتوں میں پیش قدمی اور بلند ہمتی غالب دیکھتا ہے تو جس چیز کا حکم الٰہی ہوتا ہے اس کو اس کی اہمیت کے سامنے حقیر اور قلیل کر دیتا ہے اور آدمی کو یہ وہم دلاتا ہے کہ اس قدر کافی نہیں ہے اس میں کچھ اور زیادتی ہونی چاہیے اور اگر نفس پر سرکشی غالب دیکھتا ہے تو ہمت کو مقدور مامورسے کاہل اور سست کر دیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ اس کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھتا ہے یا اس میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔

مثال کے طور پر طہارت کے باب میں یا تو بعض لوگ اس قدر تفریط کرتے ہیں کہ طہارت کے واجبات بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتے یا اس قدر افراط میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ پانی استعمال کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر ان کی تسلی و اطمینان نہیں ہوتا۔ اسی طرح شیطان کبھی کسی قوم کو اس درجہ تفضل میں گرا دیتا ہے کہ وہ پیغمبر کو قتل کر دینا معمولی بات خیال کرتے ہیں اور کبھی اس قدر اونچا اٹھاتا ہے کہ وہ انبیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

یہودیوں کو ابلیس نے حضرت عیسٰےؑ کے بارے میں اس درجہ گرایا کہ انھوں نے عیسٰےؑ کو جھٹلایا اور اُن کی والدہ پر تہمت دھری اور نصاریٰ کو حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس درجہ بڑھایا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا درجہ دے دیا۔

(۵) کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں نکمے خیالات ڈال دیتا ہے وہ خدا کی باتوں کو تو یقین کا درجہ نہیں دیتے۔ خدا کے احکام کے مقابلہ میں امور عقلی اور حکمت کو زیادہ یقین سمجھتے ہیں۔ فانوس قرآن سے روشنی حاصل کرنے کی بجائے منطق و فلسفہ یونانی کی روشنی حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو لگا دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین و ایمان سے اس طرح عاری ہو جاتے ہیں جس طرح گندھے ہوئے آٹے میں سے بال بالکل صاف نکل آتا ہے۔

(۶) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان آدمی کو ایسے لوگوں سے خوش خلقی خندہ روئی اور خوش گفتاری کو کہتا ہے جن کی بدی سے بچنا بجز ترش روئی اور روگردانی کے ممکن نہیں اس خوش خلقی اور خندہ روئی کے بعد آدمی کو ان کی بدی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے اس وجہ سے دل کے طبیبوں نے اہلِ بدعت سے روگردانی اور ان کو سلام نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

(۷) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کو اپنے نفس کی عزت وحفاظت کا حکم وہاں دیتا ہے جہاں پروردگار کی خوشی نفس کی ذلت واہانت میں ہے مثلاً کفار امنافقوں سے جنگ یا بدکاروں اور ظالموں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں شیطان یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ان باتوں سے تو اپنے نفس کو ذلت میں ڈال کر دشمنوں کو اپنے اوپر غالب کرنا چاہتا ہے ان کے طعنے اپنے اوپر لینا چاہتا ہے اس کا انجام یہ ہوگا کہ تیری عزت جاتی رہے گی اس کے بعد نہ کوئی تیری بات مانے گا نہ تیری بات سنے گا۔

اور جس جگہ نفس کی بہتری عزت وحفاظت میں ہوتی ہے وہاں اپنے نفس کو ذلیل وخوار رکھنے کو کہتا ہے مثلاً آدمی کو کہتا ہے کہ رئیسوں کے سامنے ذلیل بنا دو۔ اور دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ اس امر کے اختیار کرنے سے تیرے نفس کی عزت ہوگی۔

(۸) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ آدمی کو کسی ایک گوشہ مثلاً کسی مسجد یا مسافر خانہ یا کسی مزار پر قید کر کے بٹھا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو یہاں سے نکلے گا تو تو لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا۔

ان باتوں سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے سے باز رہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غرضیں ہوتی ہیں۔ مثلاً اپنے آپ کو بڑا جاننا لوگوں کو حقیر سمجھنا یا ریاست کا قیام بشرطیکہ اس کے عندیہ میں لوگوں سے ملنے سے ریاست ملنے کی امید ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ لوگ مجھ سے ملیں میں نہ ملوں وہ میرے پاس آئیں اور میں اُن کے پاس نہ جاؤں۔

اس خیال سے وہ شخص اللہ تعالےٰ کے تقرب کی چیزوں کو چھوڑ کر ان باتوں میں لگ جاتا ہے جن سے لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا کر ضروریات چیزیں خرید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ مدینہ منورہ کا حاکم ہونے کے باوجود اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔

(۹) شیطان کا ایک مکر یہ بھی ہے کہ وہ ارباب عزلت اور زہد و ریاضت کو اپنے خیال پر عمل کرنے کو بدون حکم شرع کے اچھا کر دیتا ہے اور ان کے دل میں

Marfat.com

یہ خیال پختہ کر دیتا ہے کہ دل اللہ تعالےٰ کے ساتھ محفوظ ہے تو اس کے خیالات اور اندیشے خطا سے بچے رہتے ہیں۔

حضرت ابو یزید فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی شخص کو ہوا میں اڑتا دیکھو تو اس سے مغالطہ نہ کھاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ امر و نہی اور حدود الٰہی کی حفاظت میں کیسا ہے۔

(۱۰) شیطان کا مکر یہ بھی ہے کہ شیطان بعض ارباب زہد کو خاص ہیئت خاص لباس اور خاص طریقہ اختیار کرنے کا حکم وجوب کے طور پر دیتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض اس قسم کے لوگ نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کر لیتے ہیں اس جگہ کے سوا کسی اور جگہ نماز نہیں پڑھتے۔

(۱۱) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ بعض جاہل لوگ طہارت اور نیت کے بارے میں اس درجہ وسواس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت طریقے سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان ان کو مشقت میں ڈال کر ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی وضو یا غسل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ خواہ پانچ لوٹوں سے وضو کرے مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیت کرنے میں اس درجہ مشغول ہو جاتے ہیں کہ پہلی رکعت فوت ہو جاتی ہے مگر وہ نیت نہیں کر پاتے۔

(۱۲) بعض اہل وسواس کی یہ حالت ہے کہ وہ اگر عام مسلمانوں کے ساتھ یا بچوں کے ساتھ کھانا کھا لیتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو نجس سمجھتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ وہ بچوں یا عام مسلمانوں کو نجس سمجھنے لگتے

Marfat.com

ہیں یہ حالت بھی ایک قسم کا جنون ہے جو شیطان کے وساوس سے پیدا ہوتی ہے۔

ان لوگوں کے دماغ میں اس درجہ شک وشبہ پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے عضو کو دھو لیتے ہیں۔ مگر ان کو شک رہتا ہے کہ یہ عضو میں نے دھویا ہے یا نہیں ایسا شخص اپنی آنکھوں دیکھی چیز کا بھی ہٹ دھرمی اور اپنے نفس کے یقین سے منکر ہوجاتا ہے۔

بعض لوگ دریا تالاب میں غسل کرتے ہوئے بار بار غوطہ لگاتے ہیں یا بہت سا پانی اپنے جسم پر ڈالتے ہیں یا پانی میں آنکھیں کھولتے ہیں جس سے بسا اوقات بینائی جاتی رہتی ہے یا اس طرح غسل کرتے ہوئے اُن کا ستر کھل جاتا ہے اور دیکھنے والے مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے صحیح مسلم میں عثمان بن العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان آڑ ہوگیا ہے نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے۔ تم کو جب معلوم ہو تو خدا سے پناہ طلب کرو۔ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو۔ میں نے ایسا ہی کیا حق تعالیٰ نے اسے دور کردیا۔

(۱۴) منجملہ وسواس کے وضو اور غسل کے پانی میں زیادتی کرنا ہے۔

حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا ہے کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام ولہان ہے۔ تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ حضرت سعد کے پاس گئے وہ وضو کر رہے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا پانی فضول خرچ مت کرو۔ حضرت سعد نے پوچھا پانی میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہے فرمایا کیوں نہیں۔ اگرچہ تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کرو۔

(۱۵) اور منجملہ وساوس شیطان کے ایک وسوسہ وضو ٹوٹنے کا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے پیٹ میں گڑ بڑ محسوس کرو اور شک پڑ جاوے کہ کچھ پیٹ میں سے نکلا ہے یا نہیں تو وہ نماز سے باہر نہ ہوتا وقتیکہ اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرے۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے نماز کے اندر آتا ہے اور ایک بال اس کے پیچھے کی طرف سے پکڑ کر کھینچتا ہے تو نمازی کو معلوم ہوتا ہے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو چاہیے کہ وہ نماز میں مشغول رہے جب تک اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ ہو۔

(۱۶) ایک وسوسہ شیطان کا اس قسم کا ہے کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد لوگوں کو اس شبہ میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی احلیل صاف نہیں ہوا ایسا نہ ہو کہ چند قطرہ آجائے اور وہ لوگ اس بارے میں اس درجہ تکلف کرتے ہیں کہ اس کا بیان تہذیب سے خارج ہے۔

سنن ابن ماجہ میں عیسےٰ بن داد کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ستر کو تین بار پونچھے

Marfat.com

ے مقصد یہ ہے کہ استنجا اس طور سے کرنا چاہیئے کہ دوبارہ قطرہ آنے کا خوف جاتا رہے۔

(۱۷) ایک وسوسہ شیطان کا یہ ہے کہ حضور سرور عالم نے جن امور میں نرمی برتی تھی۔ وسواسی اس میں سختی برتتا ہے مثلاً صاحب وسواس اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ ننگے پاؤں گھر سے چل کر مسجد میں نماز پڑھے اور پاؤں نہ دھوئے حالانکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ سنن ابوداؤد میں بنی عبد الاشہل کی عورت سے روایت ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں مسجد کا راستہ گندہ ہے ہم گھر سے وضو کر کے آتے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا اس راستہ کے بعد کوئی اس سے ستھرا راستہ نہیں ہے۔ عرض کیا۔ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اچھا راستہ اس گندے راستہ کا عوض ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں بارش ہوئی تمام راستہ میں کیچڑ ہو گئی۔ حضرت مولا علی کیچڑ میں گھس کر مسجد میں تشریف لائے نماز پڑھی اور اپنے پاؤں نہ دھوئے۔

(۱۸) جوتے کے نیچے اگر نجاست لگ جائے تو اس کو زمین پر رگڑ دینا طہارت کے لئے کافی ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے صاحب وسواس موزہ یا جوتا پہن کر نماز ہی نہیں پڑھ سکتا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہن کر ناپاکی پر چلے تو مٹی اس کو پاک کرنے کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

صاحب وسواس کا دل جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے سے خوش نہیں ہوتا۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ قبرستان حمام اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کے علاوہ جہاں اور جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھنا چاہیے۔ صاحب وسواس سوائے مسجد یا کسی مخصوص جگہ کے نماز پڑھنا پسند ہی نہیں کرتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جعلت فی الارض مسجد وطھورا تمام روئے زمین میرے لئے نماز پڑھنے کی جگہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔

(۲۰) ایک وسوسہ شیطان کا یہ ہے کہ وہ ڈھیلے سے استنجے کو کافی نہیں سمجھتا تاوقتیکہ پانی سے عضو نہ دھو ڈالے حالانکہ ایام سرما میں حسب سنت رسول اللہ صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی ہے اس کے بعد اگر استنجے کے مقام پر پسینہ کی وجہ سے تری آجائے تو کپڑا دھونا ضروری نہیں۔

(۲۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جو شخص حضورؐ کی دعوت کرتا قبول فرماتے تھے۔ صاحب وسواس اس بات کو گوارا نہیں کرتا۔ وہ اس بات کو مناسب سمجھتا ہے کہ اگر کہیں عام مسلمانوں کے ساتھ دعوت میں شرکت کا اتفاق ہو جائے تو وہ اپنے سارے جسم اور کپڑوں کو دھو اور پاک کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

Marfat.com

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغہ کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے ۔حضور سرور عالم نے تین بار فرمایا ہے سن لو غلو کرنے والے ہلاک ہوئے غلو کرنے والے ہلاک ہوئے ۔ غلو کرنے والے ہلاک ہوئے ۔

(۲۲) شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے پانسے مقرر کیے ۔

قرآن مجید میں ہے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان ۔ انصاب ان چیزوں کا نام ہے جہاں غیر اللہ کی عبادت کی جاتی ہے خواہ وہ جگہ پتھر ہو یا درخت یا بت یا کوئی اور عمارت ۔حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کے گرد چند پتھر پڑے ہوئے تھے مشرکین ان پر جانوروں کو ذبح کرکے ان کے گوشت کو دھوپ دیا کرتے تھے اور ان کی تعظیم و پرستش کرتے تھے ۔

ازلام پانسے تھے ان میں سے ایک پر افعل اور دوسرے لا تفعل لکھا تھا ۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتے ۔تو ان پانسوں کو پھینک کر دیکھتے تھے اگر افعل لکھا ہوا پانسہ نکل آتا تو اس کام کو کر لیتے تھے ورنہ چھوڑ دیتے تھے ۔

شریعت اسلام کی رو سے پانسے پھینکنا حرام ہے ۔

(۲۳) شیطان کے کر و فریب میں سے وہ حیلے اور فریب بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنے یا فرضوں کو ساقط کرنے امر و نہی کے خلاف کرنے پر شامل ہیں ۔

حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جو حیلے مسلمان کے حق کو باطل کرتے

Marfat.com

ہوں ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

میمون کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ اگر کسی شخص نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کو باطل کرنے کے لیے حیلہ کیا تو کیا یہ حیلہ جائز ہے، حضرت امام احمد نے فرمایا نہیں یہ خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا ہے اور یہ ایک قسم کا نفاق ہے اور خدا کے حکم کا استہزاء ہے۔

قرآن مجید میں اصحاب سبت کا حال مذکور ہے یہودیوں کو ہفتہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی۔ انھوں نے اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حیلہ کی راہ سے مباح کرلیا وہ جمعہ کے روز جال لگا کر چھوڑ دیتے تھے جو مچھلیاں جال میں پھنس جاتی تھیں ان کو اتوار کے دن صبح کو پکڑ لیتے تھے اس جرم کی پاداش میں حق تعالےٰ نے ان کو بندر بنا دیا۔

حضورؐ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والوں پر اس لئے لعنت فرمائی ہے کہ اس حیلہ سے خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنا ہے۔

حیلوں کی مختلف صورتیں ہیں۔

(۱) ایک صورت یہ ہے کہ جو چیز بالفعل حرام ہو اس کو حلال کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا جائے۔

(۲) دوسری صورت اس چیز کو حلال ہونے کے متعلق ہے جس کی حرمت کا سبب ہو چکا ہو اور وہ حرام ہولچاہتی ہو۔ مثلاً کسی شخص نے اپنی بیوی کی طلاق کو کسی ایسی شرط پر وابستہ کیا جو وقوع پذیر ہو پھر طلاق سے بچنے کے لئے عورت سے خلع کر کے نکاح کرے۔

Marfat.com

تیسری صورت حیلہ کی یہ ہے کہ فرض یا واجب کے ادا نہ کرنے کے لئے کوئی بہانہ نکالا جاتے۔ مثلاً رمضان کے روزے سے بچنے کے لئے کوئی شخص سفر میں چلا جائے اور اس سفر سے مقصد صرف روزہ نہ رکھنا ہو۔

چوتھی صورت ایسے واجب کے ساقط کرنے کے لئے ہے جس کا وجوب تو نہ ہوا ہو مگر واجب ہونے کو ہو۔ مثلاً زکوٰۃ ساقط کرنے کے لئے سال بھر پورا ہونے سے پہلے اپنے کسی گھر والے کو مالک بنا کر وہ مال خود واپس لے لیا جائے۔

(۲۴) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عشق مجازی میں مبتلا کر کے خداتعالےٰ کے عشق حقیقی سے محروم کردیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل معشوق مجازی کی محبت میں مبتلا ہو کر معشوق حقیقی کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) شیطان نے دنیا میں بُت پرستی کو رواج دیا۔

بُت پرستوں کے ساتھ شیطان کا کھیل کود

شیطان بُت پرستوں کی قوم سے ان کی عقل کے مطابق کھیلتا ہے۔ کبھی شیطان مُردوں کی تعظیم کی نیت سے ان کی مورتیاں قبروں پر رکھکر ان بتوں کی پرستش کے لئے بلاتا ہے مشرکین نے ایسا ہی کیا کہ انھوں نے نبیوں کی مورتیں بنا کر ان کی قبروں پر رکھکر پرستش شروع کردی۔ کہیں مشرکین کے دل میں شیطان نے یہ بات ڈالی کہ یہ بُت ان ستاروں کی صورتوں پر ہیں جوان کے مند یہ میں عالم میں تاثیر کرتے ہیں۔ مشرکین نے ان بتوں کے لئے خاص مکانات بنوائے ان کی خدمت کے لئے خادم مقرر کئے۔ چنانچہ ایک اسی قسم کا بُت خانہ اصفہان

کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔ یہ بُت خانہ کسی مشرک نے زہرہ ستارہ کے نام سے بنوایا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس بُت خانہ کو مسمار کرا دیا تھا۔ اسی قسم کا ایک بُت خانہ بادشاہ قابوس نے آفتاب کے نام پر فرخانہ میں بنوایا تھا۔ معتصم باللہ نے اس بت خانہ کو ویران کیا۔ یحییٰ بن لبشر کا بیان ہے کہ ہندوستان میں بُت پرستی کا رواج بہرمن نے دیا تھا۔ اسی شخص نے بُت بنانے اور لوگوں کو بُت پرستی سکھاتی ہے۔ کہ ہندوستان کا سب سے بڑا بُت خانہ صوبہ سندھ میں تھا۔ اس بت خانہ میں ہیولا اکبر نام کا ایک بڑا بھاری بُت تھا۔ دو دو ہزار کوس سے لوگ اس کی زیارت کرنے آیا کرتے تھے۔

حجاج کے زمانہ میں جب صوبہ سندھ فتح ہوا۔ اور مسلمانوں نے اس بت خانہ کو تباہ کرنا چاہا تو اہل ہنود نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر تم اس بت خانہ کو باقی رہنے دو تو اس بت خانہ کی تہائی آمدنی ہم تم کو دیا کریں گے۔۔۔ عبدالملک نے اس بت خانہ کو باقی رہنے کا حکم دے دیا۔ یہ مشرک در حقیقت ستارہ پرست تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ ایسے ہی مشرکین کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ مذہب بہت پُرانا ہے اس مذہب کے لوگ بہت سے فرقوں پر مشتمل ہیں۔

ایک فرقہ ان میں سے سورج کی پوجا کرتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ سورج ایک فرشتہ ہے جو صاحب نفس اور ذی عقل ہے۔ چونکہ تمام ستارے اور چاند میں سورج کی روشنی ہی جلوہ گر ہے اس لئے انھوں نے آفتاب کا ایک بہت بڑا بُت خانہ قائم کرکے اس کے نام بڑی بڑی جاگیریں وقف کیں

Marfat.com

س کے لئے خادم اور دربان مقرر کئے۔ یہ لوگ طلوع۔ غروب اور استوا کے وقت آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں ان اوقات میں چونکہ شیطان سورج سے ملا ہوا ہوتا ہے اس لئے وہ سجدہ درحقیقت شیطان ہی کو ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

اس مذہب کے دوسرے فرقہ کے لوگوں نے دوسرے ستاروں کی صورت اور بزعم خود ان کی روحانیت کی شکل میں بُت بنائے اور وہ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

مشرکین بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں؟

ایک سبب بُت پرستی کا یہ بھی ہے کہ شیطان بتوں کے پیٹ میں گھس کر لوگوں سے گفتگو کرتا ہے غیب یا آئندہ کے حالات کی اطلاع دیتا ہے عوام سمجھتے ہیں کہ بُت بات چیت کرتا ہے۔ سمجھدار بُت پرست اس قسم کی باتوں کو اجرام علویہ کی روحانیت بتاتے ہیں۔

آتش پرستی کا رواج شیطان نے اس طرح دیا کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مارا اور وہ حضرت آدمؑ کے خوف سے بھاگ گیا تو شیطان نے اس سے آکر کہا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اس لئے کھا گئی تھی اور اس کی قربانی اس لئے مقبول ہوئی تھی کہ ہابیل آگ کی خدمت اور عبادت کیا کرتا تھا۔ تو بھی ایسا کر تیرے اور تیرے بعد والوں کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ قابیل نے اسی وقت آتش پرستی کے لئے ایک مکان بنوا کر آتش پرستی شروع کر دی قابیل مجوسی بن گیا جس

Marfat.com

وقت مجوسی مذہب۔ بخارا اور سجستان میں پہنچا وہاں بڑے بڑے آتشکدے قائم ہو گئے۔ شیطان نے ان لوگوں کو آتش پرستی کی فضیلت میں یہ بات سمجھائی کہ آگ سب عناصر سے زیادہ جگہ گھیرتی ہے۔ جوہر میں اشرف اور جسم میں لطیف تر ہے۔ دنیا کا وجود، دنیا کا نمو۔ دنیا کی بقا اور دنیا کا انعقاد اسی کے وجود سے وابستہ ہے۔

اسی طرح شیطان نے بعض مشرکین کو پانی کی پرستش پر لگا دیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ پانی ہی دنیا میں سب سے افضل واشرف ہے اگر دنیا میں پانی کا وجود نہ رہے تو دنیا فنا ہو جائے۔ اور دنیا کے کاروبار بند ہو جائیں۔ زراعت موقوف ہو جائے۔

اسی شیطان نے بعض مشرکین کو گائے اور دوسرے جانوروں کی پوجا پر لگا رکھا ہے۔ شیطان مشرکوں سے درختوں کی پوجا کراتا ہے۔ جنات کی بھی پوجا کراتا ہے۔

شیطان کے شر سے بچنے کیلئے

خدا کی پناہ حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

گذشتہ صفحات کے مطالعہ سے آپ پر روشن ہو گیا ہوگا کہ ابلیس بنی نوع آدم کا بدترین دشمن ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

اِنّ الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعو حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر

شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن ہی سمجھو شیطان کی جماعت تمہیں اپنی طرف بلا کر تمہیں دوزخی بنانا چاہتی ہے۔

ابلیس کی دشمنی یوں اور بھی خطرناک ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کو بندوں پر مسلط فرما کر خاص قوت و قدرت عطا فرمائی ہے۔ پھر ہم دو نظر بھی نہیں آتا کہ اس کے دفعیہ کی تدبیر کی جائے۔ پس ایسی حالت میں جب کہ انسان شرور کائنات میں گھرا ہوا ہو فی الحقیقت شرور کائنات سے حفاظت کی تدبیر اگر ہے تو صرف یہی کہ خالق خیر و شر کی ذات اقدس کی طرف رجوع کیا جائے۔ انسان اگر پہلے ہی اپنے اصلی آقا کی پناہ ڈھونڈ ے گا تو دنیا کی برائیاں اور شرور کائنات اس کے قریب نہ آسکیں گے اور اگر کبھی اقتضائے بشریت سے قلب میں برائی کا گذر ہو بھی جائے گا تو تعوذ کی برکت سے شیطان کی شرارت ضرر رساں ثابت نہ ہوگی۔ قرآن شریف کی تلاوت سے پہلے یا دوسری حالتوں میں شیطان سے پناہ مانگنے میں یہی علت مضمر ہے۔

Marfat.com

تلاوتِ قرآن کے وقت استعاذہ کا حکم اور اُسکے اسباب وعلل

فاذا قرءت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربھم یتوکلون انما سلطانہ علی الذین یتولونہ و الذین ھم بہ مشرکون ۔

اور جب تو قرآن شریف پڑھے تو پناہ لے اللہ کی شیطان مردود سے اس کا زور نہیں چلتا ان پر جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اس کا زور انہی پر ہے جو اس کو رفیق سمجھتے ہیں اور جو مشرک ہیں

قرآن شریف کی تلاوت شیطان سے پناہ مانگنے کی خصوصیت چند اسباب ووجوہ کی بنا پر ہے۔

(۱) قرآن سینوں کے امراض کی شفا ہے شیطان جو وسوسے اور شہوات اُن میں ڈالتا ہے۔ قرآن اُن کو دُور کر دیتا ہے۔ قرآن کی تلاوت چونکہ قلب کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اس لئے اکسیر کے عمل کامل کے لئے دِل کا غل وغش سے پاک ہونا ضروری ہے۔ استعاذہ سے یہی بات حاصل ہو جاتی ہے۔

(۲) قرآن مجید قلب انسانی کی ہدایت اور علم وخیر کی اصل ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے زمین کے لئے پانی۔ شیطان آگ سے بنا ہوا ہے اور اس کا کام دل میں خیر کی تروتازگی کو فنا کرنا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے استعاذہ ضروری قرار پایا تاکہ قرآن مجید کی تلاوت سے دل میں خیر کی پیدائش کو شیطان تباہ وخراب نہ کر سکے۔

(۳) تیسرا سبب یہ ہے کہ قرآن مجید تلاوت کرنے والوں سے فرشتے نزدیک ہوتے

ہیں۔ قرآن کو سنتے ہیں۔ شیطان فرشتوں کی ضد اور خدا تعالیٰ کا دشمن ہے اس لئے قرآن مجید تلاوت کرنے والوں کو حکم ہوا کہ اللہ کے دشمن کو اپنے پاس سے دفع کر دیں تا کہ فرشتوں کی موجودگی میں کوئی رکاوٹ نہ رہے کیونکہ فرشتے اور شیطان یک جا جمع نہیں ہو سکتے

(۴) قرآن کی تلاوت کے وقت شیطان اپنے سوار اور پیادے قرآن مجید تلاوت کرنے پر چڑھا لاتا ہے تا کہ پڑھنے والوں کو قرآن مجید کے معانی اور مقصود سے باز رکھے۔ شیطان سے پناہ مانگنے سے یہ آڑ دور ہو جائے گی۔

(۵) پانچویں وجہ یہ ہے کہ قاری اثنائے تلاوت میں خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو قاری کی خوش آوازی پسند ہے۔ شیطان شعر اور راگ سے خوش رہتا ہے اس لئے قاری کو حکم ہوا کہ مناجات کے وقت اور خدا سے ہم کلام ہونے کے وقت شیطان کو دُور کر دیا جائے۔

(۶) قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت شیطان دخل انداز ہو کر قاری کو غلطی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پریشان کرتا ہے۔ فہم کو پراگندہ کر دیتا ہے استعاذہ سے یہ خرابی دور ہو جائے گی۔

(۷) انسان جس وقت خیر کا ارادہ کرتا ہے یا اس میں داخل ہوتا ہے تو شیطان اس پر حسد کرتا ہے اور کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح انسان کو باز رکھے۔ شیطان ہر وقت تاک میں لگا رہتا ہے خاص کر تلاوت قرآن مجید کے وقت تو اس رہزن کو راہ سے دور کرنے کے لئے استعاذہ کا حکم ہوا۔

(۸) استعاذہ قرآن مجید کا مقدمہ ہے جب کوئی شخص اعوذ باللہ پڑھتا ہے۔ تو سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ اس کے بعد قرآن مجید پڑھے گا وہ قرآن سننے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے

Marfat.com

شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون (تحقیق جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب شیطان ان کو مس کرتا ہے اور وہ خدا کو یاد کرتے ہیں تو وہ صاحب بصارت بن جاتے ہیں)۔

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شیطان کا دفعیہ ذکر الٰہی سے ہو جاتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں جو ارشادات منقول ہیں اُن کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱) جو شخص دن رات میں ۱۰۰ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیئ قدیر پڑھے گا۔ تو اس کو ۱۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے نامہ اعمال میں ۱۰۰ نیکیاں لکھی جاتیں گی ۱۰۰ خطائیں معاف کی جائیں گی اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ جو شخص گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دُعا پڑھتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھدیت ووقیت وکفیت (تو نے ہدایت پائی اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا۔ تیری حفاظت کے لئے خدا کافی ہے۔ اور ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے لو بھائی اب اس شخص کا ہم کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ (رواہ الدینوری فی کتاب المجالسہ)

(۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم بھی ان باتوں پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی عمل کرنے کا حکم دو۔ وہ پانچ باتیں یہ تھیں۔ توحید۔ نماز روزہ۔ صدقہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ ذکر الٰہی کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے تعاقب میں کوئی دشمن لگ جائے اور وہ اس سے حفاظت کے لئے کسی مضبوط قلعہ میں قلعہ بند ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسان شیطان سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۴) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا تھا کہ رات کو بستر پہ لیٹتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ شیطان تمہارے قریب پھٹک نہ سکے گا۔ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو راستہ میں جن ملا۔ اس نے کہا آؤ ہم سے کشتی لڑو۔ اگر تو نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں تجھے ایک ایسی آیت بتا دوں گا جس کے اثر سے شیطان تمہارے قریب نہ آسکے گا۔ ہماری دونوں کی کشتی ہوئی میں نے اُسے پچھاڑ دیا اس جن نے مجھے بتایا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھا کرو جب کوئی شخص آیۃ الکرسی پڑھتا ہے۔ شیطان اس طرح سے بھاگتا ہے جیسے گدھا سرپٹ دوڑا جا رہا ہو اور اس کے گوز نکل رہے ہوں۔

(۶) حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ بنی آدم گناہ کرتے کرتے ہلاک ہو گئے اور انہوں نے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار سے مجھے ہلاک کر دیا۔ (رواہ ابو یعلی الموصلی)

(۷) حضورؐ نے فرمایا ہے کہ زمین آسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خدا نے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی اس کتاب میں حق تعالیٰ نے آخر سورہ بقر میں تین آیتیں نازل فرمائی ہیں جو شخص ان تین آیتوں کو گھر میں پڑھے گا تین روز تک شیطان

Marfat.com

اس کے مکان کے قریب نہیں آئے گا۔

(۸) حضرت واسعؒ ہر روز بعد نماز فجر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھم انک سلطت علینا بصیراً بعیوبنا یراہ ھو وقبیلہ من حیث لا نراھم اللھم فآیسہ منا کما آیستہ من رحمتک وقنطہ منا کما قنطتہ من عفوک و باعد بیننا وبینہ کما باعدت بینہ وبین رحمتک انک علی کل شیٔ قدیر۔

محمد واسعؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے شیطان مسجد کے راستہ میں ملا اور کہنے لگا آپ اس دعا کو کسی اور شخص کو نہ بتانا۔ میں نے کہا میں ضرور بتاؤں گا جو تجھ سے ہو سکے کر لے۔

(۹) ایک شیطان حضورؐ کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی مشعل لے کر کھڑا ہو جاتا تھا استغفار اور قرأت سے دفع نہ ہوتا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور حضورؐ کو یہ دعا تعلیم کی۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما یلج فی الارض وما یخرج منہا وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا ومن فتن اللیل والنہار ومن طوارق اللیل والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن

حضورؐ نے دعا پڑھی اُسی وقت شیطان کی مشعل گُل ہو گئی اور اوندھے منہ گر پڑا

Marfat.com

قومِ جنّات کے دلچسپ حالات

کیا جن عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے

حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ جن عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا جائز ہے بشرطیکہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول عمل میں آئے۔ فتاویٰ سراجیہ میں جن اور انسانوں کے باہمی نکاح کو جائز لکھا ہے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثت نبوی سے پیشتر دیگر انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں جنات اور انسان کی بیاہ شادی ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلقیس زوجہ سلیمان علیہ السلام کے ماں باپ میں ایک جن تھا۔

کتاب حیٰوۃ الحیوان کے مصنف نے لکھا ہے کہ مجھ سے ایک ایمان دار اور عامل قرآن نے بیان کیا تھا کہ میں نے ۴ جن عورتوں سے پے درپے نکاح کیے اسی طرح ایک دوسرے شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک جن عورت سے نکاح کیا ہے تو مجھے اس کی بات کا یقین نہ آیا۔ اور میں نے کہا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جسم لطیف اور جسم کثیف یک جا جمع ہوسکیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص مجھے نظر آیا تو اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس شخص نے بتایا کہ میرا اپنی جن بیوی سے

Marfat.com

کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا تو اس نے میرا سر پھاڑ دیا۔

اس کتاب میں دوسری جگہ مذکور ہے کہ جنات انسان عورتوں سے مجامعت کو بہت پسند کرتے ہیں اس قسم کے اکثر واقعات سننے میں بھی آئے ہیں ایسی صورت میں جن عورتوں سے انسان کا اجتماع مستبعد نہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ کے حالات میں مذکور ہے کہ اُن کے ایک شاگرد طالب علم کے پاس ایک جن عورت شب باش ہوا کرتی تھی۔ کچھ دنوں بعد جب اُس جنیہ نے اس طالب علم کو بہت ہی پریشان کرنا شروع کیا تو اس نے حضرت شاہ صاحب سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس طالب علم کو تعویذ عطا فرمایا تب اُس جنیہ کی آمد و رفت اس طالب علم کے پاس سے بند ہوئی۔

جنات کو خوش کرنے کے لئے جانوروں کی بھینٹ دینا منع ہے

علامہ بیہقی نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو خوش کرنے کے لئے جانوروں کے ذبیحہ سے منع فرمایا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ مکان خرید کر یا زمین سے خزانہ یا دفینہ برآمد کرتے وقت جنات کو خوش کرنے کے لئے لوگ جانوروں کی بھینٹ یا جنات کی شرارت سے بچنے کے لئے دیا کرتے تھے حضورؐ نے مسلمانوں کو ان باتوں سے منع فرمایا ہے۔

قطب وقت جنات اور انسان دونوں کا حاکم ہوتا ہے

مناقب شیخ عبد القادر جیلانیؒ میں مذکور ہے کہ حضرت غوث الاعظم پیران پیر دستگیر سے بغداد کے کسی شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کی کنواری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے حضرت غوث الاعظم نے ارشاد فرمایا کہ کرخ کے جنگلات

Marfat.com

میں پانچویں ٹیلے کے پاس اپنے گرد بسم اللہ علیٰ نیۃ عبد القادر پڑھ کر حصار کھینچکر بیٹھ جانا عشا کے بعد تمھارے پاس جنات آنے شروع ہو جائیں گے۔ تم ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا وہ تمھیں کسی قسم کی ایذا نہ پہنچا سکیں گے صبح کے وقت تمھارے پاس جنات کا بادشاہ آئے گا اور تم سے سوال کرے گا اس وقت تم یہ کہدینا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے اور یہ کہ میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے۔

چنانچہ عشاء کے بعد جنات آنے شروع ہو گئے۔ صبح ہوتے جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار معہ ایک گھوڑ اسوار دستہ کے آیا اور حصار کے سامنے آکر کہنے لگا۔ کیا بات ہے مجھے کیوں یاد کیا گیا ہے۔ میں نے اس جن سے کہا میں حضرت عبدالقادر کا فرستادہ ہوں میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہے حضرت غوث پاک کا نام سنتے ہی جنات کا بادشاہ گھوڑے سے اتر کر زمین بوس ہوا اور حصار کے قریب آکر بیٹھ گیا اور دوسرے اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے۔

جنات کے بادشاہ نے فوراً اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ نامعقول حرکت کس مردود نے کی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سرکش جن بادشاہ کے روبرو پیش ہوا اس کے ہمراہ میری لڑکی بھی تھی۔ بادشاہ نے نہایت غضب و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس سرکش کی گردن اڑادی اور میری لڑکی میرے سپرد کر دی۔

جن اُترج سے ڈرتا ہے حضرت علامہ دمیریؒ نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جس گھر میں اُترج (ایک پھل کا نام) رکھا ہوتا ہے اُس گھر میں جن داخل نہیں ہوتا۔ حضرت علامہ کے زمانہ کے ایک مو ثق خلقی کا بیان ہے کہ ان کے پاس جن پڑھنے آیا کرتے تھے ایک موقعہ پر وہ ایک ہفتہ تک

غیر حاضر رہے۔ اگلے ہفتہ آئے تو استاد موصوف نے غیر حاضری کی وجہ دریافت کی۔ انھوں نے جواب دیا۔ آپ کے مکان میں اُترج رکھا ہوا تھا۔ اس لئے ہم نہ آسکے۔ جس جگہ اُترج رکھا ہوتا ہے وہاں کوئی جن نہیں آتا۔

جنّات تین قسم کے ہوتے ہیں

حیوٰۃ الحیوان میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ نے جنات کو تین قسموں پر پیدا کیا ہے۔ ایک قسم جنات کی وہ ہے جو حشرات الارض کی صورت میں ہوتے ہیں دوسری قسم وہ ہے جو ہوا میں ہوا کی طرح رہتے ہیں۔ تیسری قسم جنات کی بنی آدم جیسی ہے۔

جنات کی تین خصوصیتیں

شیخ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ جنات تین خصوصیتوں کے حامل ہیں۔

(۱) جنات دنیا میں انسان کو نظر نہیں آتے مگر جنت میں انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہیں گے دنیا کی طرح انسانی نظروں سے محجوب نہ ہوں گے۔

(۲) جنات جو صورت و شکل اختیار کرتے ہیں یا جس مخلوق کا روپ اختیار کرتے ہیں ان کی آواز بھی اس مخلوق جیسی ہو جاتی ہے۔

(۳) تیسری خصوصیت یہ ہے کہ جب کوئی انسانی عزیمت پڑھتا ہے ان کو قسم دی جاتی ہے تو وہ اس کو پورا کرنے پر مجبور ہیں۔

سہل بن عبداللہ کی ایک سو سالہ صحابی جن سے ملاقات

علامہ ابن الجوزی نے کتاب الصفوہ میں سہل بن عبداللہ سے نقل کیا ہے۔ کہ میں شہر عاد کے اطراف میں مصروف گشت تھا یکایک مجھے ایک

پتھر سے تعمیر شدہ نظر آیا شہر کے وسط میں ایک عالی شان قصر تھا۔ جب میں اس قصر میں پہنچا تو میں نے اس قصر کے صحن میں ایک عظیم الجثہ بوڑھے کو جو اون کا جبہ پہنے ہوئے تھا دیکھا میں نے اتنی لمبی چوڑی مخلوق کبھی دیکھی نہ تھی۔ حیرت و استعجاب میں پڑ گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے اس کو سلام کیا۔ سلام کا جواب دے کر اس جن نے مجھ سے کہا کہ یہ جبہ میرے جسم پر ۷۰۰ برس سے ہے یہ آج تک کہیں سے پھٹا نہیں۔ کپڑے جسم کے میل کچیل سے پھٹا نہیں کرتے۔ حرام غذا اور گناہوں کی نجاست سے پھٹتے ہیں اسی جبہ کو پہن کر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کر کے ایمان لایا اور اسی جبہ کو پہن کر میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور مشرف بہ اسلام ہوا۔ میں ان جنوں میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن (تفسیر مظہری)

جنات بھی انسان کی طرح مختلف مذہب رکھتے ہیں

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح انسانوں کے مختلف مذاہب ہیں اسی طرح جنات بھی مختلف مذاہب رکھتے ہیں۔ جنات مسلمان بھی ہیں۔ ہندو بھی عیسائی بھی ہیں اور یہودی بھی۔ قدریہ بھی۔ مرجیہ بھی۔ رافضی بھی اور تفضیلیہ بھی مجوسی بھی ہیں اور ستارہ پرست بھی۔

اسلام سے پیشتر عوام کی گمراہی کا راز یہ تھا کہ ہر مذہب والے جن اپنے مذہب کے آدمیوں کو اپنے مذہب کی خبریں پہنچایا کرتے تھے۔ کبھی خواب میں کچھ دکھا دیا کبھی ہوشیاری میں ان کے دل میں کچھ ڈال دیا۔ ان باتوں سے لوگ یہ سمجھ کر کہ غیب سے

ہمارے مذہب کی تائید ہو رہی ہے گمراہ ہو جاتے ہیں ۔ یہ جنات ہر مذہب والوں کی اعانت میں لگے رہتے ہیں اور ان کی حاجت روائی مشکل کشائی اور بلاؤں کے دفع کرنے میں حتی المقدور مدد کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب والوں کو یقین ہو جائے کہ یہ مذہب بھی عالم غیب میں کچھ حقیقت رکھتا ہے اور درگاہ الٰہی میں پسند ہے اسی واسطے غیب سے حاجت روائی میں ہماری مدد ہوتی ہے۔ ہماری بلائیں دفع ہوتی ہیں اس اعتبار سے جنات غیب کی باتوں کو آدمیوں تک پہنچانے میں سفیر کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اسلام کے آتے ہی یہ کارخانہ بالکل موقوف کر دیا گیا ۔

عالم غیب کی خبروں سے کچھ نہ کچھ واقف ہونا جنوں کی پیدائشی بات تھی اسی طرح ایسے محیر العقول کام انجام دینے جو انسان کی طاقت و قوت سے باہر ہوں ، مثلاً بہت بھاری چیز اٹھا لینا ۔ یا خوفناک شکل سے ڈرا دینا یا آدمی کی بدن یا روح کو ضرر پہنچانا ۔ جسم کو زخمی کر دینا یا دل میں وسوسے ڈالنا یہ جنوں کی لوازمات خلقت میں سے ہے ۔ اب بھی اگرچہ جنات بعض کاموں میں انسان کی مدد کر سکتے ہیں یا بعض غیب کی بات ان کو معلوم ہو سکتی ہے لیکن بنی آدم کو ان سے احتراز کرنا واجبات سے ہے اور ان سے رجوع کرنا خداوند قدوس کی عدول حکمی ہے ۔

جنات کے چار فرقے ہیں

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ جنات کے چار فرقے ہیں ۔ پہلا فرقہ کافر جنوں کا ہے جو اپنے کفر کو پوشیدہ نہیں رکھتے اور بنی آدم کو جہاں تک ممکن ہوتا ہے بہکانے میں قصور نہیں کرتے وہ لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ غیب کی خبریں ہم سے پوچھا کرو ۔ مصیبت کے وقت ہم سے مدد مانگا کرو ۔ ہم تمھاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کریں گے ۔ یہ جنات

کافروں کی حتی المقدور مدد اور اعانت کرتے ہیں لوگوں سے بزور شرک کراتے ہیں اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں۔

دوسرا فرقہ۔ منافق جنوں کا ہے جو ظاہر میں اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں مگر اپنے پوشیدہ مکروفریب سے آدمیوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔ ایسے جنات اپنے کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کرکے لوگوں سے اپنی تعظیم و تکریم کراتے ہیں

تیسرا فرقہ۔ فاسق جنوں کا ہے۔ یہ جنات آدمیوں کو طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ ایسے جن نذر نیاز۔ مٹھائی۔ پانی شربت وغیرہ اپنے واسطے سب کچھ قبول کر لیتے ہیں۔

چوتھا فرقہ۔ جنوں کا وہ ہے جو چوروں کی طرح بعض آدمیوں کی روح کو بدخلقی غرور۔ کینہ اور حسد یا ہر وقت نجاست میں آلودگی کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

بعثت نبوی سے پیشتر لوگ جنات سے مدد مانگا کرتے تھے

سورہ جن میں زمانہ جاہلیت کے حالات میں مذکور ہے وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ لوگوں میں جنوں سے پناہ مانگنے کے مندرجہ ذیل پانچ طریقے رائج تھے۔

(۱) جب کوئی شخص بیمار ہوجاتا تو اس کو جن کی بدنظری کا اثر رکھکر لوگ جنوں کے واسطے کھانا خوشبو۔ دھونی اس جگہ پرے جاکر رکھدیتے تھے جہاں جنوں کے آنے کا گمان ہوتا تھا تاکہ وہ اس رشوت کو قبول کرکے۔ ایذارسانی سے باز رہیں

Marfat.com

(۲) مشکل اور کٹھن کاموں میں لوگ ان کے ناموں کو وظیفے کے طور پر جپا کرتے تھے اور ان کی بنائی ہوئی مورتیوں پہ نذریں اور قربانی چڑھاتے تھے۔

(۳) تیسرا طریقہ یہ تھا کہ لوگ کاہنوں کے پاس جاکر پھول، لوبان، بتاشے وغیرہ رکھ کر جنات کو حاضر کرا کر ان سے بیماری کی شفایابی یا مشکل کاموں میں امداد کی درخواست کرتے تھے اور ان کی ہدایت پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

(۴) چوتھا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر میں کسی جنگل، پہاڑ، یا مکان میں اُترتے تو جنوں کے بادشاہوں اور سرداروں کے نام لے کر ان سے پناہ مانگتے تھے اور اس مقصد کے لئے انھوں نے خاص کلمات دہائی فریاد کے مقرر کر رکھے تھے پڑھا کرتے تھے۔

(۵) پانچواں طریقہ یہ تھا کہ لوگ ان کی خوشامد اور چاپلوسی میں اچھے اچھے کھانے ان کے نام پر دے کر ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے تاکہ وہ عاجزی اور احتیاج کے وقت اس حیلے سے اُن کے کام آئیں۔

جنوں کا غرور اور تکبر اور عوام کی حد سے زیادہ گمراہی

ان حرکتوں سے جو اوپر بیان ہوئیں جنوں نے یہ سمجھ کر کہ خدا کے بندے ان کاموں میں ہمارے محتاج ہیں ہم ان کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کرتے ہیں اور بعض بلائیں اور آفتیں جو حق تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے ہم دفع کر دیتے ہیں شاید ہمارا بھی خدا کے کارخانہ قدرت میں دخل ہے اور اگر مستقل اور بلاواسطہ شرکت نہیں تو خدا کی فرزندی ضرور حاصل ہے۔ جنات کا غرور و تکبر تو اس طرح بڑھا۔

آدمی یہ سمجھنے لگے کہ یہ غیب کے لوگ جو ہمارے ہر وقت کام آتے ہیں اور ہماری حاجت روائی کرتے ہیں ان کا ربوبیت میں بھی کچھ حصہ ہے یہ لوگ محض عبدیت

Marfat.com

کا علاقہ حق تعالیٰ سے نہیں رکھتے بلکہ یہ لوگ یا تو خدا کے بیٹے ہیں یا اس کے ولی عہد ہیں یا اس کے کارخانوں کی خدمت ان کی سپرد ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم لوگوں کو باوجود بندگی میں برابر ہونے کے ان کا محتاج نہ کرتا۔

ان دونوں کی غلط فہمیوں سے اعانت اور استعانت کا سلسلہ کچھ اس طرح جاری رہا کہ کچھ دنوں بعد لوگوں میں غلط اعتقادات پیدا ہو گئے اور یہیں سے شرک کی بنیاد پڑی۔

جنوں سے مدد طلب کرنا حرام ہے

یہی وجہ ہے کہ حدیث میں جنوں سے استعانت اور مدد طلب کرنے کو ہر طرح سے منع فرمایا گیا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی شخص کو سفر میں حضر میں یا بیماری میں جنوں کا خوف عارض ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ سے تعوذ کرے اور یوں کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطان الرجیم قل رب اعوذ بك من همزات الشیاطین واعوذ بك رب ان یحضرون۔

یا معوذتین اور اس قسم کی دیگر آیتوں کو پڑھے یا یہ دُعا پڑھے
اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

[illegible] دعاؤں کے پڑھنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہے گا۔

[illegible]و اصل صورت [illegible]ں میں دیکھنا ممکن ہے

جنات اپنی اصلی صورت شکل میں کسی کو نظر نہیں آتے اس لیے ان کا جسم لطیف ہوتا ہے کثیف جسم کی آنکھوں سے لطیف چیز کا دکھ دیں گے۔

Marfat.com

ہے۔ البتہ اس کلیہ سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ ہیں کیونکہ حضور نے جبرئیل علیہ السلام کو ایک بار اپنی اصلی صورت شکل میں دیکھا تھا ورنہ حضرت جبرئیلؑ خدمت اقدس میں اکثر دحیہ کلبیؓ کی صورت میں متشکل ہو کر آیا کرتے تھے یہی سبب ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک اس شخص کی شہادت مردود ہے جو یہ کہتا ہو کہ میں نے جن کو اُس کی اصل صورت شکل میں دیکھا ہے۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی سے ایک جن کی ملاقات

شیخ صاحب موصوف نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر" میں لکھا ہے کہ میں ایک روز مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جن نے کتے کی شکل میں متشکل ہو کر مجھ سے توحید کے بارے میں کچھ سوالات کئے۔ میں نے جواب دیدیئے۔ جب وہ کتا چلا گیا تو فراش نے مسجد کا صحن دھویا میں نے فراش کو بتایا کہ وہ کتا نہ تھا بلکہ جن تھا۔ علمی سوالات پوچھنے آیا تھا

صحابی جنات کی تعداد کتنی ہے

اسی کتاب میں دوسری جگہ مذکور ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کئی مرتبہ جنوں کو تبلیغ یا ان کے مقدمہ کے تصفیہ کے لئے مختلف مقامات پر تشریف لے گئے۔ ان مقامات کی تفصیل یہ ہے

(۱) مکہ مکرمہ کے اندر درہ حجون میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو اسلام کی دعوت دی۔

(۲) دوسری مرتبہ مدینہ میں میدان بقیع غرقد میں حضور سرور عالم ؐ نے جنات کو اسلام کا پیغام پہنچایا یا ان دونوں مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ ہماری حاجت ہیں عبداللہ بن مسعودؓ نے ان دونوں راتوں میں جنوں کی تعداد بے شمار بیان

فرماتی ہے۔ جنات کے قاصدوں کی دعوت پر چار جگہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا ثابت ہے

(۱) ایک بار جب آپ مفقود ہو گئے تھے صحابہ کرامؓ آپ کی تلاش میں مصروف تھے۔ صبح کے وقت آنحضرت صلعم غار حرا کی طرف سے آتے ہوئے ملے۔

(۲) مکہ کے اونچے علاقہ میں

(۳) مدینہ سے باہر جس میں حضرت زبیرؓ آپ کے ہمراہ تھے

(۴) ایک سفر میں جس میں بلال بن حارثؓ آپ کے ہم رکاب تھے۔

روایات متذکرہ سے اگرچہ صحابی جنات کی تعداد معلوم نہیں ہوتی مگر اتنا ضرور ثابت ہے کہ قوم جنات کی ایک بڑی تعداد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق نما پر مشرف بہ اسلام ہو چکی تھی۔ پھر ان اصحاب کی ذریت بھی مسلمان ہو گی۔

دارالعلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں

بعض اساتذہ دارالعلوم کی زبانی معلوم ہوا کہ دارالعلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند نے ایک روز رات کو بارہ بجے دوران گشت میں ایک بند کمرے میں دو سانپ کے بچوں کو آپس میں لڑتے اور کھیل کرتے دیکھا ان سانپ کے بچوں کے سامنے کتابیں کھلی ہوئی رکھی تھیں۔ حضرت مہتمم صاحب نے یہ حرکت دیکھکر فوراً ان کو ڈانٹ کر کہا یہ مطالعہ کا وقت ہے یا لڑنے کا یہ سنتے ہی وہ دونوں سانپ بقرہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر معذرت کرنے لگے اور وعدہ کیا انشاء اللہ آئندہ آپ کو شکایت کا موقعہ نہ دیں گے۔

Marfat.com

راقم الحروف کا جنّات کا مشاہدہ

ایام طالب علمی میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب مونگیری مجددی سے راقم الحروف کے خصوصی تعلقات تھے شاہ صاحب موصوف کا اگرچہ طالب علمی کا زمانہ تھا مگر وہ جس خاندان کے چشم وچراغ تھے اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں نام پڑھ کر ناظرین کرام سمجھ گئے ہوں گے۔ ایک روز میں نے ان سے کہا شاہ صاحب میرا دل اپنی آنکھوں سے جنات کو دیکھنے کو چاہتا ہے۔ شاہ صاحب نے جواب دیا جمعہ کی شب کو دکھا دیں گے چنانچہ جمعہ کی شب کو رات کو ایک بجے مجھے جگا کر کہا جاؤ فلاں مقام پر تمھیں دو شخص اس ہیئت کے ملیں گے مگر تم ان سے کوئی بات نہ کرنا، مجھے شوق دیدا تھا ہی ننگے پیر چل کھڑا ہوا قریب پہنچ کر ساتھ ساتھ چلنے لگا دار العلوم کی مسجد تک تو میرا ان کا ساتھ رہا مگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہاں مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ یہ دونوں جن دراز قد اور سفید پوش تھے آپس میں باتیں کر رہے تھے مگر میں نہ سمجھ سکا وہ کس زبان میں گفتگو کر رہے ہیں۔

جنّات سے انسان کی حفاظت کے لئے محافظ ملائکہ کا تقرر

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں۔

ما من عبد الا و ملك موكل به يحفظه في نومه و يقظته من الجن و الانس و الهوام فما من شئ يأتيه يريده الا قال له الملك وراءك الا شيئ يأذن الله فيه فيصيبه

ہر انسان پر فرشتے موکل ہیں جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں جنات اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں اگر کوئی ستانے والی چیز بھی آتی ہے تو وہ اس کو ہٹا دیتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں۔

لولا ان اللہ تعالیٰ وکل بکم ملائکۃ یذبون عنکم فی مطعمکم ومشربکم وعوراتکم لیتخطفتکم الجن

اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کیلئے فرشتے موکل مقرر نہ فرمائے ہوتے تو تمہیں جن اٹھا کے جاتے یہ فرشتے کھانے پینے سونے جاگتے ہر حالت میں انسان کو آفات سے بچاتے ہیں۔

شیطان انسان کے مال اولاد میں بھی برابر کا حصہ دار ہوتا ہے

قولہ تعالیٰ واستفزز من استطعت منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال والاولاد (سورہ اسراء)

ترجمہ۔ اور ان میں جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ پکار سے اس کے قدم اکھاڑ دینا اور ان پر اپنے سوار پیادے چڑھا لانا اور ان کے مال و اولاد میں اپنا ساجھا کرنا

مفسرین نے لکھا ہے کہ جب شیطان نے حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس نے یہ کہا کہ آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے میں آگ سے پیدا ہوں۔ آگ کو مٹی پر شرافت اور فضیلت حاصل ہے اگر تو نے مجھے قیامت تک زندہ رکھا تو میں مخصوص لوگوں کے سوا بقیہ سب کو گمراہ کرنے میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھوں گا اس پر حق تعالیٰ کا حکم ہوا جا ہم نے تجھے قیامت تک مہلت دی مگر تجھے اور تیرے متبعین کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔ تجھے اختیار ہے لوگوں کو گمراہ کرنے میں اپنی پوری طاقت خرچ کر ڈال لوگوں کو گانا سنا کر اپنی طرف مائل کر یا اپنی پیادہ اور سوار فوج سے لوگوں کے دل کی دنیا پر حملہ کر اور لوگوں کے مال اور اولاد میں شرکت کر۔ وشارکہم فی الاموال والاولاد کی تفسیر میں علامہ علاء الدین

بغدادی نے لکھا ہے۔

اما المشارکۃ فی الاموال فکل ما اصیب من حرام او انفق فی حرام وقیل ھو الربا وقیل ھو ما کانوا ینحرونہ لآلھتھم و اما المشارکۃ فی الاولاد نروی عن ابن عباس انھا المؤدۃ وقیل اولاد الزنا وعن ابن عباس ایضًا تسمیتھم اولادھم بعبد العزیٰ وعبد الحارث وعبد الشمس ونحوہ

مشارکۃ فی الاموال سے مراد ہر وہ مال مراد ہے جو حرام طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو یا حرام کاموں میں خرچ کیا گیا ہو یا سود مراد ہے یا وہ ذبیحے مراد ہیں جو خود ساختہ خداؤں کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں اور مشارکۃ فی الاولاد سے مراد وہ لڑکی ہے جو زندہ درگور کی گئی ہو یا زنا سے پیدا شدہ اولاد مراد ہے یا اولاد کا نام عبدالعزیٰ عبدالحرث وغیرہ رکھنا مراد ہے

شیطان بھی مرد کے ساتھ مباشرت میں شرکت کرتا ہے

تفسیر خازن میں آیۃ متذکرہ بالا کی تفسیر میں یہ قول بھی مذکور ہے۔

وقیل ان الشیطان یقعد علی ذکر الرجل وقت الجماع فاذا لم یقل بسم اللہ اصاب معہ امرأتہ وانزل فی فرجھا کما ینزل الرجل

شیطان ہمبستری کے وقت مرد کی شرمگاہ پر بیٹھا رہتا ہے اگر مرد نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو گی تو مجامعت میں شریک ہو کر مرد کے ساتھ منزل ہوتا ہے۔

جنات انسان عورتوں سے بھی مباشرت کرتے ہیں

تفسیر خازن میں حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ قول مذکور ہے۔

انہ سألہ رجل فقال ان امرأتی استیقظت وفی فرجھا شعلۃ

حضرت عبداللہ بن عباس سے کسی شخص نے کہا کہ میری عورت سو کر اُٹھی تو اس

Marfat.com

من نارٍ فقال ذلک من وطءِ الجنِ

شرم گاہ سے آگ نکل رہی تھی۔ فرمایا تیری عورت کے ساتھ جن نے ہم بستری کی ہے۔

بلقیس کا تخت اور آصف بن برخیا

حضرت سلیمان خدا کے جلیل القدر پیغمبر اور تمام روئے زمین کے بادشاہ تھے۔ تمام جنات، انسان، ہوا، پرندے حضرت کے مسخر اور تابع فرمان تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر اعظم آصف بن برخیا (جن) تھا۔ سورہ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور بلقیس کا پورا حال مذکور ہے۔ اس موقعہ پر ہم صرف اتنا واقعہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو موضوع کتاب سے متعلق ہے۔

جس وقت بلقیس ملکہ یمن کو یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام دنیا کے بادشاہ ہی نہیں بلکہ وہ خدا کے پیغمبر بھی ہیں تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات کے لئے بصد کرو فر روانہ ہوئی۔ ہُدہُد حضرت سلیمان علیہ السلام سے بلقیس کے تخت کا پورا حال ذکر کر چکا تھا جس وقت بلقیس کی آمد کی اطلاع حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملی اور اس نے حضرت کے لشکر سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر قیام کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔

قال یا ایھا الملاؤ ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی علیہ لقوی امین قال الذی عندہ علم الکتاب

حضرت سلیمان نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ہے ان لوگوں کو میرے پاس مطیع ہو کر آنے سے پہلے بلقیس کا تخت حاضر کر دے تو ایک قوی ہیکل جن کہا کہ میں اجلاس برخاست ہونے سے پہلے پیش کروں گا اور میں باامانت و زور آور ہوں ایک اور

انا اتیک بہ قبل ان یرتد طرفک — عالم جن نے کہا کہ میں پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے بھی زیادہ جلد اس تخت کو اپنے پاس منگانا چاہتا ہوں، تو آصف نے کہا تفسیر خازن میں ہے۔

قال ابن عباس ان آصف قال سلیمان حین صلی مد عینیک حتی ینتھی طرفک فمد عینیہ ونظر نحو الیمنیٰ و دعا آصف فبعث اللہ الملائکۃ فحملوا السریر یجرون بہ تحت الارض حتی بلغ من بین یدی سلیمان

آصف نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ آپ اپنی نظر پھیر لیجئے۔ حضرت سلیمانؑ نے ایسا ہی کیا۔ آصف نے کچھ پڑھا چشم زدن میں فرشتوں نے بلقیس کا تخت حضرت سلیمانؑ کے سامنے لاکر رکھدیا۔

اس آیت کی تفسیر میں آصف بن برخیا کے متعلق یہ قول بھی مذکور ہے۔

قیل ھو آصف بن برخیا کان صادقًا یعلم اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل اعطی

آصف بن برخیا صدیق یعنی اسم اعظم کا عامل تھا اسم اعظم کی برکت سے ہر دعا قبول اور ہر سوال پورا ہوتا ہے۔

غرض یہ ہے کہ بلقیس کا تخت چشم زدن میں حضور کے محل میں آگیا۔ حضرت نے جنات کو حکم دیا اس کے جواہرات بدل دو۔ جنات نے فورًا جواہرات تبدیل کردیئے بلقیس کی نظر جونہی اس تخت پر پڑی وہ حیرانی سے بار بار اس کی طرف دیکھتی رہی آصف نے پوچھا یہ تخت تمھارا ہے۔؟ تو اس نے جواب دیا۔ ایسا ہی تخت میرا بھی ہے البتہ اس میں جواہرات اور رنگ کے لگے ہوئے ہیں میرے تخت میں دوسرے رنگ کے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بلقیس کے عاقلانہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے

جنات نے بلقیس کی پنڈلیوں کو خوبصورت بنانے کیلئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نسخہ بتایا

بلقیس کی والدہ چونکہ جنی عورت تھی ۔ جنات کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر حضرت سلیمانؑ نے بلقیس سے نکاح کر لیا تو جنات کے تمام راز فاش ہو جائیں گے اس لئے جنات نے حضرت سلیمانؑ کے دل سے بلقیس کی عظمت کو کم کرنے کے لئے اس کی بُرائیاں شروع کر دیں اور کہا کہ بلقیس تو بے وقوف اور کم عقل عورت ہے اور اس کی پنڈلیوں پر اس قدر بال ہیں کہ ان کو دیکھکر طبیعت میں تنفر پیدا ہونے لگتا ہے

حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کی عقل کی آزمائش اور اس کی پنڈلیوں کے امتحان کے لئے محل میں پانی بھروا کر شیشے کا فرش لگوا دیا ۔ بلقیس یہ سمجھی کہ صحن میں پانی بھرا ہوا ہے ۔ پنڈلیاں کھول کر چلنے لگی ۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پانی نہیں کانچ ہے اس پر قدم رکھکر چلی آؤ تو بلقیس نہایت شرمندگی کی حالت میں حضور میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی حضرت سلیمانؑ نے اُس کی خواہش پر اس کے ساتھ نکاح کر لیا ۔ جنات نے پنڈلیوں کے بال صاف کرنے کے لئے چونے اور ہڑتال کا نسخہ تجویز کیا ۔

خاتم سلیمان اور شیطان

حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس پر اسم اعظم کندہ تھا ۔ حاجت بشریہ سے فراغت حاصل کرنے کے وقت آپ اس کو انگلی سے نکال کر رکھدیتے تھے ۔ حضرت کی خادمہ امینہ اس کو حفاظت سے رکھ لیتی تھی ۔ ایک روز حضرت سلیمان اُس انگوٹھی کو امینہ کے پاس رکھکر کسی کام کو چلے گئے ۔ شیطان نے آپ کی صورت میں

Marfat.com

متشکل ہو کر امینہ سے انگوٹھی لے لی اور تخت پر بیٹھ کر حکمرانی شروع کر دی۔

کچھ دیر بعد حضرت سلیمان نے امینہ سے انگوٹھی طلب کی تو اُس نے کہا تم کون ہو۔ انگوٹھی تو حضرت سلیمان لے گئے۔ اور وہ اپنے تخت شاہی پر جلوہ افروز ہیں۔ حضرت سلیمان عالم مایوسی میں محل شاہی سے باہر آگئے اور دریا کے کنارے ایک مچھیرے کے ہاں ملازمت کرلی۔ حضرت سلیمان مچھلیاں دریا کے کنارے سے اُٹھا کر بازار میں پہنچا دیا کرتے تھے شام کو اس خدمت کے معاوضہ میں آپ کو دو مچھلیاں مل جاتی تھیں ایک مچھلی فروخت کرکے روٹی خرید لیتے تھے اور دوسری مجھون کر روٹی کے ساتھ کھا لیتے تھے۔ اسی طرح چالیس روز گذر گئے۔

جنات چونکہ اس انگوٹھی کے تابع تھے اس لئے وہ ابلیس لعین کا کچھ بگاڑ نہ سکتے تھے۔ پھر وہ نقلی سلیمان سے خوش نہ تھے۔ حضرت کی بیویاں بھی اس نقلی سلیمان سے ناخوش تھیں کیونکہ وہ شیطان ایام حیض میں بھی ان سے قربت کرتا تھا اور غسل جنابت نہ کرتا تھا۔

بہ دن بعد وہ شیطان تخت چھوڑ کر بھاگ گیا اور اُس نے خاتم سلیمانی دریا میں پھینک دی۔ قدرت خداوندی سے وہ انگوٹھی مچھلی نے نگل لی اور مچھیرے کے جال میں پھنس کر حضرت سلیمانؑ کے پاس آگئی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس مچھلی کو ذبح کیا تو اس کے پیٹ میں سے ان کی اپنی انگوٹھی برآمد ہوئی حضرت نے اُسی وقت انگلی میں پہن کر سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرتؑ کی سابقہ حکومت و سلطنت بحال ہوگئی۔

حضرت سلیمانؑ نے اس شیطان کو گرفتار کرکے ایک پتھر کی چٹان میں بند کرکے دریا میں

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت آسمان پر جنّات کی آمدورفت بند

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ شیاطین آسمان پر پہنچ کر وحی کے کلمات سُن کر زمین پر آتے تھے اور جو کلمات سنتے تھے ان میں اپنی طرف سے اضافہ کردیتے تھے شیاطین کا یہ قدیمی دستور تھا جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوتے تو شیاطین آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے۔

شیاطین نے اس واقعہ کا ذکر ابلیس سے کیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ زمین میں کوئی عظیم حادثہ رونما ہوا ہے۔ کچھ شیاطین دریافت حالات کے لئے روانہ کئے یہ شیاطین گھومتے پھرتے مکہ معظمہ پہنچے تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپس میں کہنے لگے خدا کی قسم ان ہی کی وجہ سے شیاطین آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے اور ان ہی کی وجہ سے آگ کے انگاروں کی مار پڑتی ہے۔ ان انگاروں سے چہرہ، پسلی اور ہاتھ جل جاتے ہیں (مسند احمد)

جنّات کے بیٹھنے کے لئے آسمان میں جگہ مقرر تھی

حضرت ابن عباسؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ جنات کے ہر گروہ کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ مقرر تھی۔ یہ جنات ان مقامات سے وحی الٰہی سُن کر اپنی طرف سے کچھ باتیں ملاکر کاہنوں سے بیان کرتے تھے حضورؐ کی بعثت کے وقت شیاطین کو ان مقامات سے روک دیا گیا۔ عرب کے لوگوں کو جب جنوں نے آسمانی خبریں بتانی بند کردیں تو وہ کہنے لگے آسمان والے

Marfat.com

تو سب مر گئے پھر تو جس کے پاس اونٹ تھے وہ ایک اونٹ اور جس کے پاس گائے یا بکریاں تھیں وہ ایک گائے یا بکری روزانہ ذبح کرنے لگا۔ (مسند ابو نعیم)

حضور سرور عالم کی بعثت سے پہلے جنات کو آسمان پر جانے کی اجازت تھی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان موقوفی وحی کا جواز نہ تھا اس زمانہ میں آسمان پر شیاطین کو آنے جانے کی ممانعت نہ تھی شیاطین آسمان پر ایسی جگہ جا کر بیٹھ جاتے جہاں سے وہ فرشتوں کی باتیں سن سکیں۔ (رواہ البیہقی)

ستاروں کے لوٹنے سے قریش پر خوف و ہراس طاری ہو گیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد آسمان سے ستاروں کا ٹوٹنا موقوف ہو گیا تھا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ستارے ٹوٹنے لگے تو قریش نے اس خوف سے کہ خدا جانے کیا بلا نازل ہونے والی ہے چوپایوں اور غلاموں کو آزاد کرنا شروع کر دیا۔ عبدیا تیل کاہن نے کہا کہ اس کام میں جلدی نہ کرو یہ دیکھو کہ بڑے تارے ٹوٹ رہے ہیں یا چھوٹے؟ اگر بڑے ستارے ٹوٹ رہے ہوں تو سمجھ لینا کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت آگیا ہے ورنہ یہ حال کسی نبی کی آمد کا پیش خیمہ ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(رواہ ابو نعیم عن ابی بن کعب)

حضورؐ کو قتل کرنے کے ارادہ سے شیطان کی روانگی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت جنات وحی آسمانی سننے سے روک دیئے گئے تو شیاطین نے اس کی شکایت ابلیس سے کی ابلیس نے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو ابلیس نے کہا کہ

Marfat.com

میں ابھی جا کر ان کی گردن توڑ ڈالوں گا۔ ابلیس پہاڑ سے اُتر کر حضور سرور عالمؐ کے پاس آیا حضرت جبرئیلؑ آپ کی حفاظت کر رہے تھے۔ حضرت جبرئیل نے ابلیس کے ایک ٹھوکر زور سے رسید کی اور اس کو اٹھا کر دُور پھینک دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے پہلے جنات وشیاطین آسمانوں پر جایا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر ان کو پہلے آسمان سے اوپر جانے کی ممانعت کر دی گئی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ کی بعثت سے پہلے جنات وشیاطین آسمان اوّل پر فرشتوں کی بات چیت سُن کر کاہنوں کو غیب کی باتیں تلایا کرتے تھے ان باتوں میں کچھ اپنی طرف سے بھی اضافہ کر دیتے تھے۔ حضور سرور عالم کی بعثت کے بعد ان کو آسمان پر جانے کی قطعی ممانعت کر دی گئی اور ان کے لئے یہ انتظام کر دیا گیا کہ اگر کوئی جن یا شیطان کسی وقت آسمان پر جانے کی کوشش کرے تو اس کو ستاروں کی آگ کے شعلوں سے بھگا دیا جائے گا۔ سیرت حلبیہ میں ہے۔

ان اللہ تعالیٰ لما اراد بعثۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رمی لاکثر انقضاض الکواکب قبل مولدہ ففزع اکثر العرب منہا ففزعوا الی کاہن لہم ضریر وکان یخبرہم بالحوادث فسئلوہ عنہا فقال انظروا البروج الاثنی عشر فان انقض منہا شیٔ

جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی پیدائش سے پہلے کثرت سے ستارے ٹوٹنے لگے عرب اس حالت کو دیکھکر گھبرائے ہوئے ایک بڑے کاہن کے پاس گئے (یہ کاہن آنے والے واقعات کی پیشین گوئی کیا کرتا تھا)، کاہن نے کہا اگر برج ٹوٹ رہے ہیں تو سمجھ لو دنیا کے خاتمہ کا وقت آگیا ہے

فهو ذهاب الدنيا وان لم ينقض
منها شيئ فيحدث في الدنيا امر عظيم
فلما بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان هو الامر العظيم
قال ابن اسحٰق لما تقارب
امر رسول الله صلى الله عليه وسلم
وحضر مبعثه حجبت الشياطين عن السمع
وحيل بينها وبين المقاعد التي كانت
تقعد فيها فرموا بالنجوم فعرفت الجن
ان ذلك لامر حدث الله من العباد
يقول الله تعالى لنبيه صلى الله عليه
وسلم حين بعثه يقص عليهم خبرهم
اذ حجبوا وانا لمسنا السماء فوجدناها
ملئت حرسا شديدا وانا كنا
نقعد مقاعد السمع

ورنہ دنیا میں کوئی عظیم الشان واقعہ
پیش آنے والا ہے۔ حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
اس زمانہ کا عظیم ترین واقعہ تھا۔
ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ بعثت نبویؐ
کے وقت جنات آسمانی باتوں کو سننے
سے روک دیئے گئے اور ان کے
ٹھکانے چھین لئے گئے اور خلاف
ورزی پر آتش باری ہونے لگی اب
جنوں کو معلوم ہوا کہ یہ دنیا میں عظیم الشان
حادثہ کا پیش خیمہ ہے۔ اسی واقعہ
کا قرآن مجید میں بھی تذکرہ ہے۔

چونکہ عرب میں اس زمانہ میں کہانت کا زور تھا اس لیے وحی الٰہی کو شیاطین سے بچانے کے لیے جنات کی آسمان پر آمد بند کردی گئی اور احتیاط کے طور پر یہ انتظام کردیا گیا اور فرشتوں کو اس کام پر تعینات کردیا گیا کہ جو شیطان آسمان پر

Marfat.com

آئے یا آسمان کی بات سننے کی کوشش کرے اس کو آگ کے شعلے مار مار کر بھگا دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے اس انتظام سے جہاں وحی الٰہی کی عصمت محفوظ ہو گئی وہاں عرب سے کہانت کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے۔

عن ابن عباس عن نفر من الانصار قالوا بینما نحن جلوس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم فاستنار فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی هذا النجم الذی یرمی به فی الجاهلیة قالوا یا رسول اللہ کنا نقول حین رأینا یرمی بہ مات ملك. ولد مولود مات مولود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذلك کذلك ولکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کان اذا قضی فی خلقه امرًا لسمعته حملة العرش فسبحوا فسبح من تحتهم تسبیحهم فسبح من تحت ذلك فلا یزال التسبیح یهبط

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بعض انصار سے راوی ہیں کہ وہ خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے کہ آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی بہت تیز پھیل گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ٹوٹنے والے ستارے کے متعلق جاہلیت میں لوگوں کا کیا خیال تھا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لوگ اس ستارے کو دیکھ کر یہی کہا کرتے تھے کہ آج یا تو کوئی بادشاہ مرا ہے یا کسی عظیم الشان بچہ کی پیدائش یا موت ہوئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کسی امر کے متعلق کوئی فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش اس کو سن کر تسبیح پڑھنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

حتی ینتھی الی السماء الدنیا فسبحوا
ثم یقول بعضھم لبعض لم سبحتم
فیقولون قضی اللہ فی خلقہ کذا
وکذا الامر الذی کان الی قولہ
فیھبط من السماء الی السماء حتی
ینتھی الی سماء الدنیا فتسترقہ
الشیاطین بالسمع علی توھم و
اختلاس ثم یاتون الی الکھان
فیحدثونھم فیخطئون بعضًا و
یصیبون بعضًا (سیرۃ حلبیہ)

ان کی تسبیح سُن کر دوسرے آسمانوں کے
فرشتے بھی تسبیح پڑھنے لگتے ہیں یہاں تک کہ
دنیا کے آسمان تک یہ تسبیح جا پہنچتی ہے
تسبیح پڑھنے کے بعد فرشتے ایک دوسرے
سے دریافت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
اللہ تعالےٰ نے فلاں معاملہ میں یہ فیصلہ
کیا ہے ۔ فرشتوں کے اس باہمی تذکرہ
کو چوری چھپے سُن کر کاہنوں سے
ان باتوں کا تذکرہ کر دیتے تھے جس
میں کچھ صحیح ہوتی تھیں اور کچھ غلط

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے ۔

وقد سُئل صلی اللہ علیہ وسلم
عن الکھان فقال انھم لیسوا بشیء
فقالوا یا رسول اللہ انھم یحدثونا
احیانًا بالشیء یکون حقًا قال تلک
الکلمۃ من الجن یخطفھا الجنی
فیقذفھا فی اذن ولیہ فیخلطون فیہ
اکثر من مائۃ کذبۃ ثم ان اللہ
تعالیٰ حجب الشیاطین بھذہ النجوم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں
کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ان لوگوں کا
کوئی اعتبار نہیں صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ
یہ لوگ بعض وقت ایسی باتیں کر جاتے ہیں
جو سچی ہوتی ہیں ارشاد ہوا جنات کوئی
کوئی بات فرشتوں سے سُن کر کاہنوں کے
کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور اپنی طرف
بھی اس میں ایسی باتیں خلط ملط کر دیتے ہیں

Marfat.com

التی یقذفون بھا فانقطعت الکھانۃ
الیوم فلا کھانۃ (رواہ البخاری)

قال ابن عمر لما کان الیوم
الذی تنبأ فیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منعت الشیاطین من
خبر السماء ورموا بالشھب فذکروا
ذلک لابلیس فقال لعلہ بعث نبی علیکم
بالارض المقدسۃ فذھبوا ثم رجعوا
قالوا لیس بھا احد فخرج ابلیس
یطلبہ بمکۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بحراء منحدرا معہ جبرئیل
فرجع الی اصحابہ فقال بعث احمد
ومعہ جبرئیل (سیرۃ حلبیہ)

جو بالکل جھوٹی ہوتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے غیب کی باتیں چرانے کا انسداد ان ٹوٹنے والے ستاروں سے کر دیا ہے۔ جب یہ سلسلہ ہی منقطع ہو گیا تو کہانت بھی ختم ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جس روز حق تعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت پہنایا تو شیاطین کو آسمانی خبر حاصل کرنے سے روک دیا گیا۔ اور ان پر ستاروں کی آگ پھینکی جانے لگی شیاطین نے ابلیس سے شکایت کی تو اُس نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں کوئی نبی مبعوث ہوا ہے۔ شیاطین تحقیقات کے لئے ارض مقدس گئے۔ اور لوٹ کر آ گئے وہاں ارض مقدس میں کسی نبی کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد ابلیس اس جستجو میں مکہ گیا۔ تو وہاں اس نے حضور آقائے دو عالم ؐ کو غار حرا میں حضرت جبرئیل ؑ کے ساتھ دیکھا۔ ابلیس نے اپنے دوستوں سے واپس آ کر کہا کہ مکہ میں احمد مبعوث ہوئے ہیں مگر ان کے ساتھ جبرئیل ہیں۔

Marfat.com

بعثتِ نبویؐ کے وقت جنّات کی غیبی آوازیں

صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک خوبصورت مرد گذرا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں عرب کا کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جنیہ کی کوئی عجیب و غریب بات سناؤ۔ اُس شخص نے کہا کہ وہ جنیہ ایک روز بازار میں ملی تو اُس نے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

الم تر الجن وابلا سہا

ویاسہا من بعد انکاسہا

ولحوقہا بالقلاص احلاسہا

حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نے سچ کہا میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ میں ایک روز ایک بت کے پاس سو رہا تھا۔ ایک آدمی ایک گائے کا بچہ بُت پر چڑھانے آیا۔ اس شخص نے اس بچہ کو بُت کے سامنے ذبح کیا۔ اس بچہ کے پیٹ میں سے یکایک شور پیدا ہوا یا جلیح امر نجیح رجل نضیح یقول لا الٰہ الا اللہ (اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے) یہ آواز سُن کر لوگ بھاگ پڑے، میں وہیں ڈٹا رہا۔ یہی کلمات میں نے دوبارہ سہ بارہ سُنے۔ اس واقعہ کو کچھ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ عرب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر مشہور ہو گئی۔

بیہقی اور مجاہد نے بیان کیا ہے کہ یہ نذر قبیلہ بنو غفار کی تھی۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے سواد بن اقارب سے کہا کہ اپنے اسلام لانے کی بات سُناؤ۔ سواد نے کہا ایک جن میرا دوست تھا۔ میں رات کو سویا ہوا تھا اُس نے مجھے جگا کر کہا۔ اُٹھو۔ سمجھ لو۔ جان لو۔ لوی بن غالب میں سے ایک رسولؐ مبعوث کیا گیا ہے پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے ؎

عجبتُ للجن وانجاسها
وشدها العيس باحلاسها

جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹوں پر کجاوے باندھتے

تهوى الى مكة تبغي الهدى
ما مومنوها مثل ارجاسها

ہیں وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں ہدایت کی خواہش کرتے ہیں ان جنات میں جو مومن ہیں وہ ان کے نجس جنات کی مثل نہیں۔

فانهض الى الصفوة من هاشم
واسمر بعينيك الى راسها

تو اس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم میں سے ہے اور اپنی آنکھوں کو ذروہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ بنی ہاشم کے راس ہیں۔

یہ اشعار سنا کر اس نے مجھ سے تہدید آمیز انداز میں کہا۔ اے سواد اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس نبی کے پاس جا ہدایت پائے گا۔

دوسری شب اس نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے ؎

عجبت للجن وتطلابها
وشدها العيس باقتابها

میں جنات سے اور ان کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں ان پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ آمادہ سفر ہیں۔

تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ ما صادقوا الجن ککذابھا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جنات میں کے صادق لوگ ان کے کذابوں کے مثل نہیں

فارحل الی صفوۃ من ھاشم لیس قدامھا کاذنابھا

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اس کی طرف کوچ کر دے جنات کے اگلے لوگ ان کے بعد کے لوگوں اور اتباع کی مثل نہیں۔

تیسری رات بھی اس جن نے مجھے اسی مضمون کے اشعار سُنائے یہ اشعار مسلسل سُن کر میرے دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی اس کے بعد میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ (رواہ البیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت کے جن تابع تھا۔

ایک روز وہ جن ایک پرندہ کی صورت میں مکان کی دیوار پر آکر بیٹھ گیا اس عورت نے اس جن سے کہا اُتر آؤ جن نے انکار کردیا اور کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور ہمیں یہاں ٹھیرنے سے منع کردیا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

ارطاۃ بن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت تھی اس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں وہ غائب رہا ایک دن وہ جن مکان کے روشن دان سے جھانکتا ہوا نظر آیا۔ عورت نے کہا

کیا بات ہے اب تو نے میرے پاس آنا جانا کیوں ترک کر دیا ہے۔ جن نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] پیدا ہوا ہے اُس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور سلام کر کے رخصت ہو گیا۔ (رواہ ابو نعیم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کی بعثت کے وقت کسی جن نے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر یہ آواز دی اور اشعار پڑھے۔

قبح اللہ رای کعب بن فہر	برا کرے اللہ تعالیٰ رائے کعب بن فہر
ما ارق العقول والاحلام	کو یہ لوگ کتنے سبک عقل ہیں۔
دینہا انہا یعنف فیہا	بنی کعب کا دین ان کے آباء کرام حمایت
دین آبائہا الحماۃ الکرام	کرنے والوں کا دین ہے وہ اس دین میں ملامت کیے
حالف الجن حین یقض علیکم	جاتے ہیں تمہارا ساتھ جنات دیں گے جبکہ تم
ورجال النخیل والآطام	پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرد تمہارا ساتھ دیں گے
یوشک الخیل ان تراہا تہادی	جو نخیل و آطام کے ہیں قریب [illegible]
تقتل القوم فی البلاد العظام	کو دیکھے گا کہ وہ حرام کریں گے ایسی حالت میں
	کہ قوم کے بڑے بڑے شہر [illegible]
ھل کریم منکم لہ نفس حرٌّ	کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے [illegible]
ماجد الوالدین والاعمام	آزاد ہے اور اس کے ماں باپ [illegible]
ضارب ضربۃ تکون نکالا	وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ [illegible]
ورواحا من کربۃ واغتمام	اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔

یہ اشعار مکہ میں اس قدر مقبول ہوئے کہ ایک ایک مشرک کی زبان پر تھے

Marfat.com

کفار اس مضمون کو سُن کر بہت خوش ہوتے اور مسلمانوں سے کہنے لگے۔ دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے ہوا ہے۔ مسلمانوں کو بہت رنج ہوا۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا حضورؐ نے فرمایا یہ شیطان مسعر تھا اللہ تعالےٰ عنقریب اس کو سزا دے گا۔ تیسرے دن شمج زور آور دیو مسلمان ہو گیا حضورؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ عبداللہ نے مسعر کو قتل کرنے کی اجازت چاہی حضورؐ نے اجازت عطا فرمادی۔ حضورؐ نے فرمایا مسعر آج قتل ہو جائے گا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے اُسی روز شام کے وقت پہاڑ سے ایک سخت آواز بلند ہوئی ؎

نحن قتلنا مسعرا	ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا
لما طغیٰ واستکبرا	جبکہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا
وسفہ الحق وسن المنکرا	مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور امر منکر کو
قنعتہ سیفا جروفا سنیرا	سنت ٹھیرایا میں نے مسعر کا قناع اس تلوار سے
بشتمہ نبینا المطہرا	بنایا جو بنیاد ہستی کو کھودنے والی اور قاطع ہے
بشتمہ نبینا المطہرا	اس شیطان کو اس سبب سے میں نے قتل کیا
	کہ اس نے ہمارے نبی مطہر کو بُرا کہا ہے۔

کتاب شرف المصطفےٰ میں جندل بن فضلہ سے یوں روایت کی ہے کہ فضلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات میں سے تھا وہ یکایک میرے پاس آیا اُس نے کہا۔

حب قد لاح سراج الدین   لصادق مھذب امین

Marfat.com

اُٹھ تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبرؐ کے سبب سے جو صادق مہذب اور امین ہے

فارحل الی ناجیۃ امون
تمشی علی الصحصح والحزون

سو ایسی اونٹنی پر کوچ کر جو نجات دینے والی ہے اور خلقت میں مضبوط ہے اور وہ نرم زمین اور سخت دونوں پر چلتی ہے۔

یہ اشعار سُن کر میں خوف و ہراس کی حالت میں بیدار ہوا میں نے پوچھا کیا واقعہ ہے تو اُس نے جواب دیا۔

وساطح الارض وفارض
الفرض لقد بعث محمد الی الطول
والعرض نشا فی الحرمات العظام
وهاجر الی طیبۃ امینۃ

قسم ہے زمین کے مسطح کرنے والے کی فرض کے فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام روئے زمین پر مبعوث کئے گئے ہیں محمدؐ نے عظیم حرمات یعنی مکہ میں نشوونما پایا ہے اور طیبہ امینہ کی طرف ہجرت کی ہے۔

یہ سنتے ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے روانہ ہو گیا راستہ میں یہ غیبی آواز میرے کان میں آئی ؎

یا ایہا الراکب المزجی مطیتہ
نحو الرسول لقد وفقت للرشد

اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جانے والا ہے تحقیق تو نے ہدایت کی توفیق پائی ہے۔

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایک مہینہ قبل ہم لوگ بوانہ میں ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے اونٹ ذبح کئے

Marfat.com

اونٹ کے پیٹ میں سے کسی آواز دینے والے نے پکار کر کہا ؎

الا اسمعو الی العجب ذھب	تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے
استراق السمع للوحی دیری بالشھب	جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر پہنچکر
لمنبی بمکتہ اسمہٗ احمد مھاجر	وحی سنتے تھے وہ اُٹھ جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے
الی یثرب	مارے جاتے ہیں اس نبی کے سبب سے جو مکہ میں ہے
	اس کا نام احمد ہے اس کی ہجرت کی جگہ یثرب ہے

جبیر کہتے ہیں کہ ہم یہ بات سن کر تعجب میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگیا۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ جس وقت حضور سرور عالمؐ مبعوث ہوتے ہیں میں شام میں تھا۔ میں کسی کام سے جنگل گیا تھا رات ہوگئی وہیں لیٹ گیا اچانک مجھے آواز آئی کسی شخص نے مجھ سے کہا کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا۔ میں نے کہا خدا کی قسم تو نے کیا کہا۔ تو آواز آئی کہ رسول امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے۔ ہم نے مقام حجون میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم مسلمان ہوگئے ہیں اب جنات کا مکر وفریب دور ہوگیا اب جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہؐ کے پاس جاکر مسلمان ہوجا

حضرت تمیم فرماتے ہیں کہ میں نے صبح اُٹھتے ہی ایک کاہن سے رات کے واقعہ کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ جن نے جو کچھ تجھ سے کہا سچ کہا اس نبیؐ نے حرم سے ظہور کیا ہے اور اس کی ہجرت کی جگہ مدینہ ہے وہ خیر الانبیاء ہے۔ تو ان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔

(رواہ ابونعیم)

Marfat.com

جندع بن الصمیل سے روایت ہے کہ ان کے پاس کسی آنے والے نے آکر کہا

یا جندع بن الصمیل اسلم تسلم	جندع بن الصمیل تو مسلمان ہوجا سلامتی پائے گا
وتغنم من حر نار تضرم	اس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائیگی
	اور غنیمت پائے گا۔ یعنی کامیاب ہوگا۔

جندع نے اس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اس نے کہا اسلام یہ ہے کہ توبتوں سے بری ہوجا اور الملک العلام کے ساتھ اخلاص رکھ۔ جندع نے اس سے پوچھا اسلام کی طرف راغب کیوں کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارے کا ظہور عرب سے عنقریب ہونے والا ہے وہ کریم النسب ہے وہ حرم سے ظہور کرے گا۔ عرب اور عجم اس کے مطیع ہوں گے جندع نے اپنے چچازاد بھائی نافع بن خداش کو مطلع کیا۔ کچھ دنوں بعد جب ان کو یہ خبر ملی کہ حضور سرور عالمؐ نے مدینہ منورہ میں ہجرت کی ہے تو یہ دونوں بھائی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوگئے۔ (شرف المصطفیٰ)

عباس بن مرداسؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مرتے وقت مجھے ضماء بت کے متعلق وصیت کی تھی۔ باپ کے مرنے کے بعد میں نے وہ بت مکان میں رکھ لیا۔ اور اس کی پوجا پاٹھ کرتا رہا۔ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس بت کے پیٹ میں سے مجھے ایک رات آواز سنائی دی۔

قُل للقبائل من سلیم کلھا	سلیم کے کل قبیلوں سے کہہ دو کہ ضماء
ھلک الضماء وعاش اھل المسجد	ہلاک ہوگیا۔ اور اہل مسجد زندہ ہوگئے۔

اودی ضمار وکان یعبد مرۃ	ضمار ہلاک ہوگیا۔ضمار کی پوجا کی جاتی
قبل الکتاب الی النبی محمد	تھی اس کتاب کے نازل ہونے سے پہلے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے۔
ان الذی ورث النبوۃ والھدیٰ	تحقیق جو شخص قریش سے ہے اُس نے
بعد ابن مریم من قریش مھتدی	ابن مریم علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت میراث پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو چھپائے رکھا کسی سے ذکر نہ کیا جب لوگ غزوہ احزاب سے واپس آئے تو میں نے مقام عقیق میں ایک گرج دار آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو ایک آدمی شترمرغ پر سوار نظر آیا وہ کہہ رہا تھا۔

النور الذی وقع یوم الاثنین و

لیلۃ الثلثاءِ مع صاحب الناقۃ

الغضباء فی دیار بنی اخی العنقاء

اسی وقت جانب شمال سے ہاتف کی آواز آتی ہے

بشر الجن و ابلاسھا	بشارت دے جنات کو اور ان کے ناامید
ان وضعت المطی احلاسھا	لوگوں کو کہ سواری کے ان کجاووں کو رکھدیا
وبنیت السماء احراسھا	ظاہر کردیا آسمان نے اپنے نگہبانوں کو۔

عباس کہتے ہیں کہ میں یہ سنتے ہی خوف کے مارے اُچھل پڑا اور مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ کے رسول ہیں۔

رواہ ابونعیم

روایت ہے کہ مازن الطائی سرزمین عمان میں بتوں کا خدمت گار تھا اس کا ایک خاص بت تھا اس کا نام ناجز تھا۔ مازن کا بیان ہے کہ ایک روز ایک بت کے پیٹ میں سے آواز آئی وہ کہتا تھا۔

اے مازن تو میرے پاس آ تجھے وہ بات سناؤں گا جو پوشیدہ رہنے کے قابل نہیں تو سُن لے وہ نبی مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے جو خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اس نبی پر ایمان لے آ۔

یہ بات سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا۔

اس کے بعد پھر ایک دن اسی قسم کی آواز مجھے سنائی دی۔ میں حیران تھا یہ کیا معاملہ ہے ۔اسی دوران میں حجاز کی طرف سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اُس نے بیان کیا تہامہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے وہ لوگوں کو خدا کی دعوت دے رہا ہے اس کا نام احمد ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سُن کر میں روانہ ہو گیا۔ خدمت اقدس میں حاضر آیا حضورؐ نے میرے سامنے اسلام کی شرح فرمائی میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں عیش و شراب کا متوالا ہوں۔ قحط سالیوں کی وجہ سے بیوی بچے دُبلے ہو گئے ہیں۔ اور میرا کوئی بیٹا نہیں دُعا فرمائیے حق تعالیٰ اس مصیبت کو دفع کر دے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ حضور کی دعا کی برکت سے میری سب پریشانیاں دُور ہو گئیں۔

جنّات کا قبولِ اسلام

اور

بارگاہِ رسالت میں جوق در جوق آمد

Marfat.com

جنّات کے اسلام لانے کا بیان

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انصرف راجعا من الطائف الی مکۃ
حین یئس من خبر ثقیف حتی اذا کان
بنخلۃ قام من جوف اللیل یصلی فمر بہ
سبعۃ نفر من اھل نصیبین
اسماؤھم حسا ومسا وشاصرہ
وناصرہ وابن الارب وابن و
اخضم فاستمعوا لہ فلما فرغ من
صلاتہ ولوا الی قومھم منذرین
قد آمنوا واجابوا الی ما سمعوا فقص
اللہ علیہ خبرھم فی القرآن
واذ صرفنا الیک نفرا من الجن
یستمعون القرآن (خازن)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپسی میں مقام نخلہ میں ٹھیرے نصف شب کے قریب حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ نصیبین کے، جن حسا مسا شاصرہ ناصرہ ابن الارب ابن اخضم آئے اور انھوں نے نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سُنی۔ اسلام لے آئے اور وہاں واپس آکر اپنی قوم کو تبلیغ اسلام میں مشغول ہوگئے۔ اسی واقعہ کا ذکر حق تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔

جنات میں یہ سات افراد تھے جو سب سے پہلے حضور صلی اللہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔

نصیبین کے جنات کا وفد حضورؐ کی خدمت میں

عن كعب الاحبار قال لما انصرف
النفر السبعة من اهل نصيبين من
بطن نخلة جاؤا قومهم منذرين
فخرجوا وافدين الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهم ثلاث مائة
فانتهوا الى الحجون فجاء الاخضب
فسلم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ان قوما قد حضروا
الحجون يلقونكم فواعدهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم من الليل بالحجون
عن انس عن ابيه قال قدم
نفر من الجن على النبي صلى الله عليه
وسلم بمكة حين نزلوا على مكة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يذهب معي رجل في قلبه حبة
خردل من غل على احد فقال
عبد الله بن مسعود فتناول اداوة

کعب احبار کہتے ہیں کہ جب نصیبین سے
۷ جن اسلام قبول کر کے بطن نخلہ سے اپنی
قوم میں واپس آئے تو ۳ سو جنوں کا وفد
حجون میں آکر رکا اور احقب نے خدمت
اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور
کہا حضورؐ ہماری قوم کا ایک وفد آپ
سے ملاقات کے لیے حجون میں حاضر ہے
شرف باریابی عطا فرمایا جائے حضورؐ نے
فرمایا رات کو حجون میں ملاقات ہوگی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے ساتھ صرف وہ شخص چلے جس
کے دل میں ذرہ بھر آلودگی نہ ہو۔
حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک برتن نبیذ سے بھرا ہوا
لیا۔

Marfat.com

فیھا نبین فقال عمران بن ابی انس
خرج حتی اذا کان مالحجون خط لہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم
خطا ثم قال قف ھٰھنا حتی ارجع
ولا تخف ومضی قال ابن مسعود
انا انظر الی جبلھم حلقا حلقا۔
قال ومضی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتی تغیب عن ابن مسعود
فلم یرہ حتی السحر و عبداللہ قائم
لم یجلس فقال لہ مازلت قائما
عبداللہ قلت لی قف ھٰھنا فما
کنت اجلس حتی اراک قال ھل
رأیت شیئاً قال رأیت اسودۃ و
اجلۃ وسمعت لغلطا شدیداً
قال ھٰؤلاء جن نصیبین جاؤانی
تختصمون الی فی شئ کان بینھم
فلما برق الفجر قال ھل ملاث
من وضوء للصلوٰۃ قال قلت

یہاں تک جب ہم حجون پہنچے تو حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک
جگہ بٹھا کر میرے اردگرد خط کھینچ دیا اور
فرمایا جب تک میں واپس آؤں یہیں ٹھیرے
رہو اس کے بعد حضورؐ جنات کی طرف تشریف
لے گئے۔ میں نے دیکھا جنات آپکے پاس
ہجوم کر رہے تھے حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ان سے رات بھر باتیں کرتے رہے
صبح کے قریب حضورؐ میرے پاس تشریف
لاتے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم رات
بھر کدھر رہے میں نے کہا آپنے مجھ سے
یہ فرمایا تھا کہ تم میرے آنے تک یہیں بیٹھے
رہنا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت کیا
کہ تمھارے پاس وضو کا پانی ہے۔ میں نے
عرض کیا حضور نبیذ ہے۔ فرمایا کھجور
بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے

Marfat.com

قال تمرة طيبة وماء طهور قال
اصبب علی ففعلت ثم جاءه اثنان
منهم فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الم اقض حاجتکما
قالا بلی ولکن احببنا ان نصلی
معک فصلی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وصلیا وقرأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبح
تبارک الملک وسورة الجن فلما
سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابن مسعود رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر
الروایة

(طبرانی)

پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے
ہو گئے اتنے میں جنات میں سے دو شخص آپ
کے پاس آئے اور دونوں نے کہا یا رسول اللہ
ہم اس امر کو دوست رکھتے ہیں کہ نماز میں
آپ ہماری امامت کریں۔ حضور سرور
عالمؐ نے ان کی امامت کی اس نماز (فجر)
میں تبارک الملک اور سورہ جن پڑھی
پھر میں نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ
تھے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ نصیبین کے جنات تھے
بہت سے معاملات میں ان میں اہم خصومت
تھی یہ میرے پاس فیصلہ کرانے کے لئے
آئے تھے ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ
ہم بہت دور کے رہنے والے ہیں۔
انھوں نے زاد راہ طلب کیا۔
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ گوبر تمھارے لئے کھجور اور ہڈی
گوشت دار ہڈی بن جائے گی۔ ان لوگوں
نے عرض کیا حضور لوگ ہماری غذا کو
خراب کردیں گے۔ تو حضورؐ نے ہڈی

Marfat.com

اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کر دیا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں

کہ روشنی ہو جانے پر میں اس جگہ پر گیا

(جہاں حضور سرور عالمؐ رات بھر رہے تھے)

تو وہاں ،، اونٹوں کے بیٹھنے کے

نشانات پائے گئے۔

طبرانی اور ابو نعیم کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ان جنات کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود ان کی شرم گاہ نظر نہ آتی تھی یہ لوگ دبلے پتلے مگر لمبے قد کے تھے یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اس طرح جمع تھے گویا وہ حضور سرور عالمؐ پر سوار ہونا چاہتے ہیں۔ حضور سرور عالمؐ اُن کے سامنے قرآن پڑھتے رہے۔

دوسرا واقعہ

حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص لیلۃ الجن میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا۔ ابن مسعودؓ نے کہا نہیں لیکن ایک رات مکہ معظمہ میں حضورؐ کسی کو اطلاع کئے بغیر مکہ سے باہر تشریف لے گئے ہم لوگ ساری رات پریشان رہے صبح ہوئی تو حضورؐ کو حرا کی طرف سے آتے دیکھا صحابہ کرام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کا ایک قاصد آیا تھا میں نے ان کے پاس جاکر قرآن پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضورؐ نے ہمیں جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے

Marfat.com

جو آگ جلائی تھی اس کے آثار دکھلائے ——————— (ترمذی)

زمانۂ جاہلیت کا ایک واقعہ

زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کا واقعہ ہے کہ جب وہ سفر سے واپس آتا تو اس کی بیوی خوب بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ وہ کہیں سفر میں گیا ہوا تھا کہ شیطان اس شخص کی صورت میں متشکل ہو کر آنے جانے لگا۔ کچھ دن بعد وہ سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے خلاف عادت اس کی آمد پر کوئی اہتمام نہ کیا۔ اُس نے متعجبانہ انداز سے بیوی سے پوچھا کیا بات ہے۔ تمھاری عادت میں یہ تبدیلی کیوں ہوئی بیوی نے کہا تم سفر میں گئے تھے کب؟ تم تو یہیں موجود تھے۔ ابھی ان دونوں میاں بیوی کی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک شیطان نے اس شخص سے آکر کہا۔ کہ میں جن ہوں تیری بیوی پر عاشق ہو گیا ہوں۔ تیری عدم موجودگی میں تیری صورت شکل میں اُس کے پاس آتا جاتا رہا۔ اب بتاؤ ہمارا تمھارا معاملہ کیوں کر رہے گا۔ نوبت مقرر کر لینی چاہیے یا تو تم رات کو اپنی بیوی کے پاس رہا کرو، یا مجھے اجازت دو میں شب باش رہا کروں۔ میں نے اُسے رات کو بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔

چند دن کے بعد وہ جن ایک رات غیر حاضر رہا۔ میں نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ کل رات میں آسمان پر آسمانی باتیں سننے گیا تھا۔ میں نے کہا یار ایک روز تو مجھے بھی لے چل ذرا میں بھی تو آسمان کی سیر کر کے آؤں۔

اسی رات کو اُس جن نے آکر کہا چلو دوست تمھیں آسمان کی سیر کرا لاؤں۔ اور مجھ سے کہا ذرا منہ پھیر لو۔ میں نے منہ پھیر لیا۔ وہ جن خنزیر کی شکل

Marfat.com

بن گیا اس کے بدن پر دو بڑے بڑے پر بھی تھے وہ جن مجھے اپنے بدن پر بٹھا کر اڑنے لگا اور مجھ سے کہا کہ مجھے اچھی طرح پکڑ کے بیٹھ جا۔ کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جس وقت یہ شیطان آسمان کے قریب پہنچا آسمان سے ندا آئی

لاحول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن۔

اس آواز کے سنتے ہی وہ فوراً آسمان سے گر پڑا میں بھی آبادی سے ایک ویرانہ میں جا گرا۔

آسمان پر جو کلمات میں نے سنے تھے یاد کر لئے تھے۔ اگلے دن رات کو جب اس جن کے آنے کی باری تھی وہ کلمات پڑھنے شروع کئے۔ وہ جن حسب معمول آیا اور یہ کلمات سنتے ہی لرزہ براندام ہو کر جل بھن کر راکھ ہو گیا۔

جن صحابی کی وفات

معاذ بن عبداللہ بن معمرؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ میں نے جنگل میں دو بگولے آپس میں لڑتے دیکھے۔ لڑتے رہے اور کچھ دیر بعد جدا ہو گئے میں دونوں کے لڑنے کی جگہ گیا اس مقام پر یہ دو سانپ مرے ہوئے نظر آئے ایک سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو آرہی تھی میں حیران ہو کر ان دونوں سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا۔ ان میں ایک سانپ بہت پتلا زرد رنگ کا تھا مشک کی سی خوشبو اسی سانپ میں سے آرہی تھی میں نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر میں چل دیا راستہ میں آواز آئی۔ اے اللہ کے بندے تو نے بہت اچھا کام کیا یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے جو

Marfat.com

بنی شعیبان اور بنی اقیس میں سے ہیں ان دونوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی جس سانپ کو تم نے کفن دے کر دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور ان جنات میں سے تھا جنھوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے وحی الٰہی سنی تھی۔

ایک ایسے جن کی وفات کا واقعہ جو حضور صلعم کی بعثت سے ۴۰۰ پہلے حضور پر ایمان لایا تھا

حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ عبداللہ کے اصحاب میں سے ایک گروہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک سفید سانپ بل کھاتا ہوا نظر آیا۔ کچھ دیر بعد مر گیا ایک شخص نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستہ سے ہٹا کر زمین میں دفن کر دیا۔ قافلہ چلتا رہا ایک منزل پر مقیم ہوا یکایک مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئیں اور اُن میں سے ایک عورت نے پوچھا تم لوگوں میں سے کسی نے عمرو کو دفن کیا ہے۔ میں نے کہا کون عمرو؟ اس عورت نے کہا۔ وہ سانپ جو راستے میں تمھارے سامنے مر گیا تھا۔ میں نے کہا۔ میں نے دفن کیا تھا اس عورت نے کہا میں یہ بات بتانے آئی ہوں کہ وہ پرہیزگار اور خدا کا بڑا عبادت گذار تھا نمازی اور روزہ دار تھا۔ خدا کی کتاب اور خدا کے نبی پر ایمان رکھتا تھا اور تمھارے نبی کے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے نبی کی صفت آسمان پر سن کر ایمان لایا تھا۔

یہ واقعہ سُن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اس عورت نے سچ کہا

Marfat.com

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرے مبعو...
ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے وہ جن مجھ پر ایمان لایا تھا ——— (ابو نعیم)

ایک صحابی جن نے بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتایا

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حاجی... کا ایک قافلہ اثنائے سفر میں راستہ بھو... گیا جب راستہ نہ ملا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے تو وہ کفن پہن ک... ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ قریب ہی ایک درخت پر جن رہتا تھا اُس نے آکر بیان کیا کہ جنات کے گروہ نے حضور سرورِ عالم کی زبان مبارک سے قرآن سُنا تھا وہ تو سب فوت ہو گئے میں باقی رہ گیا ہوں میں نے حضور سرورِ عالمؐ کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔

المومن اخوالمومن عنیہ ودلیلہ لا یخذلہ

مومن مومن کا بھائی ہے اس کا دیدبان اور رہبر ہے وہ اس کو خوار نہیں چھوڑتا۔

دیکھو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے جن کی رہبری سے اس قافلہ کی جان موت سے بچی۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابلیس کے پڑپوتے کی ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھے آدمی نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا تیری آواز اور لہجہ تو جنات کا معلوم ہوتا ہے اُس نے جواب دیا میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں

Marfat.com

حضورؐ نے فرمایا تیری کتنی عمر ہے؟ جواب دیا جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میری عمر ۳ - ۴ سال تھی اس زمانہ میں لوگوں کی باتیں سمجھتا لوگوں کو خراب کرتا اور لوگوں کو قطع رحمی کی ترغیب دیتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا جو بوڑھا آدمی ایسے بُرے اعمال کی ترغیب میں دن رات مشغول رہتا ہو اس سے زیادہ بُرا کوئی شخص دنیا میں نہیں۔

ہامہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے ملامت نہ کیجئے۔ میں نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کرلی ہے۔ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں میں مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں رہتا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی تو میں نے ان کو بہت ملامت کی جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی بُری طرح رُلایا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے میں نے کہا تھا کہ ہابیل بن آدم علیہ السلام کے قاتلین کی جماعت کا ایک فرد میں بھی تھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں کیا میری توبہ خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ غفور الرحیم ہے تو اُٹھ وضو کر اور دو سجدے ادا کر۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ہدایت پر میں نے عمل کیا ابھی سجدے سے میں نے سر نہیں اُٹھایا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا سر سجدے سے اُٹھا تیری توبہ قبول ہوگئی۔ میں ایک سال تک سجدے میں پڑا رہا۔

اور جو لوگ حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے میں اُن کے ساتھ حضرت ہود علیہ السلام کی مسجد میں رہا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی میں نے ان کو بُرا بھلا کہا جس پر حضرت ہود علیہ السلام بھی روتے اور

جنّات کے پُراسرار حالات

شبّیر حسن چشتی نظامی

Marfat.com